مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوا تَبْدِيلاً (احزاب ٢٣)

رجال ابو عمرو کشی

راویوں کے متعلق معصومینؑ کے فرامین کا مجموعہ

تالیف: شیخ ابو عمرو کشی معاصر کلینی م۳۲۹ق

جلد پنجم

علوم قرآن

علوم حدیث

علوم فقه

علم عقائد

علم رجال*

علم تاریخ

علم ادب

علم سیرت

علم اصول

علم اخلاق

مرکز نشر میراث علمی مکتب اهل بیتؑ

قوم شیعہ کے جلیل القدر عالم (**شیخ ابو جعفر طوسی**) **متوفی ۴۶۰** جنہوں نے (رجال ابو عمرو کشی) کی تلخیص فرمائی اور نجف اشرف کے حوزہ کی بنیاد رکھی ائمہ معصومینؑ کی اتباع میں علم رجال کے بارے میں فرماتے ہیں:

ہم نے قوم شیعہ کو دیکھا کہ انہوں نے معصومینؑ کی روایات کو نقل کرنے والے راویوں میں امتیاز دے رکھا ہے؛

۱۔ جو ثقہ و صادق تھے انکی توثیق کی ہے اور جو ضعیف تھے انکو ضعیف کہا ہے۔

۲۔ اور جو حدیث میں معتمد ہے اس کو غیر معتمد سے جدا کیا ہے.

۳. اور جو قابل تعریف تھے انکی تعریف کی ہے، اور جو مذموم تھے ان کی مذمت کی ہے۔

اس کتاب کی علامات

مناسب عناوین کو [ ] میں اضافہ کیا گیا۔

بعض اوقات [ ] میں آیات کے ترجمہ کی زائد مقدار کو معنی کی تکمیل کیلیئے ذکر کیا گیا۔

بسم الله الرحمن الرحیم

تقدیم واہداء

یہ رجالی اور حدیثی ناچیز تحقیق امام صادق آل محمدؑ کے نام ؛ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کو امت اسلامی میں پیش کیا اور آپ کے بتائے ہوئے اصولوں کے تحت راویوں کی تحقیق اور ان کو پرکھنے کو رواج دیا اور اس طرح نبی اکرم ﷺ پر جھوٹ بولنے والے راویوں کے خواب نقش برآب ثابت ہوئے اور معصومینؑ کی لعنت کا طوق جھوٹے راویوں کے لیے ہمیشہ ثابت ہو گیا ہے، یہی وجہ تھی کہ مسلمانوں نے بے شمار کتابیں اس علم میں لکھیں اور اس علم کو رواج تام ملا، اس کی بحثوں میں صحیح و سقیم کا فرق ہوا، آپ کی کوششوں سے علم حدیث میں ان راویوں کو جگہ نہ مل سکی جو وثاقت کے لحاظ سے مشکوک اور غیر معتبر تھے، آج کی دنیا میں اپنے و پرائے آپ کی عظیم شخصیت اور فکر کے قائل ہیں اسی سلسلے میں سپر برین آف اسلام لکھی گئی ہے جو آپ کی زحمات کا شکرانہ ادا کیا گیا ہے، خداوند متعال آپ کے صدقے میں اس تحقیق ناچیز کو طلبہ علوم دینیہ اور مومنین کرام کے لیے برابر مفید قرار دے اور ہمارے لیے اسے ذخیرہ آخرت قرار دے.

خلاصہ بحث

یہ تحقیق جو "**راویوں کی عملی تربیت**" کے عنوان سے لکھی گئی ہے اس میں علم رجال شیعہ کی اساسی کتاب رجال ابی عمرو کشی کے جزء پنجم سے مربوط مسائل کی علمی و تحقیق بررسی کی گئی ہے اس میں جو کام ہوا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔سب سے پہلے ان بہت سے موارد کی جستجو کی گئی ہے جن میں ائمہ معصومینؑ نے راویوں اور اصحاب کی عملی تربیت کی طرف توجہ کی اور انہیں ان کے اعمال کے بارے میں تنبیہ کی اور ان کے برے اعمال پر ان کو ٹوکا اور انہیں توبہ و استغفار کی تلقین کی۔

۲۔امام صادق ع اور امام کاظمؑ کے اصحاب اور راویوں کے بارے میں احادیث پیش کی گئی ہیں۔

۳۔اصحاب اور راویوں کے حالات کی دیگر تاریخی، حدیثی اور رجالی مصادر سے جستجو کی گئی ہے۔

۴۔اس تحقیق میں بعض ضعیف روایات جن کی وجہ سے رجال کشی کی طرف رجوع کرنے والے شبہات میں پڑ سکتے ہیں ان کی نشاندہی کی گئی ہے اور ان کی سند اور متن کی تحقیق کر کے اس کا حل پیش کیا گیا ہے۔

اس طرح یہ تحقیق اپنے موضوع اور فن میں نہایت عمدہ، نادر اور بہترین تحقیق ہے اردو زبان میں معارف اہل بیتؑ اور ان کے راویوں کے بارے میں معلومات کا مجموعہ ہے اور اس کے ساتھ رجالی اور علمی تحقیقات کو پیش کیا گیا ہے جو اس علم رجال شیعہ میں اساسی ابحاث شمار ہوتی ہیں اور ان کو حل کئے بغیر علم رجال شیعہ کے بارے میں کوئی رائے قائم کرنا صحیح نہیں ہے، خداوند متعال سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

فہرست مطالب

مقدمہ تحقیق

خداوند متعال اپنی لاریب کتاب میں فرماتا ہے : **مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا، لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُوراً رَحِيمًا** [۱]؛ مومنین میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا، ان میں سے بعض نے اپنی ذمے داری کو پورا کیا اور ان میں سے بعض انتظار کر رہے ہیں اور وہ ذرا بھی نہیں بدلے، تاکہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کی جزا دے اور چاہے تو منافقین کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرے، اللہ یقینا بڑا معاف کرنے والا، رحیم ہے۔

مسلمانوں نے اس آیت کی روشنی میں پیامبر اکرم ﷺ اور معصومینؑ سے روایت کرنے والے افراد کی صداقت اور سچائی کو پرکھنے والے علم کا نام ،علم رجال قرار دیا اور اس علم کو فریقین نے بہت اہمیت دی لیکن فرقہ حقہ کے ماننے والوں نے اس میں قرآن و سنت کی پیروی کرتے ہوئے اس علم کے معیار کو برقرار رکھا اور اس میں سینکڑوں کتابیں لکھی ہیں۔

ان میں سے کتاب رجال ابی عمرو کشی بہترین کتاب ہے جس میں معصومینؑ کے اقوال راویوں کے بارے میں ذکر کئے ہیں ، یہ کتاب ہمیشہ سے شیعہ علم رجال کی اساسی کتابوں میں شمار ہوئی ہے اور مصنف کے بعد آنے والے تمام ماہرین رجال شیعہ نے اس سے استفادہ کیا ہے ،اس کتاب کے امتیازات ، خصوصیات کے بارے میں بحث کرنے کے لیے یہ تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں اس کتاب کے بارے میں مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈال گئی ہے اور اس بحث کے

---

[۱] سورہ احزاب ،آیت ۲۴،۲۳۔

آخر میں اس کتاب کے پانچویں حصے سے امام صادقؑ اور امام کاظم ع کے اصحاب کے بارے میں مندرجات کو ذکر کیا گیا ہے جس سے اس کتاب کی روش تالیف اور اس کی سندوں کے لکھنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے اور اس کے علاوہ مختلف گروہوں کے بارے میں بھی اس کتاب میں بہت زیادہ معلومات پائی جاتی ہیں ، ہم نے اس تحقیق میں کوشش کی ہے کہ اصلی منابع سے استفادہ کیا جائے اور اس کتاب اور اس کے بارے میں ذکر کی جانے والی بحثوں کے بارے میں علمی موازین اور اصولوں کا خیال رکھتے ہوئے ان مسائل کی بررسی کی جائے ،خدا تعالی سے دعا ہے کہ ہماری اس کوشش کو قبول بارگاہ حق قرار دے بحق محمد وآلہ الاطہار آمین۔

راویوں کی عملی تربیت

ائمہ معصومینؑ نے راویوں کی عملی تربیت پر پوری توجہ دی اور انہیں ان کے مخدوش اعمال پر ٹوکا، یہ بات ان بہت سی روایات سے مبرہن ہوتی ہے جن میں راویوں کو اعمال خیر کی ترغیب کے علاوہ ان کے بعض برے اعمال کے مرتکب ہونے پر ان کی تنبیہ کی گئی ہے ذیل میں ان میں سے بعض روایات کو ذکر کیا جاتا ہے جو راویوں نے نقل کیں جن میں خود ان کی تنبیہ اور سرزنش کی گئی تھی :

۱۔ابو کہمس کا بیان ہے کہ میں نے مدینے میں ایک خدمتگذار عورت کو پسند کیا، رات کو اس کے پاس آیا اس نے دروازہ کھولا میں نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اگلے دن امام صادقؑ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: اے ابو کہمس ! کل رات جو کام کیا اس کی توبہ کر[2]۔

[2]۔ابو کہمس :کنت بالمدینة نازلافی دار کان فیها وصیفة کان تعجبنی ، فانصرفت لیلة ممسیا ، فاستفتحت الباب ،ففتحت لی ، فمددت یدی فقبضت علی یدها ، فلماکان من الغد دخلت علی أبی عبدالله علیه السلام ، فقال : تب إلی الله مما صنعت البارحة؛ الخرائج والجرائح، قطب الدین راوندی، م ۵۷۳ھ، تحقیق ونشر مؤسسة الامام المهدیؑ قم،۱۴۰۹ھ، الوسائل، ۱۴ص ۱۴۲ ح ۲ ،بصائر الدرجات ۲۴۳ : ح ۱ دلائل الامامة ۱۱۵ ،مدینة المعاجز ۳۴۷ ح ۴۶ ، ثاقب المناقب (۳۵۶ مخطوط)، عیون المعجزات ۸۶ ، بحار ۴۷ ص ۷۱ ح ۲۸ ، اثبات الهداة ۵ ص ۳۸۱ ح ۸۶ ، مستدرک الوسائل ۱۴ص ۲۷۲ ب ۸۲ ح۱۔ یہ چیزیں نہ فقط معصومینؑ سے ثابت ہیں بلکہ ان کے باصفا جلیل القدر اصحاب نے بھی اس طرح کراماتی طور پر لوگوں کو تنبیہ کی اور ان کو تنہائی میں کئے ہوئے اعمال پر ٹوکا اور توبہ کی تلقین کی، ذیل میں حضرت سلمان فارسی کا واقعہ ملاحظہ ہو: **جعفر بن محمد بن قولویہ، عن ابیہ، ومحمد بن الحسن، عن محمد بن الحسن الصفار، عن احمد بن محمد بن عیسی، عن ابن فضال، عن عبداللہ بن بکیر عن زرارة** قال: سمعت أبا عبدالله علیه السلام یقول: أدرک سلمان العلم الاول والعلم الآخر وهو بحر لا ینزح وهو منا أهل البیت بلغ من علمه أنه مر برجل فی رهط فقال له: یا عبدالله تب إلی الله من الذی عملت فی بطن بیتک البارحة واتق الله، فقال الرجل: أستغفر

۲۔مہزم اسدی نے بھی اسی طرح اپنا قصہ نقل کیا جس میں ہے کہ جب میں امام کے پاس گیا توآپ نے فرمایا: اے مہزم! کیا تجھے معلوم ہے کہ ہماری ولایت تقوی اور پرہیز گاری کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی [۳]۔

۳۔ابو بصیر کا بیان ہے کہ میں ایک عورت کو قرآن پڑھاتا تھا،ایک دن اس سے مزاح کیا ،جب امام باقرؑ کی خدمت میں آیا توآپ نے فرمایا:اس عورت کو کیا کہا تھا؟

میں نے عرض کی: ہاتھ سے ایسے کیا تھا، امام نے فرمایا: آئندہ ایسامت کرنا اور اس کے پاس مت جانا (لاتعودنّ اليها) [۴]۔

۴۔ بکر بن صالح کا بیان ہے کہ محمد بن فضیل صیرفی نے بتایا کہ میں مکہ میں تھا ایک چیز میرے دل میں تھی جسے خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا جب مدینے پہنچا تو امام ابو جعفر

الله وأتوب إليه، قال: ثم مضى وقال له القوم: لقد رماك بأمر وما دفعته عن نفسك قال: إنه أخبرني بأمر ما اطلع عليه أحد إلا الله رب العالمين وأنا، اختصاص مفید، ص۱۱، رجال کشی، ص ۱۲ح ۲۵۔

زرارہ نے امام صادقؑ سے نقل کیا کہ سلمان نے علم اولین وآخرین کو درک کیا وہ ایسا سمندر تھا جو کبھی خشک نہیں ہوا، اور وہ ہم اہل بیت میں سے تھا ان کے علم کی حد یہ تھی کہ ایک دفعہ ایک فرد کے پاس سے گزرے تو فرمایا اے بندہ خدا! خدا سے اس کی توبہ طلب کر جو تو نے رات کو اپنے گھر میں انجام دیا اور چلے گئے تو لوگ اس شخص کو کہنے لگے سلمان نے تجھ پر تہمت لگائی ہے تو نے اپنا دفاع کیوں نہیں کیا تو وہ کہنے لگا سلمان نے مجھے اس امر کی خبر دی جو میں اور میرا خدا جانتا ہے اور دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ وہ ابو بکر تھا۔

[۳]۔*مہزم الاسدی* **قال : كنا نزولابالمدينة ، وكانت جارية لصاحب الدار تعجبني ، وإني أتيت الباب فاستفتحت ، ففتحت الجارية ، فغمزت ثديها ، فلماكان من الغد دخلت على أبي عبدالله عليه السلام ، قال : أين أقصى أثرك ؟ قلت :ما برحت المسجد ، فقال : أما تعلم أن أمرنا هذا لاينال إلابالورع؛**
الوسائل، ۱۴ص ۱۴۲ح ۳، بصائر الدرجات ۲۴۳ح ۲، دلائل الامامۃ ۱۱۶، مناقب ابن شہر اشوب ۳ص ۳۵۳، ثاقب المناقب ۳۵۵، اعلام الوری ۲۷۵ از کتاب نوادر الحکمۃ، بحار ۴۷ص ۷۱ ح ۲۹ و ۳۰ و ۳۱، اثبات الہداۃ ۵ ص۳۸۱ ح ۸۷، مستدرک الوسائل ۱۴ص ۲۷۲ ب ۸۲ ح ۲ مدینتہ المعاجز ۳۷۵: ح ۴۷، الخرائج والجرائح ۲ص ۲۳۶ شاملہ۔

[۴]۔بحار الانوار ۴۶ص۲۵۸۔

ثانی (امام جوادؑ) نے فرمایا: دل میں جو بات چھپا رکھی ہے اس کے بارے میں خدا سے توبہ کرو اور آئندہ ہرگز ایسا نہ کرو۔

راوی بکر کہتا ہے کہ میں نے اس سے پوچھا: وہ کیا بات تھی؟ کہنے لگا: میں کسی کو نہیں بتا سکتا[۵]۔

۵۔ مرازم کا بیان ہے کہ مدینے میں جس گھر میں ٹھہرا تھا وہاں کی کنیز مجھے بہت پسند آئی میں نے اس سے نکاح موقت کی خواہش کی اس نے انکار کر دیا۔ میں شام کو آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا، اس کنیز نے دروازہ کھولا، میں نے ہاتھ اس کے سینے پر رکھ دیا، وہ بھاگ گئی، میں گھر داخل ہوا، دوسرے دن امام کاظمؑ کے پاس پہنچا۔

آپ نے فرمایا: اے مرازم! ہمارے شیعوں میں سے وہ ہرگز نہیں ہو سکتا جو تنہائی میں ہو تو اپنے دل کی حفاظت نہ کرے[۶]۔

۶۔ ابو بصیر کا بیان ہے کہ مدینہ گیا میرے ساتھ ایک کنیز تھی میں غسل کرنے کے لیے نکلا، دوست ملے جو امام صادقؑ سے ملنے جارہے تھے میں ان کے ساتھ چل دیا، جب بیٹھ گئے تو امام نے فرمایا: اے ابو بصیر! انبیاء اور اولاد انبیاء میں جنابت کی حالت میں داخل نہیں ہوتے تو میں

---

[۵]۔ بکر بن صالح، عن محمد بن فضیل الصیرفی قال: بکر بن صالح، عن محمد بن فضیل الصیرفی قال: أضمرت فی نفسی شیئا لا یعلمه إلا الله، فلما صرت إلی المدینة ودخلت علیه نظر إلی فقال: استغفر الله لمأ أضمرت ولا تعد، قال بکر: فقلت لمحمد: أی شئ هذا ؟ قال: لا اخبر به أحدا؛ البحار ۵۳/۵۰: ح۲۷، الصراط المستقیم ۲۰۱/۲: ح۱۰، اثبات الهداة ۶/۲۰۳: ح۴۷

[۶]۔ مرازم قال :دخلت المدینة فرأیت جاریة فی الدار التی نزلتها ، فأعجبتنی ، فأردت أن أتمتع بها ، فأبت أن تزوجنی نفسها ، فجئت بعد العتمة فدققت الباب ، وکانت هی التی فتحت الباب لی ، فوضعت یدی علی صدرها فبادرتنی حتی دخلت ، فلما أصبحت دخلت علی أبی الحسن علیه السلام فقال : یا مرازم لیس من شیعتنا من خلافلم یرع قلبه؛ بصائر الدرجات ۲۴۷: ح۱۰ بحار ۴۸ ص ۴۵ ح ۲۶ وج ص ۴۳ ح ۱۹، واثبات الهداة ۵ ص ۵۲۴ ح ۴۷۔

شرمایا اور عرض کی اے فرزند رسولؐ ! میں اپنے دوستوں سے ملا اور خوف لاحق ہوا کہ آپ کے پاس نہ آسکوں اس لیے ان کے ساتھ چلا آیا آئندہ ایسا نہیں ہوگا[۷]۔

۷۔ابو صباح کنانی کا بیان ہے کہ میں امام باقر کے دروازے پر پہنچا دروازہ کھٹکھٹایا ایک جوان خادمہ باہر نکلی میں نے ہاتھ اس کے سینے پر رکھا اور کہا: اپنے مولا سے کہئے میں دروازے پر ہوں امام نے گھر کے اندر سے آواز دی اے بے مادر! آ جا، میں نے عرض کی: خدا کی قسم! میں دل میں کوئی شیطانی فکر نہیں تھی بلکہ میں تو اپنے یقین کو زیادہ کرنا چاہتا تھا،آپ نے فرمایا: ہاں یہ تو سچ ہے اور اگر تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ دیواریں ہماری آنکھوں کے سامنے ایسے ہی پردہ بنتی ہی جیسے تمہاری آنکھوں کے سامنے حائل ہوتی ہیں تو ہم اور تم میں کوئی فرق نہیں رہے گا اور آئندہ ایسامت کرنا[۸]۔

۸۔میسّر بیّاع زطی کا بیان ہے کہ میں نے امام باقرؑ کا دروازہ کھٹکھٹایا ایک جوان کنیز نے دروازہ کھولا میں نے ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا اور کہا: اپنے مولا سے کہئے: میسر دروازے پر ہے۔

---

[۷]۔بحار الانوار ۷ ۴ص ۱۲۸۔

[۸]۔ابی الصباح الکنانی قال : صرت یوما إلی باب أبی جعفر الباقر علیهما السلام ، فقرعت الباب، فخرجت إلی وصیفة ناهد ، فضربت بیدی إلی رأس ثدیها وقلت لها: قولی لمولاک : إنی بالباب . فصاح من آخر الدار:أدخل ، لاأم لک . فدخلت، وقلت : یا مولای والله ما قصدت ریبة ،ولاأردت إلازیادة فی یقینی فقال : صدقت لئن ظننتم أن هذه الجدران تحجب أبصارنا کما تحجب أبصارکم ، إذن لافرق بیننا وبینکم ! فإیاک أن تعاود لمثلها؛کشف الغمہ،۲ص۱۴۱،بحار الانوار ۴۶ص۲۴۸، الخرائج و الجرائح،۱ص ۲۷۳ شاملہ۔

آپؑ نے گھر کے دور سے آواز دی: آجاے بے مادر! پھر مجھ سے فرمایا: خدا کی قسم! اے میسر! اگر یہ دیواریں ہماری آنکھوں کے سامنے پردہ ہوتیں جیسے تمہاری آنکھوں کے سامنے پردہ ہوتی ہیں تو ہم اور تم برابر ہو جاتے۔

میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان جاوں، خدا کی قسم! میرا ارادہ صرف ایمان کو زیادہ کرنا تھا[9]۔

۹۔ایک کوفی خراسان آیا لوگوں کو امام صادقؑ کی ولایت کی دعوت دی تو ایک گروہ نے اس کی دعوت پر لبیک کہا، ایک گروہ نے انکار کیا اور ایک گروہ نے احتیاط کی اور توقف کیا ان تینوں گروہوں سے ایک ایک مرد انتخاب ہوا وہ امام صادقؑ کے پاس آئے ان میں بات کرنے والا وہ تھا جس نے احتیاط و توقف کیا تھا حالانکہ ایک دن ایک کنیز سے تنہائی کر چکا تھا جب اس نے بات کی، ایک کوفی نے آپ کی اطاعت کی دعوت دی تو تین گروہ ہو گئے، امام نے پوچھا: تو کس گروہ کے ساتھ ہے؟ کہنے لگا: احتیاط و توقف کرنے والوں کے ساتھ ہوں؟

امام نے فرمایا: اس رات تیرا تقوی اور احتیاط کہاں تھی تو وہ شخص کانپنے لگا[10]۔

---

[9]۔بحار الانوار، ج۴۶ ص۲۵۸: *میسر بیاع الزطی* قال: **أقمت على باب أبى جعفر عليه السلام فطرقته، فخرجت إلى جارية خماسية فوضعت يدى على يدها وقلت لها: قولى لمولاک هذا ميسر بالباب، فنادانى عليه السلام من أقصى الدار: ادخل لا أبا لک، ثم قال لى: أما والله يا ميسر لو كانت هذه الجدر تحجب أبصارنا، كما تحجب عنكم أبصاركم، لكنا وأنتم سواء، فقلت: جعلت فداک والله ما أردت إلا لازداد بذلک إيمانا.**

[10]۔بصائر الدرجات ج ۵ باب ۱۱ ص ۶۶، بحار الانوار ۴۷ ص ۵۲، کتاب خورشید تابان؛ منتخب المعجزات، میر لوحی یزد آبادی ط مطبعہ مہر قم ۱۳۷۱، ص ۷۳: *محمد بن الحسين، عن حارث الطحان* قال: **أخبرنى أحمد، وكان من أصحاب أبى الجارود عن الحارث بن حصيرة الازدى، قال قدم رجل من أهل الكوفة إلى خراسان فدعا الناس إلى ولاية جعفر بن محمد عليه السلام ففرقة أطاعت وأجابت وفرقة جحدت وأنكرت، وفرقة ورعت ووقفت قال: فخرج من كل فرقة رجل فدخلوا على أبى عبد الله عليه السلام قال: فكان المتكلم منهم**

۱۰۔ سماعہ بن مہران کا بیان ہے کہ میں امام صادق کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: اے سماعہ ! تیرا راستے میں اپنے شتر بان سے کیا معاملہ ہوا؟! ہر گز گالی دینے والا یا چیخ مارنے والا نہ بننا حالانکہ اس نے مجھے اذیت کی مگر امام نے مجھے اس سے بھی منع فرمایا۔

۱۱۔ عمر بن ابی مسلم کا بیان ہے کہ سمیع مسمعی مجھے بہت اذیت کرتا تھا وہ میرا ہمسایہ تھا میں نے امام عسکری سے دعا کی اپیل لکھی آپ نے جواب میں لکھا: تجھے بہت جلد کشائش کی بشارت ہو اور فارس سے تجھے مال پہنچے گا، فارس میں میرا ایک چچازاد فوت ہوا جس کا میرے سوا کوئی وارث نہ تھا، مزید اس خط میں لکھا تھا: خدا سے توبہ اور اس استغفار کر جو تو نے باتیں کی ہیں دراصل میں نے ایک گروہ کے ساتھ ابوطالب کے بارے میں بحث میں شرکت کی تھی جو حتی میرے مولا کی امامت پر نقد تک پہنچے تھے۔ میں نے ان لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چھوڑ دیا"۔

۱۲۔ ابوہاشم جعفری نے داود بن اسود سے نقل کیا کہ امام عسکریؑ نے مجھے بلایا اور چارپائی کا ایک پایہ مجھے دیا کہ اسے عمری کے پاس پہنچادوں راستے میں ایک ماشکی مجھے ملا جس کے پاس ایک خچر تھا اس کا خچر میرے راستے پر کھڑا تھا، اس نے آواز دی: اسے ایک طرف کردو، میں نے وہ پایہ اس کی ٹانگ پر مارا تو وہ پایہ ٹوٹ گیا۔

الذی ورع ووقف، وقد كان مع بعض القوم جارية فخلا بها الرجل ووقع عليها، فلما دخلنا على أبى عبد الله عليه السلام وكان هو المتكلم فقال له: أصلحک الله قدم علينا رجل من أهل الكوفة فدعا الناس إلى طاعتک وولايتک فأجاب قوم، وأنكر قوم، وورع قوم ووقفوا، قال: فمن أى الثلاث أنت ؟ قال: أنا من الفرقه التى ورعت ووقفت، قال: فأين كان ورعک ليلة كذا وكذا ؟ قال: فارتاب الرجل -

"۔ بحارالانوار ۵۰ ص ۲۷۳، مختار الخرائج ص ۲۱۵؛ ووقع فى الكتاب: استغفر الله وتب إليه مما تكلمت به، وذلک أنى كنت يوما مع جماعة من النصاب فذكروا أبا طالب حتى ذكروا مولاى فخضت معهم لتضعيفهم أمره، فتركت الجلوس مع القوم، وعلمت أنه أراد ذلک-

میں نے اس میں موجود خطوط جیب میں ڈال لیئے اور ماشکی نے گالیاں دینا شروع کر دیں، جب میں واپس گھر پہنچا تو امامؑ کا خادم عیسی مجھے ملا اور کہا: امامؑ نے فرمایا ہے: تو نے پایہ خچر کو کیوں مارا۔

میں نے عرض کی: مجھے معلوم نہیں تھا، مزید فرمایا: تو نے ایسا کام ہی کیوں کیا جس کے لیے تجھے معذرت کرنی پڑے آئندہ ایسا مت کرنا اور جب کسی کو دیکھے کہ وہ ہمیں گالی دے رہا ہے تو اپنا راستہ چلتے رہنا جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے اور گالی دینے والے کا جواب مت دینا اور اسے اپنا تعارف مت کرانا ہم بدترین شہر میں ہیں اور اپنے راستے پر گامزن رہنا[۱]۔

۱۳۔اسحاق کا بیان ہے کہ یحیٰی بن قیسری نے کہا کہ امام عسکریؑ کا ایک وکیل تھا جس نے امام کے گھر میں ایک کمرہ لیا تھا اس کے ساتھ ایک سفید رو خادم تھا وکیل اس کے ساتھ کسی طرح خلوت کرنا چاہتا تھا مگر وہ نہیں مانا ،وکیل اس کے لیے شراب لایا اس سے خلوت کی ،وکیل اور امامؑ کے کمرے میں تین ہمیشہ بند دروازوں کا فاصلہ تھا وکیل نے نقل کیا کہ میں بیدار

---

[۱]۔ابو ہاشم الجعفری، عن داود بن الاسود قال: دعانی سیدی أبو محمد علیه السلام فدفع إلی خشبة کأنها رجل باب مدورة طویلة ملء الکف فقال: صربهذه الخشبة إلی العمری فمضیت فلما صرت فی بعض الطریق عرض لی سقاء معه بغل، فزاحمنی البغل علی الطریق، فنادانی السقاء ضح علی البغل فرفعت الخشبة التی کانت معی فضربت بها البغل، فانشقت فنظرت إلی کسرها فإذا فیها کتب فبادرت سریعا فرددت الخشبة إلی کمی فجعل السقاء ینادینی ویشتمنی ویشتم صاحبی. فلما دنوت من الدار راجعا استقبلنی عیسی الخادم عند الباب الثانی فقال: یقول لک مولای أعزه الله: لم ضربت البغل وکسرت رجل الباب ؟ فقلت له: یا سیدی لم أعلم ما فی رجل الباب، فقال: ولم احتجت أن تعمل عملا تحتاج أن تعتذر منه إیاک بعدها أن تعود إلی مثلها، وإذا سمعت لنا شاتما فامض لسبیلک التی امرت بها وإیاک أن تجاوب من یشتمنا أو تعرفه من أنت، فانا ببلد سوء، ومصر سوء وامض فی طریقک؛ مناقب آل ابی طالب ج ۴ ص ۴۲۷ و ۴۲۸، بحار الانوار ۵۰ ص ۲۸۳۔

ہوا تو امامؑ تشریف لائے سب دروازے خود کھل گئے آپ نے فرمایا: خدا سے ڈرو آپ نے غلام کو بیچنے اور مجھے گھر سے نکالنے کا حکم دیا[۱۳]۔

۱۴۔ایک شخص امام صادقؑ کے پاس آیا اس کا ایک بھائی جارودی مذہب پر تھا آپ نے پوچھا: تیرا بھائی کیسا ہے؟

کہنے لگا: صحیح وسالم ہے، فرمایا: اس کا عقیدہ کیسا ہے؟ کہنے لگا: ویسے تو ہر معاملے میں اچھا ہے مگر امامت کا قائل نہیں ہے، فرمایا: کیوں نہیں مانتا؟ عرض کی: میں آپ پر قربان جاوں؛ احتیاط کرتا ہے۔

فرمایا: جب واپس جانا تو اسے کہنا: نہر بلخ والی رات تیری احتیاط کہاں تھی؟ وہ شخص واپس آیا اور اپنے بھائی سے بات کی، تو وہ کہنے لگا: تجھے کس نے بتایا؟

اس نے کہا: امام صادقؑ نے پوچھا تھا میں نے تیری احتیاط کی بات کی تو آپ نے شب نہر بلخ کی تیری احتیاط کی طرف اشارہ کیا، وہ کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اس امام نے ایسی بات کی جس کو کوئی نہیں کرسکتا (سحر و کہانت کی طرف نسبت دی)۔

راوی نے کہا: خدا سے ڈر امام صادقؑ ایسے نہیں ہیں کہنے لگا: کیسے سمجھے کہا: اس بات کو کسی نے نہیں دیکھا سوائے میرے، اس کنیز اور میرے خدا کے میں نے پوچھا: آخر قصہ کیا ہے؟ کہنے لگا: جب ماوراء نہر کے علاقوں سے واپس آرہا تھا شہر بلخ جانا تھا کہ ایک شخص میرا

---

[۱۳]۔کافی، محمد بن یعقوب کلینی، ا،ص۵۱۱؛ **إسحاق قال: حدثني يحيى بن القشيري من قرية تسمى قير قال: كان لابى محمد وكيل قد اتخذ معه فى الدار حجرة يكون فيها معه خادم أبيض، فأراد الوكيل الخادم على نفسه فأبى إلا يأتيه بنبيذ فاحتال له بنبيذ، ثم أدخله عليه و بينه وبين أبى محمد ثلاثة أبواب مغلقة، قال: فحدثني الوكيل قال: إني لمنتبه إذ أنا بالابواب تفتح حتى جاء بنفسه فوقف على بابى الحجرة ثم قال: يا هؤلاء اتقوا الله خافوا الله فلما أصبحنا أمر ببيع الخادم وإخراجي من الدار۔**

ہمسفر ہو گیا جس کے ساتھ خوبصورت کنیز تھی جب نہر بلخ سے گزرے رات ہو گئی وہ شخص کہنے لگا: میں سامان تجارت کی حفاظت کرتا ہوں تم جا کر کچھ لاو یا تم بیٹھو میں کچھ لاتا ہوں؟

میں نے کہا: تم جا کر سامان لاو میں یہاں بیٹھتا ہوں وہ گیا تو میں نے اس کنیز کو ایک طرف لے جا کر خیانت کی۔ پھر عراق چلا آیا کسی کو خبر نہیں تھی پھر اگلے سال میں اس بھائی کو خانہ خدا کی زیارت کے لیے لے گیا امامؑ کی خدمت میں پہنچے امامؑ نے اس کا قصہ سنا کر فرمایا: خدا سے توبہ کرو اور آئندہ ایسا مت کرنا"[14]۔

۱۵۔ محمد بن حمزہ نے محمد بن علی ہاشمی سے نقل کیا جس دن امام جواد نے ام الفضل بنت مامون سے شادی کی میں حاضر ہوا جبکہ میں نے رات کو دوالی تھی جس سے مجھے بڑی پیاس لگتی تھی میں نے پانی نہیں مانگا تو امام نے فرمایا: پیاسے ہو پھر ایک غلام سے پانی منگوایا میں نے سوچا ابھی زہر ملا پانی لائے گا، امام نے غلام سے پانی لیکن کچھ حصہ خود پیا اور مسکرائے پھر غلام سے فرمایا انہیں دو پھر مجھے پیاس لگی امامؑ نے اسی طرح پانی مجھے دلوایا۔

محمد بن حمزہ کہتا ہے کہ محمد بن علی ہاشمی نے مجھ سے کہا: خدا کی قسم! مجھے یقین ہے کہ ابو جعفرؑ! نفسوں کے اندر کی بات ایسے جانتے ہیں جیسے رافضی شیعہ کہتے ہیں[15]۔

---

[14]۔ بحار الانوار ۷۴ص۷۵۔

[15]۔ کافی کلینی اص۴۹۵،ارشاد مفید ۳۶۶، خرائج، اص۳۷۹، مناقب آل ابی طالب،۳ص۴۹۸، ثاقب المناقب۴۴، صراط مستقیم ۲ص۲۰۰، کشف الغمہ ص۳۶۰، بحار الانوار،۵۰ص۵۸،دلائل الامامۃ ص۲۱۵،روضۃ الواعظین ص ۲۸۸، مدینۃ المعاجز ص۵۲۱۔

محمد بن علی الهاشمی قال : دخلت على أبى جعفر صبيحة عرسه بأم الفضل ، بنت المأمون ، وكنت تناولت من الليل دواء ، فقعدت إليه ، فأصابنى العطش ، فكرهت أن أدعوا بالماء ، فنظر أبوجعفر فى وجهى وقال : أراک عطشان ؟ قلت : أجل . قال : يا غلام اسقنا ماء . قلت : فى نفسى الساعة يأتون بماء مسموم ، واغتممت لذلک ، فأقبل الغلام ومعه الماء . فتبسم أبوجعفر فى وجهى ، ثم قال للغلام : ناولنى الماء ، فتناوله فشرب ظاهرا ثم ناولنى فشربت ، وأطلت المقام والجلوس عنده ، فعطشت فدعا

۱۶۔اسماعیل بن محمد بن علی ... بن عبداللہ بن عباس کہتا ہے کہ میں امام عسکریؑ کے راستے میں بیٹھ گیا اور اپنے فقر و فاقے کی شکایت کی اور قسم کھائی کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہے،آپ نے فرمایا: جھوٹی قسم مت کھاو جبکہ تو نے دو سو دینار دفن کر رکھے ہیں میں تجھے عطیہ دینے سے نہیں رکتا پھر فرمایا:اے غلام! اسے ایک سو دینار دو، پھر فرمایا: تو دفن شدہ رقم سے ایسے وقت محروم ہو گا جب تجھے اس کی شدید ضرورت ہو گی۔

اسماعیل کہتا ہے: امام نے سچ فرمایا تھا جب مجھے ان کی ضرورت ہوئی میں نے دیکھا وہاں کچھ موجود نہیں تھا، میرے بیٹے کو ان کی خبر ہو گئی تھی وہ انہیں لیکر فرار ہو گیا تھا[۱۶]۔

۱۷۔امام حسینؑ کے پاس ایک اعرابی (عرب دیہاتی) آپ کی امامت کی دلیل ڈھونڈھنے آیا: مدینے کے قریب اس نے استمناء کیا اور اسی حالت میں امام کے سامنے آیا آپ نے فرمایا: کیا شرم نہیں آتی اے اعرابی! تو اس ناپاکی کی حالت میں اپنے امام کے پاس آتا ہے کیوں تم دیہاتی لوگ کہیں جاتے ہو تو استمناء کرتے ہو اس نے عرض کی: میں نے اپنا مقصد پالیا ہے پھر جا کر غسل کیا اور لوٹ کر آیا اور اپنے سوالات کے جواب لیے[۱۷]۔

۱۸۔مسعدہ بن زیاد کا بیان ہے کہ میں امام صادق ع کے پاس تھا ایک شخص نے عرض کی میں آپ پر قربان جاوں میں رفع حاجت کے لیے جاتا ہوں اور میرے ہمسائے کی کنیزیں گانا گا رہی ہوتی ہیں اور بانسری بجاتی ہیں تو کبھی ان کو سننے کے لیے دیر تک وہیں بیت الخلاء میں بیٹھا رہتا ہوں،فرمایا: ایسا نہ کر، اس نے عرض کی: خدا کی قسم میں ان کے پاس نہیں جاتا وہ تو ان کی

بالماء ، ففعل كما فعل فى الاول ، فشرب ثم ناولنى وتبسم . قالمحمد بن حمزة :قال لى محمد بن على الهاشمى : والله إنى أظن أن أبا جعفر يعلم ما فى النفوس كما تقول الرافضة

[۱۶]۔کافی کلینی ا ص۵۰۹، ارشاد مفید ص۳۸۷، اعلام الوری طبرسی،ص۳۰۷، حلیتہ الابرار ۲ ص۴۹۱، کشف الغمہ ۲ ص۴۱۳، اثبات الوصیتہ مسعودی ص۲۴۴، فصول مہمہ ابن صباغ مالکی ،مناقب آل ابی طالب ۳ ص۵۳۱، ثاقب المناقب ص۵۳۰، نورالابصار شبلنجی ص۱۸۴، صراط مستقیم ص۲۰۶، احقاق الحق ۱۲ ص۴۷۰۔

[۱۷]۔بحار الانوار ۴۴ ص۱۸۱۔

آواز میرے کانوں میں آتی ہے تو سن لیتا ہوں، فرمایا: خدا کے واسطے سوچ، کیا تو نے خدا کا یہ فرمان نہیں سنا: کان، آنکھ اور دل ان سب سے سوال کیا جائے گا تو اس نے کہا: خدا کی قسم ! گویا میں نے اس آیت کو کتاب خدا سے کسی عربی اور عجمی سے اس طرح نہیں سنا میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا ان شاء اللہ، فرمایا: اٹھ اور غسل کرے اور جتنی ہو سکے نماز پڑھ کیونکہ تو ایک بڑے گناہ کا مرتکب ہو رہا تھا، اگر تو اسی حالت میں مر جاتا تو تیری حالت کتنی بری ہوتی، خدا کی حمد بیان کر اور اس سے ہر گناہ کی توبہ کر کیونکہ وہ ہر قبیح کام کو ناپسند کرتا ہے اور برے و قبیح کاموں کو ان کے اہل کے لیے چھوڑ دے کیونکہ ہر چیز کا کوئی اہل ہوتا ہے[۱۸]۔

---

[۱۸]۔ **محمد بن یعقوب، عن علی بن إبراہیم، عن ہارون بن مسلم، عن مسعدة بن زیاد** قال : كنت عند أبى عبدالله (عليه السلام) فقال له رجل : بأبى أنت وأمى ، إنى أدخل كنيفا ولى جيران وعندهم جوار يتغنين ويضربن بالعود فربما أطلت الجلوس استماعاً منى لهن ، فقال (عليه السلام) : لا تفعل ، فقال الرجل : والله ما آتيهن ، إنما هو سماع أسمعه بأذنى ، فقال (عليه السلام) : لله أنت ، أما سمعت الله يقول : (إن السمع والبصر والفؤاد كل أولئلك كان عنه مسؤولاً) ؟ فقال : بلى والله ، لكأنى لم أسمع بهذه الاية من كتاب الله من عربى ولا من عجمى ، لا جرم إنى لا أعود إن شاء الله ، وإنى أستغفر الله ، فقال له : قم فاغتسل وصل ما بدا لک ، فإنک كنت مقيما على أمر عظيم ، ما كان أسوء حالک لو مت على ذلک . أحمد الله ، وسله التوبة من كل ما يكره ، فإنه لا يكره إلا كل قبيح ، والقبيح دعه لأهله ، فإن لكل أهلا؛ کافی ٦ : ۴۳۲ ح ۱۰، وسائل الشیعۃ ح ۳۷۹۵، الفقیہ ۱ ص ۴۵ ح ۱۷۷، والتہذیب ۱ ص ۱۱۶ ح ۳۰۴، مرآۃ العقول: ج ۲۲، ص ۳۰۳، ح ۱۰، تفسیر البرہان: ج ۲، ص ۴۲۰، آیۃ ۳۶ من سورۃ الاسراء (۱۷)، ح ۳، تفسیر نور الثقلین: ج ۳، ص ۱۶۴، سورۃ الاسراء (۱۷)، ح ۲۰۷، وص ۱۶۶، ح ۲۱۲، وافی: مجلد ۱۷، ص ۲۱۱، ح ۱۷۱۳۸، الفقہ المنسوب للامام الرضا (ع): ص ۲۸۱، ب ۴۵، ثلاثیات الکلینی قرب الاسناد، امین ترمس عاملی، ص ۲۹۴ ح ۱۱۱۔

شیخ بہائی سے حر عاملی نے وسائل کے حاشیے میں ان کا یہ بیان نقل کیا کہ میں نے اس حدیث کو معتبر مشہور حدیث کی کتابوں میں نہیں پایا پھر اس پر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ اتنی معتبر مشہور کتابوں سے یہ حدیث انہیں نہیں ملی، اسی طرح کا واقعہ حسن سے بھی نقل ہے: **الحسن** قال : كنت أطيل القعود فى المخرج لاسمع غناء بعض الجيران ، قال : فدخلت على أبى عبدالله (عليه السلام) فقال لى : يا حسن (إن السمع والبصر والفؤاد كل اولئک كان عنه

۱۹۔ صفوان بن مہران جمال کا بیان ہے کہ میں ایک دن امام کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا: تیرے تمام معاملات صحیح ہیں لیکن ایک چیز درست نہیں۔

میں نے عرض کی: میں آپ پر فدا ہو جاوں، وہ کونسی چیز ہے؟

امام نے فرمایا: تو اپنے اونٹ ہارون رشید کو کرایہ پر دیتا ہے؟

میں نے عرض کی: میں اپنے اونٹ اسے ظلم و فساد کے لیے دیتا ہوں اور نہ لہو لعب کے لیے بلکہ میں اس وقت کرایہ پر دیتا ہوں جب وہ حج کے لیے جاتا ہے اور میں خود بھی اس کے ساتھ نہیں جاتا بلکہ اپنے غلاموں کو اس کے ساتھ روانہ کرتا ہوں۔

امام نے فرمایا: کیا تیرا کرایہ ان پر نہیں ہوتا؟

میں نے عرض کی؛ ہاں، مولا، میں آپ پر قربان جاوں۔

فرمایا: جب تک تمہارے اونٹ اور کرایہ ان کے پاس ہو تو ان کی بقاء کو پسند نہیں کرتا؟

میں نے عرض کی: ہاں، مولا۔

امام نے فرمایا: جو شخص ان کی زندگی اور بقاء کو پسند کرے تو وہ انہی میں سے ہے اور جو ان میں سے ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔

صفوان کا بیان ہے کہ میں نے جا کر اپنے سب اونٹ بیچ دیئے۔

ہارون کو خبر پہنچی تو اس نے مجھے بلایا اور مجھ سے کہا: اے صفوان مجھے خبر پہنچی کہ تم نے اپنے اونٹ بیچ دیئے ہیں!

میں نے کہا: ہاں۔

مسؤلا) السمع وما وعى ، والبصر وما رأى ، والفؤاد وما عقد عليه؛ تفسیر العیاشی ۲ص ۲۹۲ح ۷۴، وسائل الشیعۃ ح ۲۲۶۲۲، بعض حدیثوں میں شیخین کو سمع و بصر قرار دیا گیا اور ان سے ولایت علیؑ کا سوال کیا جائے گا کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے امام علیؑ کے فضائل و مناقب اور منزلت و مرتبے کو دوسروں سے بہتر جانتے تھے: عیون اِخبار الرضاؑ ۱: ۲۸۰ حدیث ۶۸، بحار الانوار ۳۶: ۷۷ حدیث ۴، نور الثقلین ۳: ۱۶۴ حدیث ۲۰۸، تفسیر البرہان ۲: ۴۲۰ حدیث ۵، کنز الدقائق ۵: ۵۲۰۔

اس نے کہا: کیوں؟

میں نے کہا: میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میرے غلام یہ کاروبار نہیں سنبھال سکتے۔

اس نے کہا: یہ ہر گز نہیں ہے مجھے علم ہے کہ یہ تو نے موسی بن جعفر کے اشارے سے کیا ہے۔

میں نے کہا: بھلا! میرا ان سے کیا تعلق ہے؟!

اس نے کہا: اسے جانے دے، خدا کی قسم! اگر تیرا حق صحبت نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا[19]۔

۲۰۔ یہاں مناسب ہے وہ روایت ذکر کی جائے جو کار خیر کرنے والے چور کے بارے میں منقول ہے وہ چوری کر کے فقراء میں تقسیم کیا کرتا تھا اور سمجھ بیٹھا تھا کہ نیکی کے بدلے دس ملتی ہیں اور برائی ایک لکھی جاتی ہے اس طرح اس کی نیکیوں میں ایک برائی کم ہو گی باقی نو عدد نیکیاں اس کو ملیں گی جب امام نے اسے ٹوکا تو اس نے ایسی آیات کا حوالہ دیا جن میں ایک کار خیر پر دس نیکیاں اور برائی کے بدلے ایک برائی لکھے جانے کا ذکر تھا لیکن جب امام نے اسے متوجہ کیا کہ خدا نیکیاں فقط متقین اور پرہیز گاروں کی قبول کرتا ہے تو وہ حیران رہ گیا اور کہنے لگا: گویا میں نے اس آیت کو نہیں پڑھا تھا[20]۔

---

[19]۔رجال کشی ح۸۲۸، وسائل الشیعۃ ح۲۲۳۰۵،خاتمہ مستدرک الوسائل ۲ص۳۷۷، بحار الانوار ۷۲ص۳۷۶۔

[20]۔احتجاج طبرسی ص۲۰۰ ط نجف، بحار الانوار ۴۷ص۲۳۸ح۲۳ در احوال امام صادق۔

رجال ابو عمرو کشی
جزء پنجم
اصحاب امام صادقؑ و امام
کاظمؑ

یونس بن ظبیان[۲۱]

۶۷۲ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود: يُونُس بْنُ ظَبْيَانَ مُتَّهَمٌ غَالٍ وَ ذَكَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّه بْنَ مُحَمَّد بْنِ خَالد الطَّيَالسيَّ، قَالَ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَليٍّ الْوَشَّاءُ ابْنُ بِنْت إِلْيَاسَ يُحَدِّثُنَا بِأَحَاديثه إِذْ مَرَّ عَلَيْنَا حَديثُ الَّذى يَرْويه يُونُسُ بْنُ ظَبْيَان، حَديثَ الْعَمُود، فَقَالَ تُحَدِّثُوا عَنِّى هَذَا الْحَديثَ لَا أَرْوِى لَكُمْ ثُمَّ رَوَاهُ.

محمد بن مسعود فرماتے ہیں کہ یونس بن ظبیان متّہم اور غالی ہے اور بتایا کہ عبداللہ بن محمد بن خالد طیالسی نے کہا کہ حسن بن علی وشاء ،الیاس کے نواسے ہمیں اس کی احادیث بیان کرتے تھے جب ہمارے پاس اس حدیث نبوی تک پہنچے جس کو یونس بن ظبیان نے نقل کیا تھا جو حدیث عمود مشہور ہے تو فرمایا تم مجھ سے یہ حدیث بیان کرو جو میں نے تمہیں بیان نہیں کی پھر اسے نقل کیا۔

۶۷۳ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ قُولَوَيْه الْقُمِّىُّ، قَالَ حَدَّثَنِى سَعْدُ بْنُ عَبْد اللَّه، قَالَ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، قَالَ، سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الطَّيَّارَة يُحَدِّثُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (ع) عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ أَنَّهُ، قَالَ كُنْتُ فِى بَعْضِ اللَّيَالِى وَ

[۲۱]۔ رجال الطوسی ۳۳۶. تنقیح المقال ۳: قسم الیاء: ۳۳۷. معجم رجال الحدیث ۲۰: ۱۹۲-۱۹۷. فہرست الطوسی ۱۸۲. رجال البرقی ۲۹. معالم العلماء ۱۳۲. رجال الحلی ۲۶۶. توضیح الاشتباہ ۳۰۵. رجال ابن داود ۲۸۵. معجم الثقات ۳۷۳. نقد الرجال ۳۸۱. جامع الرواۃ ۲: ۳۵۵. ہدایۃ المحدثین ۱۶۵. مجمع الرجال ۶: ۲۹۱ و ۲۹۲. خاتمۃ المستدرک ۸۶۰. المناقب ۴: ۳۲۱. الاختصاص ۲۶۹ و ۳۳۴. الخصال ۷۴ و ۱۸۸ و ۳۲۸ و ۴۱۴. سفینہ البحار ۱: ۴۹. منتہی المقال ۳۳۶. منہج المقال ۳۷۶. جامع المقال ۹۵. التحریر الطاووسی ۳۱۱. اِضبط المقال ۵۵۳. روضۃ المتقین ۱۴: ۴۷۲. اتقان المقال ۳۹۴. الوجیزۃ ۵۴. رجال الانصاری ۲۰۸. بہجۃ الامال ۷: ۳۵۴.

أَنَا فِی الطَّوَافِ فَإِذَا نِدَاءٌ مِنْ فَوْقِ رَأْسِی یَا یُونُسُ **إِنَّنِی أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِی وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِکْرِی**[۲۲]، فَرَفَعْتُ رَأْسِی فَإِذَا ج فَغَضِبَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) غَضَباً لَمْ یَمْلِکْ نَفْسَهُ ثُمَّ، قَالَ لِلرَّجُلِ اخْرُجْ عَنِّی لَعَنَکَ اللَّهُ وَ لَعَنَ مَنْ حَدَّثَکَ وَ لَعَنَ یُونُسَ بْنَ ظَبْیَانَ أَلْفَ لَعْنَةٍ یَتْبَعُهَا أَلْفُ لَعْنَةٍ کُلُّ لَعْنَةٍ مِنْهَا تُبْلِغُکَ قَعْرَ جَهَنَّمَ أَشْهَدُ مَا نَادَاهُ إِلَّا شَیْطَانٌ أَمَا إِنَّ یُونُسَ مَعَ أَبِی الْخَطَّابِ فِی أَشَدِّ الْعَذَابِ مَقْرُونَانِ وَ أَصْحَابَهُمَا إِلَی ذَلِکَ الشَّیْطَانِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَ آلِ فِرْعَوْنَ فِی أَشَدِّ الْعَذَابِ سَمِعْتُ ذَلِکَ مِنْ أَبِی (ع)-

یونس (بن عبدالرحمٰن) کا بیان ہے کہ میں نے گروہ طیارہ اور غالیوں کے ایک شخص کو سنا جو امام رضاؑ کو یونس بن ظبیان کے متعلق بتارہا تھا کہ اس نے کہا کہ میں ایک رات طواف کررہا تھا تو میرے سر پر آواز آئی اے یونس! میں خدائے واحد ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میرے عبادت کرو اور میرے ذکر کے لیے نماز قائم کر جو میں نے سر اٹھایا تو جبریل تیزی سے واپس جارہے تھے، یہ سن کر امام کو اس قدر غصہ آیا کہ آپ آپے سے باہر ہوگئے پھر اس غالی سے فرمایا؛ یہاں سے نکل جاو، خدا تم پر لعنت کرے اور اس شخص پر بھی لعنت کرے جس نے تجھے یہ بات ذکر کی اور خدا یونس بن ظبیان پر ہزار بار لعنت کرے اس کے بعد پھر ہزار بار لعنت کرے اور ہر لعنت تجھے جہنم کے پایندے تک پہنچا دے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اسے شیطان نے آواز دی یاد رکھو یونس ابوالخطاب کے ساتھ شدید ترین عذاب خدا میں ملا ہوا ہے اور ان کے ساتھ بھی اس شیطان کے ساتھ فرعون و اس کے ساتھیوں کے ہمراہ شدید ترین عذاب میں ہیں، یہ میں نے اپنے والد گرامیؑ سے سنا۔

---

[۲۲] ۔ طہ ۱۴۔

قَالَ يُونُسُ فَقَامَ الرَّجُلُ مِنْ عِنْدِهِ فَمَا بَلَغَ الْبَابَ إِلَّا عَشْرَ خُطًا حَتَّى صُرِعَ مَغْشِيّاً عَلَيْهِ وَ قَدْ قَاءَ رَجِيعَهُ وَ حُمِلَ مَيِّتاً، فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) أَتَاهُ مَلَكٌ بِيَدِهِ عَمُودٌ فَضَرَبَ عَلَى هَامَتِهِ ضَرْبَةً قُلِبَ فِيهَا مَثَانَتُهُ حَتَّى قَاءَ رَجِيعَهُ وَ عَجَّلَ اللَّهُ بِرُوحِهِ إِلَى الْهَاوِيَةِ وَ أَلْحَقَهُ بِصَاحِبِهِ الَّذِي حَدَّثَهُ، بِيُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ، وَ رَأَى الشَّيْطَانَ الَّذِي كَانَ يَتَرَاءَى لَهُ.

یونس بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ وہ شخص امام رضاؑ کے حضور سے چلا گیا ابھی وہ دروازے سے ۱۰ قدم نکلا ہوگا کہ غش کھا کر گر گیا اور اس کے منہ سے گندگی نکلنے لگی اور اس مردار کو اٹھا لے گئے ،امام نے فرمایا؛ اس کے پاس ایک فرشتہ آیا جس کے ہاتھ میں گرز تھا اس نے وہ اس کے سر پر مارا اور اس کے آگے پیچھے مارا جس سے اس کا مثانہ پھٹ گیا یہاں تک کہ اس کی گندگی نکل آئی اور خدا تعالیٰ نے اس کی روح کو جہنم رسید کر دیا اور اسے اس کے ساتھی کے ساتھ ملا دیا جس نے اسے بیان کیا اور وہ یونس بن ظبیان ہے اور اس نے اس شیطان کو دیکھا تھا جو اس کے لیے ظاہر ہوا تھا۔

۶۷۴ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْآدَمِيُّ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَنْبَسَةَ، قَالَ هَلَكَتْ بِنْتٌ لِأَبِي الْخَطَّابِ فَلَمَّا دَفَنَهَا اطَّلَعَ يُونُسُ بْنُ ظَبْيَانَ فِي قَبْرِهَا، فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ!

عمار بن ابی عنبسہ نے ذکر کیا کہ ابوالخطاب کی بیٹی فوت ہوئی جب اس نے اسے دفن کیا تو یونس بن ظبیان نے اس کی قبر میں دیکھا اور کہا؛ تجھ پر سلام اے رسولؐ کی بیٹی۔

۶۷۵ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ قُولَوَیْه، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّه بْنِ أَبِی خَلَفٍ الْقُمِّیِّ[۲۳] عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الزَّیْتُونِیِّ، عَنْ أَبِی مُحَمَّدٍ الْقَاسِمِ بْنِ الْهَرَوِیِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ أَبِی الْخَطَّابِ، عَنِ ابْنِ أَبِی عُمَیْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّه ع، عَنْ یُونُسَ بْنِ ظَبْیَانَ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَ بَنَی لَهُ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ کَانَ وَ اللَّه مَأْمُوناً عَلَی الْحَدِیثِ.

قَالَ أَبُو عَمْرٍو الْکَشِّیُّ ابْنُ الْهَرَوِیِّ مَجْهُولٌ وَ هَذَا حَدِیثٌ غَیْرُ صَحِیحٍ مَعَ مَا قَدْ رُوِیَ فِی یُونُسَ بْنِ ظَبْیَانَ.

ہشام بن سالم نے بیان کیا کہ میں نے امام صادقؑ سے یونس بن ظبیان کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا خدا اس پر رحم کرے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے خدا کی قسم وہ حدیث کے معاملے میں امین ہے۔

ابو عمرو کشی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند میں قاسم بن ہروی مجہول ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ یونس بن ظبیان کے بارے میں جو روایات (مذمت) وارد ہوئی ان کے ساتھ سازگار نہیں ہے۔

عنبسہ بن مصعب[۲۴]

---

[۲۳] ۔ رجال الکشی، ص: ۳۶۵

[۲۴] ۔ رجال البرقی ۴۰، رجال الطوسی ۱۳۰ن ۵۴، التحریر الطاووسی ۲۰۶ن ۳۱۰، رجال ابن داود ۴۹۰ن ۳۶۸، جامع الرواۃ اص ۶۴۶، تنقیح المقال ۲ص ۳۵۲ ن ۹۲۰۵، معجم رجال الحدیث ۱۳ص ۱۶۲ ن ۹۰۹۹، قاموس الرجال ۷ص ۲۴۲. کلیات فی علم الرجال، سبحانی، ص ۲۴۰ (اس میں مستطرف سرائر ابن ادریس حلی کی جامع بزنطی کی مرسلہ روایت سے اس کی توثیق کی ہے)۔

۶۷۶ قَالَ حَمْدَوَيْه: عَنْبَسَةُ بْنُ مُصْعَبٍ نَاوُوسِيٌّ وَاقِفِيٌّ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّه (ع)، وَ إِنَّمَا سُمِّيَتِ النَّاوُوسِيَّةَ بِرَئِيسٍ كَانَ لَهُمْ يُقَالُ لَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ النَّاوُوسُ.

حمدویہ فرماتے ہیں کہ عنبسہ بن مصعب ناووسی تھا اور امام صادقؑ کی امامت پر رک جانے والا واقفی تھا اور ناووسی گروہ کو یہ نام اس لیے دیا گیا کہ ان کے ایک رئیس کا لقب ناووس تھا۔

۶۷۷۔عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُس،عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّه (ع) يَقُولُ:أَشْكُو إِلَى اللَّهِ وَحْدَتِي وَ تَقَلْقُلِي مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَة حَتَّى تَقْدَمُوا وَ أَرَاكُمْ وَ أُسَرَّ بِكُمْ، فَلَيْتَ هذا [هَذِه الطَّاغِيَةَ]أَذِنَ لِي فَاتَّخَذْتُ قَصْراً فَسَكَنْتُهُ وَ أَسْكَنْتُكُمْ مَعِي، وَ أَضْمَنَ لَهُ أَلَّا يَجِيءَ مِنْ نَاحِيَتِنَا مَكْرُوهٌ أَبَداً.

عنبسہ بن مصعب کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے سنا،فرمایا؛میں اہل مدینہ سے تنہائی اور اضطراب کی خدا کے دربار میں شکایت کرتا ہوں یہاں تک کہ تم آگے آئے اور میں نے تمہیں دیکھا اور تمہیں اپنا راز داں قرار دیا،کاش مجھے یہ طاغوت اجازت دیتے میں ایک محل تیار کرتا اس میں ساکن ہوتا اور تمہیں اپنے ساتھ ٹھہراتا اور میں اسے ضمانت دیتا کہ ہماری طرف سے کبھی کوئی برا و ناپسند واقعہ نہیں آئے گا۔

حسین بن ابو العلاء [۲۵]

۶۷۸ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود: عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ: الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي الْعَلَاءِ الْخَفَّافُ وَكَانَ أَعْوَرَ. قَالَ حَمْدَوَيْه: الْحُسَيْنُ هُوَ أَزْدِيٌّ، وَ هُوَ الْحُسَيْنُ بْنُ خَالِد بْنِ طَهْمَانَ الْخَفَّافُ،وَكُنْيَةُ خَالِد أَبُو الْعَلَاءِ، أَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْعَلَاءِ.

محمد بن مسعود نے علی بن حسن سے نقل کیا کہ حسین بن ابو العلاء خفاف جن کی آنکھ میں ٹیڑھا پن تھا(اعور)، حمدویہ نے کہا؛ حسین ازدی تھا اور اس کا نام نسب حسین بن خالد بن طہمان خفاف تھا اس کی کنیت ابو العلاء تھی اور اس کا بھائی عبداللہ بن ابو العلاء تھا۔

---

[۲۵]۔ رجال البرقی ۱۵ و ۲۶، رجال النجاشی اص ۱۶۲ ان ۱۱۶، رجال الطوسی ۱۱۵ ان ۱۸ و ۱۶۹ ان ۵۹، فہرست الطوسی ۹۷ ن ۲۰۵، معالم العلماء ۳۸ ن ۲۳۰، رجال ابن داود اص ۱۲۰ ان ۴۶۳، ایضاح الاشتباہ ۱۵۵ ان ۱۹۹، لسان المیزان ۲ ص ۲۹۹ ن ۱۲۴۲، نقد الرجال ۱۰۱ ان ۱۰ و ص ۱۰۴ ان ۴۱، مجمع الرجال ۲ ص ۱۶۴، نضد الایضاح ۹۹، جامع الرواۃ اص ۲۳۱، وسائل الشیعۃ ۲۰ ص ۱۷۲ ن ۳۴۸، الوجیزۃ ۱۵۰، ہدایۃ المحدثین ۴۲، مستدرک الوسائل ۳ ص ۵۸۹ و ص ۲۸۷ و ص ۹۳۷، بہجۃ الآمال ۳ ص ۲۴۴، تنقیح المقال اص ۳۱۷ ن ۲۸۱۸ و ص ۳۲۷ ن ۲۸۹۸، إعیان الشیعۃ ۶ ص ۷، الذریعۃ ۲ ص ۱۴۶ ان ۵۵۶ و ۶ ص ۳۲۳ ن ۱۸۱۶، العندبیل اص ۱۶۸، الجامع فی الرجال اص ۵۷۲ و ۵۹۵، معجم رجال الحدیث ۵ ص ۱۸۲ ان ۳۲۶۷ و ص ۲۲۸ ن ۳۳۸۰ و ص ۴۰۵-۴۰۸، قاموس الرجال ۳ ص ۲۶۲ و ۲۸۰، تہذیب المقال ۲ ص ۱۱۴ ان ۱۱۶۔

ابو ایوب ابراہیم بن عیسی خزاز[۲۶]

۶۷۹ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، أَبُو أَيُّوبَ كُوفِيٌّ، اسْمُهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِيسَى، ثِقَةٌ.

محمد بن مسعود نے علی بن حسن سے نقل کیا کہ ابو ایوب کوفی کا نام ابراہیم بن عیسی خزاز تھا اور وہ ثقہ شخص تھا۔

علی بن میمون صائغ[۲۷]

۶۸۰ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ الصَّائِغِ، قَالَ، دَخَلْتُ عَلَيْهِ

---

[۲۶]۔ رجال الطوسی ۱۴۶ و ۱۵۴. تنقیح المقال ۱: ۱۷ و ۲۶. رجال النجاشی ۱۵. فہرست الطوسی ۸. رجال ابن داود ۳۱ و ۳۲ و ۲۱۳. معجم الثقات ۴ و ۱۳۴. معجم رجال الحدیث ۱: ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۶۵ و ۳۵۹ و ۳۶۱ و ۲۱: ۳۵ و ۳۶ و ۳۷. جامع الرواۃ ۱: ۲۶ و ۲۹ و ۲: ۳۶۷. رجال الحلی ۵. نقد الرجال ۸ و ۱۲ و ۳۸۳. مجمع الرجال ۱: ۴۴ و ۵۹ و ۶۱ و ۶۲ و ۷: ۹. ہدایۃ المحدثین ۱۱ و ۲۷۱. إعیان الشیعۃ ۲: ۱۳۹ و ۱۸۲ و ۱۹۷. توضیح الاشتباہ ۱۶ و ۱۶ و ۳۰۶. رجال البرقی ۲۷ و ۴۴. جامع المقال ۵۲ و ۵۳. منتہی المقال ۱۲ و ۲۴ و ۲۵. العندبیل ۱: ۹. منہج المقال ۱۲ و ۲۵. ایضاح الاشتباہ ۳. التحریر الطاووسی ۳۵. نضد الایضاح ۱۴. بہجۃ الامال ۱: ۵۱۴ و ۵۵۸. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۱۲۱. روضۃ المتقین ۱۴: ۳۲۷. اتقان المقال ۸. الوجیزۃ ۲۵. شرح مشیخۃ الفقیہ ۶۸. رجال الانصاری ۴ و ۱۵. تہذیب المقال ۱: ۲۸۶. معالم العلماء ۶. إضبط المقال ۵۰۲. ثقات الرواۃ ۱: ۷ لسان المیزان ۱: ۶۱ و ۸۰ و ۸۸.

[۲۷]۔ رجال الطوسی ۱۲۹ و ۲۴۳. تنقیح المقال ۲: ۳۱۲. خاتمۃ المستدرک ۸۲۹. رجال النجاشی ۱۹۴. فہرست الطوسی ۹۴. معالم العلماء ۶۶. رجال ابن داود ۱۴۲. رجال الحلی ۹۶. معجم الثقات ۳۲۴. معجم رجال الحدیث ۱۲: ۲۰۸ و ۲۴۳. رجال البرقی ۱۵ و ۲۵. نقد الرجال ۲۴۵. جامع الرواۃ ۱: ۶۰۵. ہدایۃ المحدثین ۱۱۹. مجمع الرجال ۴: ۲۳۰ و ۲۳۱. بہجۃ الآمال ۵: ۵۴۹. منتہی المقال ۲۲۶. منہج المقال ۲۴۰. جامع المقال ۸۲. ایضاح الاشتباہ ۵۶. نضد الایضاح ۲۳۲. روضۃ المتقین ۱۴: ۴۰۱. اتقان المقال ۳۲۹. رجال الانصاری ۱۲۹. الوجیزۃ ۴۲.

يَعْنِی أَبَا عَبْدِ اللَّه (ع) لَيْلَةً، فَقُلْتُ إِنِّی أَدِينُ اللَّهَ بِوَلَايَتِکَ وَ وَلَايَةِ آبَائِکَ وَ أَجْدَادِکَ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُثَبِّتَنِی! فَقَالَ رَحِمَکَ اللَّهُ رَحِمَکَ اللَّه.

علی بن میمون صائغ کا بیان ہے کہ میں ایک رات امام صادقؑ کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کی مولا میں آپ کی ولایت اور آپ کے آباء واجداد کی ولایت کو دین خدا کا جزء سمجھتا ہوں آپ میرے لیے خدا سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے اس پر ثابت قدم رکھے ! فرمایا اللہ تعالی تجھ پر رحم فرمائے، اللہ تعالی تجھ پر رحم فرمائے۔

امام صادقؑ کی کنیز سعیدہ[۲۸]

۶۸۱ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِی الْحَسَنِ الرِّضَا (ع)، ذَكَرَ أَنَّ سَعِيدَةَ مَوْلَاةَ جَعْفَرٍ (ع) كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْفَضْلِ، كَانَتْ تَعَلَّمُ كُلَّمَا سَمِعَتْ مِنْ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع)، وَ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهَا وَصِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ (ص) وَ أَنَّ جَعْفَراً قَالَ لَهَا أَسْأَلُ اللَّهَ الَّذِی عَرَّفَنِيکِ فِی الدُّنْيَا أَنْ يُزَوِّجَنِيکِ فِی الْجَنَّةِ، وَ أَنَّهَا كَانَتْ فِی قُرْبِ دَارِ جَعْفَرٍ (ع)، لَمْ تَكُنْ تُرَى فِی الْمَسْجِدِ إِلَّا مُسَلِّمَةً عَلَى النَّبِیِّ (ص) خَارِجَةً إِلَى مَكَّةَ أَوْ قَادِمَةً مِنْ مَكَّةَ، وَ ذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ آخِرُ قَوْلِهَا: قَدْ رَضِينَاالثَّوَابَ وَ أَمِنَّا الْعِقَابَ.

۲۸۔ معجم رجال الحدیث ۲۳: ۱۹۳. ریاحین الشریعۃ (فارسی) ۴: ۳۲۷. جامع الرواۃ ۲: ۴۵۸. تنقیح المقال ۳: قسم النساء: ۸۰. نقد الرجال ۴۱۳. مجمع الرجال ۷: ۱۷۵. سفینہ البحار ۱: ۶۲۴. منتہی المقال ۳۶۹. التحریر الطاووسی ۱۴۸. اتقان المقال ۱۹۳. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۰۷. بہجۃ الامال ۷: ۵۸۴.

عباس بن ہلال نے امام رضاؑ سے نقل کیا کہ آپ نے امام صادقؑ کی کنیز سعیدہ کو یاد کیا تو فرمایا؛ وہ اہل فضیلت میں سے تھی اور جو کچھ اس نے امام صادقؑ سے سنا وہ سب وہ جانتی تھی اور اس کے پاس رسول اکرم ﷺ کی وصیت تھی اور امام صادق نے اس سے فرمایا؛ میں خدا سے سوال کرتا ہوں کہ جس نے دنیا میں تجھ سے پہچان کرائی وہ مجھے جنت میں تجھ سے بیاہ دے اور وہ امام صادقؑ کے گھر کے قریب رہتی تھی اور مکہ کی طرف جاتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے جب بھی مسجد میں دیکھی جاتی تو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتی ہوئی ہوتی اور امام رضا نے فرمایا؛ اس کا آخری قول یہ تھا ہم ثواب پہ راضی ہیں اور عذاب سے نجات پا گئے۔

عاصم بن حمید حناط[۲۹]

۶۸۲ عَاصِمُ بْنُ حُمَيْدٍ الْحَنَّاطُ مَوْلَى بَنِي حَنِيفَةَ، مَاتَ بِالْكُوفَةِ.

عاصم بن حمید حناط بنی حنیفہ کا ہم پیمان تھا اور کوفہ میں فوت ہوا۔

[۲۹]۔ رجال البرقی ۱۹۲، رجال النجاشی ۲ص۱۵۸ ان ۸۱۹، فہرست الطوسی ۱۴۶ ان ۵۴۴، رجال الطوسی ۲۶۲ ن ۶۵۱، مجمع الرجال ۳ص۲۳۵، جامع الرواۃ ۲ص۴۲۵، ہدایۃ المحدثین ۸۷، تنقیح المقال ۲ص۱۱۲ ان ۶۰۰۶، معجم رجال الحدیث ۹ص۱۸۰ ن ۶۰۵۴، قاموس الرجال ۵ص۵۹۳. تہذیب الکمال ۱۳ص۴۸۲، تاریخ الِاسلام (حوادث ۱۹۱-۲۰۰) ۲۴۰، تہذیب التہذیب ۵ص۴۱، تقریب التہذیب اص۳۸۳، الجرح والتعدیل ۶ص۳۴۲ ن ۱۸۹۲، تاریخ اسماء الثقات لابن شاہین ۲۲۰ ن ۷۹۴۔

علی بن سری کرخی[30]

۶۸۳ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى. وَ حَمْدَوَيْه، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ الصَّيْقَلُ، رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع)، قَالَ، كُنَّا جُلُوساً عِنْدَهُ فَتَذَاكَرْنَا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا ذَلِكَ ضَعِيفٌ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع): إِنْ كَانَ لَا يُقْبَلُ مِمَّنْ دُونَكُمْ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَكُمْ لَمْ يُقْبَلْ مِنْكُمْ حَتَّى تَكُونُوا مِثْلَنَا. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ الْعُبَيْدِیُّ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ يَقْطِينٍ، أَظُنُّ الرَّجُلَ عَلِیَّ بْنَ السَّرِیِّ الْكَرْخِیَّ

قاسم صیقل نے امام صادقؑ کی حدیث کی نسبت دی کہ ہم آپ کے پاس بیٹھے تھے کہ ہم نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو ذکر کیا تو ہم میں سے بعض نے کہا؛ وہ ضعیف ہے تو امام صادقؑ نے فرمایا؛ اگر اس شخص کی بات قبول نہ کی جائے تم سے کم درجے میں ہے یہاں تک کہ

---

[30] ۔ رجال الطوسی ۲۴۲. تنقیح المقال ۲: ۲۹۰. خاتمۃ المستدرک ۸۲۷. معجم رجال الحدیث ۱۲: ۳۵ و ۳۷. رجال البرقی ۲۵. رجال ابن داود ۱۳۸. رجال الحلی ۹۶. معجم الثقات ۸۳. رجال النجاشی ۳۵ حسن بن السری. نقد الرجال ۲۳۵. توضیح الاشتباہ ۲۳۰. جامع الرواۃ ۱: ۵۸۲. مجمع الرجال ۴: ۱۹۷ و ۱۹۸. بہجۃ الآمال ۵: ۴۴۵. منتہی المقال ۲۱۶. منہج المقال ۲۳۳. التحریر الطاووسی ۴۷ او ۱۸۲ اضبط المقال ۵۲۵. روضۃ المتقین ۱۴: ۳۹۹. اتقان المقال ۹۵. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۶۴. الوجیزۃ ۴۰. رجال الانصاری ۱۲۴.

وہ تم جیسا ہو تو تم سے بھی قبول نہیں جب تک تم ہم جیسے نہ ہو جاو، ابو جعفر عبیدی نے کہا کہ حسن بن علی بن یقطین نے کہا کہ میرا گمان ہے کہ وہ علی بن سری کرخی تھا۔

ابو ناب دغشی حسن بن عطیہ[۳۱] اور اس کے بھائی علی ومالک

۶۸۴ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود: سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي نَابٍ الدَّغْشِيِّ قَالَ هُوَ الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ، وَ عَلِيُّ بْنُ عَطِيَّةَ وَ مَالِكُ بْنُ عَطِيَّةَ إِخْوَةٌ كُوفِيُّونَ وَ لَيْسُوا بِالْأَحْمَسِيَّةِ فَإِنَّ فِي الْحَدِيثِ مَالِكَ الْأَحْمَسِيِّ، وَ الْأَحْمَسُ بَطْنٌ مِنْ بَجِيلَةَ.

محمد بن مسعود نے علی بن حسن سے ابو ناب دغشی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا وہ حسن بن عطیہ اور علی بن عطیہ اور مالک بن عطیہ کوفی بھائی ہیں اور احمسی نہیں ہیں حدیث میں مالک احمسی بھی ہے اور احمس بجیلہ کا ایک ذیلی قبیلہ ہے۔

بنی رباط

۶۸۵ قَالَ نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ: كَانُوا أَرْبَعَةَ إِخْوَةٍ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ عَلِيٌّ وَ يُونُسُ، كُلُّهُمْ أَصْحَابُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) وَ لَهُمْ أَوْلَادٌ كَثِيرٌ مِنْ حَمَلَةِ الْحَدِيثِ.

نصر بن صباح کہتا ہے کہ چار بھائی حسن، حسین، علی اور یونس سب امام صادقؑ کے اصحاب میں سے تھے اور ان کی کثیر اولادیں ہیں اور وہ حدیث کے حامل اور ناقل تھے۔

---

[۳۱]۔ رجال البرقی ۲۶، رجال النجاشی اص ۱۴۹ن ۹۲، رجال الطوسی ۱۶۷ن ۲۰، فہرست الطوسی ۷۶ن ۱۸۸، رجال ابن داود ۱۱۰ ن ۴۲۷ و ۴۲۸، رجال العلامۃ الحلی ۴۲ن ۲۱، ایضاح الاشتباہ ۱۵۰ن ۱۸۸، نقد الرجال ۹۱، مجمع الرجال ۲ص ۱۱۹، نضد الایضاح ۹۱، جامع الرواۃ اص ۲۰۷، وسائل الشیعۃ ۲۰ص ۱۶۶ن ۳۰۸، الوجیزۃ ۱۴۹، ہدایۃ المحدثین ۴۰، بہجۃ الآمال ۳ص ۱۴۱، تنقیح المقال اص ۲۸۸ن ۲۶۱۶، الذریعۃ ۶ص ۳۲۲ن ۱۸۰۴، العندبیل اص ۱۴۷، الجامع فی الرجال اص ۵۱۴، معجم رجال الحدیث ۴ص ۹۷ ۳ن ۲۹۱۹، قاموس الرجال ۳ص ۱۹۰.

منخل بن جمیل کوفی بردہ فروش[۳۲]

۶۸۶ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود: سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ، عَنِ الْمُنَخَّلِ بْنِ جَمِيلٍ فَقَالَ هُوَ لَا شَيْءٌ، مُتَّهَمٌ بِالْغُلُوِّ. **محمد بن مسعود** نے **علی بن حسن** سے **منخل بن جمیل** کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا وہ بے وقعت اور غلو کی تہمت میں ہیں۔

ابو عبیدہ زیاد حذّاء[۳۳]

۶۸۷ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمْدَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ بَشِيرٍ، عَنِ الْأَرْقَطِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع)، قَالَ، لَمَّا دُفِنَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءُ، قَالَ، قَالَ انْطَلِقْ بِنَا حَتَّى نُصَلِّيَ عَلَى أَبِي

---

[۳۲]۔ رجال نجاشی: ۴۲۱ ن ۱۱۲۷: "منخل بن جمیل الاسدی بیاع الجواری ضعیف، فاسد الروایۃ، روی عن اِبی عبد اللہ علیہ السلام.. "، رجال الشیخ: ۳۲۰ ن ۶۴۸ اِصحاب الصادقؑ: "منخل بن جمیل الکوفی". رجال العلامہ القسم الثانی: ۲۶۱ ن ۱۰، رجال ابن داود: ۲۸۱ ن ۵۱۶: "منخل بن جمیل الاسدی بیاع الجواری من اِصحاب الصادق والکاظمؑ عن رجال النجاشی: ضعیف فاسد الروایۃ، وعن الکشی: متہم بالغلو وعن رجال ابن العضائری: اِضاف اِلیہ الغلاۃ اِحادیث کثیرۃ" اسے اِصحاب امام صادق وکاظمؑ میں شمار کرنا اور اسے رجال نجاشی کی طرف نسبت دینا اشتباہ ہے کیونکہ نجاشی نے رجال میں صرف اِصحاب امام صادق میں ذکر کیا. معجم رجال الحدیث، ۱۲۶۶۸۔

[۳۳]۔ رجال البرقی ۱۳ و ۱۸، الاختصاص مفید ۸۳، رجال النجاشی اص ۳۸۸ ن ۷۴۴، رجال الطوسی ۱۳۲ ن ۵ و ۱۹۸ ن ۳۴ و ۲۰۲ ن ۱۰۸، رجال ابن داود ۱۶۲ ن ۶۴۴، رجال العلّامۃ الحلی ۷۴، نقد الرجال ۱۴۱ ن ۲۹، مجمع الرجال ۳ص۶۹، جامع الرواۃ اص ۳۳۶، وسائل الشیعۃ ۲۰ص ۲۰۱ ن ۵۰۶، الوجیزۃ ۱۵۲، ہدایۃ المحدثین ۶۷، بہجۃ الآمال ۴ص ۲۱۲، تنقیح المقال اص ۴۵۶ ن ۴۳۴۹، اِعیان الشیعۃ ۷ص ۷۹، الذریعۃ ۶ص ۳۳۳ ن ۱۹۱۷، معجم رجال الحدیث ۷ص ۳۰۱ ن ۴۷۶۳ و ۴۷۹۷ و ۲۱ص ۲۳۲ ن ۱۴۵۲۳ و ۲۱ص ۲۳۵ ن ۱۴۵۲۴، قاموس الرجال ۴ص ۲۱۸.

عُبَيْدَةَ! قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى قَبْرِهِ لَمْ يزِدْ عَلَى أَنْ دعَا لَهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ بَرِّدْ عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ اللَّهُمَّ نَوِّرْ لَهُ قَبْرَهُ اللَّهُمَّ أَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ، وَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ هَلْ عَلَى الْمَيِّتِ صَلَاةٌ بَعْدَ الدَّفْنِ قَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ الدُّعَاءُ لَهُ.

ارقط نے امام صادقؑ سے روایت کی کہ جب ابو عبیدہ حذاء کو دفن کیا گیا تو امام نے فرمایا ہمیں لے جاو تاکہ ابو عبیدہ پر نماز پڑھیں ،ہم چلے جب اس کی قبر پر پہنچے تو آپ نے اس کے لیے صرف دعا کی اور فرمایا ؛ خدایا ابو عبیدہ پہ رحمت اور خنکی عطا فرما، خدایا اس کی قبر کو منور فرما،خدایا اسے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محشور فرما اور اس پر نماز نہیں پڑھی،میں نے عرض کی مولا دفن کے بعد میت پہ نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے ؟فرمایا؛نہیں،اس کے لیے دعا کی جاسکتی ہے۔

۶۸۸ حَمْدَوَيْهِ بْنُ نُصَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) لِي فِي كَفَنِ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ: إِنَّمَا الْحَنُوطُ الْكَافُورُ، وَ لَكِنِ اذْهَبْ فَاصْنَعْ كَمَا صَنَعَ النَّاسُ.

داود بن سرحان نے امام صادقؑ سے روایت کی کہ آپ نے ابو عبیدہ حذاء کے کفن کے بارے میں فرمایا؛بے شک حنوط کافور ہے لیکن جاو اور اسی طرح کرو جس طرح لوگ کرتے ہیں۔

بشیر نبّال[۳۴] اور اس کا بھائی شجرہ[۳۵] اور محمد بن شحام

۶۸۹ طَاهِرُ بْنُ عِيسَى الْوَرَّاقُ، قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ صَالِحُ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ الرَّازِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الشَّحَّامِ[۳۶]، قَالَ، رَءَانِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) وَ أَنَا أُصَلِّي فَأَرْسَلَ إِلَيَّ وَ دَعَانِي، فَقَالَ لِي مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ مَوَالِيكَ، قَالَ فَأَيُّ مَوَالِي قُلْتُ مِنَ الْكُوفَةِ، فَقَالَ مَنْ تَعْرِفُ مِنَ الْكُوفَةِ قُلْتُ بَشِيرَ النَّبَّالِ وَ شَجَرَةَ، قَالَ وَ كَيْفَ صَنِيعَتُهُمَا إِلَيْكَ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ صَنِيعَتَهُمَا إِلَيَّ، قَالَ خَيْرُ الْمُسْلِمِينَ مَنْ وَصَلَ وَ أَعَانَ وَ نَفَعَ، مَا بِتُّ لَيْلَةً قَطُّ وَ لِلَّهِ فِي

۳۴۔ رجال البرقی ۱۳و ۱۸، التحریر الطاووسی ۷۵ن ۵۸، رجال ابن داود ۷۱ن ۲۵۳، رجال العلامۃ الحلی ۲۵ن ۴، لسان المیزان ۱۴ن ۱۴۴، نقد الرجال ۷۵ن ۲۹و ۵۸ن ۷۱، مجمع الرجال اص ۲۷۰، جامع الرواۃ اص ۱۲۳، وسائل الشیعۃ ۲۰ص ۱۴۷ ن ۱۹۰، الوجیزۃ ۱۴۶، رجال بحر العلوم اص ۲۶۴، مستدرک الوسائل ۳ص ۵۷۸ و ۷۸۵، بہجۃ الآمال ۲ص ۴۰۴، تنقیح المقال اص ۱۷۴ن ۱۳۳۷ و ۱۷۶ن ۱۳۶۲، اعیان الشیعۃ ۳ص ۵۷۸ و ۵۸۶، العند بیل اص ۴۷، الجامع فی الرجال اص ۳۱۲، معجم رجال الحدیث ۳ص ۳۲۲ن ۱۷۶۵و ۱۸۰۳و ۱۸۱۱، قاموس الرجال ۲ص ۲۰۴و ۲۱۴.

۳۵۔ رجال الطوسی ۱۲۵و ۲۱۸. تنقیح المقال ۲: ۸۱. رجال النجاشی فی ترجمۃ ابنہ علی بن شجرۃ ۱۹۶. رجال ابن داود ۱۰۹. رجال الحلی ۸۷. معجم الثقات ۶۳. رجال البرقی ۱۵ و ۴۵. معجم رجال الحدیث ۹: ۱۳. نقد الرجال ۱۶۷. جامع الرواۃ ۱: ۳۹۸. مجمع الرجال ۳: ۱۸۹. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۱۵. بہجۃ الآمال ۵: ۱۴. منتہی المقال ۱۶۱. منہج المقال ۱۷۸ و فیہ اسم ابیہ میمونۃ بدل میمون. اتقان المقال ۷۱. الوجیزۃ ۳۶. رجال الانصاری ۹۵.

۳۶۔ خاتمۃ المستدرک ۸۴۳. معجم الثقات ۳۵۰. نقد الرجال ۳۰۷. مجمع الرجال ۱: ۲۷۰ و ۵: ۲۱۳. معجم رجال الحدیث ۱۶: ۹۸. تنقیح المقال ۳: قسم المیم ۱۱۸. جامع الرواۃ ۲: ۱۱۵. سفینۃ البحار ۱: ۶۹۲. منتہی المقال ۲۷۳. منہج المقال ۲۹۶. التحریر الطاووسی ۲۵۷. روضۃ المتقین ۱۴: ۳۴۷. الوجیزۃ ۴۷. اتقان المقال ۲۲۷. رجال الانصاری ۱۶۱.

مَالِی حَقٌّ یسْأَلُنِیه، ثُمَّ قَالَ أَیُّ شَیْءٍ مَعَکُمْ مِنَ النَّفَقَة قُلْتُ عِنْدِی مِائَتَا دِرْهَمٍ، قَالَ أَرِنِیهَا! فَأَتَیْتُهُ بِهَا فَزَادَنِی فِیهَا ثَلَاثِینَ دِرْهَماً وَ دِینَارَیْن، ثُمَّ قَالَ تَعَشَّ عِنْدِی! فَجِئْتُ فَتَعَشَّیْتُ عِنْدَهُ، قَالَ، فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْقَابِلَة لَمْ أَذْهَبْ إِلَیْه، فَأَرْسَلَ إِلَیَّ فَدَعَانِی مِنْ عِنْدِه، فَقَالَ مَا لَکَ لَمْ تَأْتِنِی الْبَارِحَةَ قَدْ شَفَقْتَ عَلَیَّ فَقُلْتُ لَمْ یَجِئْنِی رَسُولُکَ، قَالَ: فَأَنَا رَسُولُ نَفْسِی إِلَیْکَ مَا دُمْتَ مُقِیماً فِی هَذِه الْبَلْدَة، أَیُّ شَیْءٍ تَشْتَهِی مِنَ الطَّعَامِ قُلْتُ اللَّبَنَ، قَالَ، فَاشْتَرَی مِنْ أَجَلِی شَاةً لَبُوناً، قَالَ، فَقُلْتُ لَهُ عَلِّمْنِی دُعَاءً! قَالَ: اکْتُبْ؛ بِسْمِ اللّه الرَّحْمنِ الرَّحِیمِ، یَا مَنْ أَرْجُوهُ لِکُلِّ خَیْرٍ وَ آمَنُ سَخَطَهُ عِنْدَ کُلِّ عَثْرَة، یَا مَنْ یُعْطِی الْکَثِیرَ بِالْقَلِیلِ وَ یَا مَنْ أَعْطَی مَنْ سَأَلَهُ تَحَنُّناً مِنْهُ وَ رَحْمَةً، یَا مَنْ أَعْطَی مَنْ لَمْ یَسْأَلْهُ[۳۷] وَ لَمْ یَعْرِفْهُ صَلِّ عَلَی مُحَمَّد وَ أَهْلِ بَیْتِه، وَ أَعْطِنِی بِمَسْأَلَتِی إِیَّاکَ جَمِیعَ خَیْرِ الدُّنْیَا وَ جَمِیعِ خَیْرِ الْآخِرَة، فَإِنَّهُ غَیْرُ مَنْقُوصٍ لِمَا أَعْطَیْتَ وَ زِدْنِی مِنْ سَعَة فَضْلِکَ یَا کَرِیمُ، ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْه، فَقَالَ: یَا ذَا الْمَنِّ وَ الطَّوْلِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِکْرَامِ یَا ذَا النَّعْمَاءِ وَ الْجُودِ ارْحَمْ شَیْبَتِی مِنَ النَّارِ، ثُمَّ وَضَعَ یَدَهُ عَلَی لِحْیَتِه وَ لَمْ یَرْفَعْهَا إِلَّا وَ قَد امْتَلَأَ ظَهْرُ کَفِّه دُمُوعاً.

محمد بن شحام کا بیان ہے کہ امام صادقؑ نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو مجھے بلا بھیجا اور دعا دی اور فرمایا؛ تو کہاں سے ہے؟ میں نے عرض کی میں آپ کے موالیوں میں سے ہوں، آپ نے فرمایا: کونسے موالی؟ میں نے عرض کی میں کوفہ کا رہنے والا ہوں، آپ نے فرمایا؛ کوفہ میں تو

---

[۳۷] ۔ رجال الکشی، ص: ۳۷۰

کس کس کو جانتا ہے ؟ میں نے عرض کی بشیر نبال اور شجرہ کو، آپ نے پوچھا؛ وہ تیرے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں ؟ میں نے عرض کی ان کا میرے ساتھ سلوک بہت اچھا ہے ، فرمایا ؛ بہترین مسلمان وہ ہے جو اچھے تعلقات قائم رکھے اور مدد گار ہو اور دوسرے مسلمانوں کو نفع پہنچائے، میں نے کوئی رات نہیں گزاری کہ جس میں میرے مال میں خدا کے حق ہو جس کے متعلق وہ مجھ سے سوال کرے ، پھر فرمایا ؛ تمہارے ساتھ زاد راہ کیا ہے ؟ میں نے عرض کی ؛ میرے پاس دو درہم ہیں ،فرمایا مجھے دکھاو، میں آپ کے درہم لیکر حاضر ہوا تو آپ نے ان میں سے ۳۰ درہم اور دو دینار اضافہ فرمائے، پھر فرمایا؛ تمہارا شام کا کھان میرے پاس ہو گا، میں آیا اور آپ کے ساتھ شام کا کھانا کھایا، راوی کہتا ہے دوسری رات میں امام کے پاس نہیں گیا، تو آپ نے مجھے پیغام بھیجا اور مجھے اپنے پاس بلایا اور پوچھا تجھے کیا تھا کہ تو رات کو ہمارے پاس کھانے کے لیے نہیں آیا، مجھے تیرے متعلق بہت خطرات و شبہات پیدا ہوئے، میں نے عرض کی اس لیے کہ آپ کا پیغام لانے والا کا شام کو میرے پاس نہیں آیا تھا، آپ نے فرمایا ؛ ارے میں خود تجھے دعوت دے رہا ہوں کہ جب تک تو اس شہر میں ہے تو ضرور ہمارے پاس آئے گا، اور پوچھا کہ تو کونسا کھانا پسند کرتا ہے ؟ میں نے عرض کی دودھ، تو آپ نے میرے لیے دودھ دینے والی بکری خرید کی ،راوی کہتا ہے کہ میں نے نے عرض کی مجھے ایک جامع دعا تعلیم فرمائیں تو آپ نے فرمایا، لکھ؛ بِسْمِ اللّه الرَّحْمنِ الرَّحيم، يَا مَنْ أَرْجُوهُ لِكُلِّ خَيْرٍ وَ آمَنُ سَخَطَهُ عِنْدَ كُلِّ عَثْرَةٍ، يَا مَنْ يُعْطِي الْكَثِيرَ بِالْقَلِيلِ وَ يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ سَأَلَهُ تَحَنُّناً مِنْهُ وَ رَحْمَةً، يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ لَمْ يَسْأَلْهُ[۳۸] وَ لَمْ يَعْرِفْهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَ أَعْطِنِي بِمَسْأَلَتِي إِيَّاكَ جَمِيعَ خَيْرِ الدُّنْيَا وَ جَمِيعِ خَيْرِ الْآخِرَةِ، فَإِنَّهُ غَيْرُ مَنْقُوصٍ لِمَا أَعْطَيْتَ وَ زِدْنِي مِنْ سَعَةِ فَضْلِكَ يَا كَرِيمُ، پھر

---

[۳۸] ۔ رجال الکشی، ص: ۳۷۰۔

آپ نے ہاتھ بلند کیے اور فرمایا؛: يَا ذَا الْمَنِّ وَ الطَّوْلِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ يا ذَا النَّعْمَاءِ وَ الْجُودِ ارْحَمْ شَيْبَتِي مِنَ النَّارِ، پھر آپ نے اپنا ہاتھ ریش مبارک پر رکھا اور جب اٹھایا تو آپ کی ہتھیلی آنسوؤں سے ڈوب چکی تھی۔

عذافر کا بھائی عمر[۳۹]

۶۹۰ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی الْحُسَیْنُ بْنُ إِشْکِیبَ، عَنِ ابْنِ أُورَمَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّد، عَنْ حَبِیبِ الْخَثْعَمِیِّ، قَالَ، سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّه (ع) یَقُولُ وَ ذَکَرَ أَبَا الْخَطَّابِ فَقَالَ: اتَّقُوا الْکَذَّابِینَ، قَالَ وَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) إِنِّی أَرْسَلْتُ مَعَ عُمَرَ أَخِی عُذَافِرٍ لِأُمِّ فَرْوَةَ بِمُتْعَةٍ لَهَا عِنْدَکُمْ فَزَعَمَ أَنِّی اسْتَوْدَعْتُهُ عِلْماً.

حبیب خثعمی کا بیان ہے کہ امام صادقؑ نے ابو الخطاب کو دیا کیا تو فرمایا؛ جھوٹے لوگوں سے ڈرو اور فرمایا میں نے عذافر کے بھائی عمر کے ساتھ ام فروہ (اپنی والدہ گرامی) کے پاس زاد اور خرچ اخراجات بھیجے تو اس نے گمان کیا کہ میں نے اسے علم کا امین قرار دیا ہے۔

سکین نخعی[۴۰]

۶۹۱ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: کَتَبَ إِلَیَّ الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ، یَذْکُرُ عَنِ ابْنِ أَبِی عُمَیْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِیدِ، قَالَ حَجَجْتُ وَ سُکَیْنَ النَّخَعِیِّ فَتَعَبَّدَ وَ

---

[۳۹]۔ رجال الطوسی ۲۵۳. تنقیح المقال ۲: ۳۴۰. رجال ابن داود ۲۶۴. معجم رجال الحدیث ۱۳: ۹ و ۴۹. نقد الرجال ۲۵۳ و ۲۵۵. جامع الرواۃ ۱: ۶۳۰ و ۶۳۶ . مجمع الرجال ۴: ۲۵۴ و ۲۶۳. رجال النجاشی فی ترجمۃ محمد بن عذافر ۲۵۵. بہجۃ الامال ۵: ۶۱۲ (اس میں اس کا نام عمرو بن عیسی ہے). منہج المقال ۲۵۰. التحریر الطاووسی ۱۹۷. اتقان المقال ۳۳۲. الوجیزۃ ۴۳. رجال الانصاری ۱۳۳ و ۱۳۵.

[۴۰]۔ رجال البرقی: ۴۲ اِصحاب الصادق، رجال العلامۃ، القسم الاول: ۸۵ ن ۶ فرمایا: "روی الکشی حدیثا یصف فیہ تعبدہ (اور علامہ حلی نے سلیمان نخعی کے ترجمہ میں اس روایت کر سہواذ کر کیا ہے)". رجال الشیخ الطوسی: ۲۱۴ ن ۱۹۰ باب اِصحاب الصادق،

تَرَکَ النِّسَاءَ وَ الطِّيبَ وَ الثِّيَابَ وَ الطَّعَامَ الطَّيِّبَ وَ كَانَ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ دَنَا مِنْ أَبِي إِسْحَاقَ فَصَلَّى إِلَى جَانِبِهِ فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاکَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَکَ، عَنْ مَسَائِلَ قَالَ اذْهَبْ فَاكْتُبْهَا وَ أَرْسِلْ[41] بِهَا إِلَيَّ، فَكَتَبَ جُعِلْتُ فِدَاکَ رَجُلٌ دَخَلَهُ الْخَوْفُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَتَّى تَرَکَ النِّسَاءَ وَ الطَّعَامَ الطَّيِّبَ وَ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَ أَمَّا الثِّيَابَ فَشَکَّ فِيهَا، فَكَتَبَ أَمَّا قَوْلُکَ فِي تَرْکِ النِّسَاءِ: فَقَدْ عَلِمْتَ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ مِنَ النِّسَاءِ، وَ أَمَّا قَوْلُکَ فِي تَرْکِ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ: فَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) يَأْكُلُ اللَّحْمَ وَ الْعَسَلَ، وَ أَمَّا قَوْلُکَ إِنَّهُ دَخَلَهُ الْخَوْفُ حَتَّى لَا يَسْتَطِيعَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ: فَلْيُكْثِرْ مِنْ تِلَاوَةِ هَذِهِ الْآيَاتِ: الصَّابِرِينَ وَ الصَّادِقِينَ وَ الْقَانِتِينَ وَ الْمُنْفِقِينَ وَ الْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ[42].

ابراهیم بن عبدالحمید کا بیان ہے کہ میں نے اور سکین نخعی نے حج کیا وہ عابد ہو چکا تھا اور اس نے بیوی بچوں ، خوشبو، خوبصورت کپڑوں اور بہترین کھانوں کو ترک کر دیا تھا اور وہ مسجد میں آسمان کی طرف سر بلند نہیں کرتا تھا جب وہ مدینہ آیا تو وہ ابو اسحٰق (ظاہرا امام صادقؑ مراد ہیں) کے قریب ہو گیا اور اس کی ایک جانب اس نے نماز پڑھی تو اس نے کہا میں آپ پر قربان جاوں میں چند مسائل کے متعلق آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں ؟ انہوں نے کہا ؛ جاو اور لکھ کر میرے پاس بھیج دو تو اس نے کہا ؛ میں آپ پر قربان جاوں ، ایک شخص کے دل میں خوف خدا

رجال ابن داود ،القسم الاول: ۱۰۴ ن ۷۰۵، التحریر الطاووسی ، ص ۲۹۳ ن ۲۰۲، طرائف المقال ن ۴۲۴۵، معجم رجال الحدیث، ن ۵۲۷۲، اور یہ روایت الکافی ج ۵ باب حب النساء ۱، ح ۴ میں بھی موجود ہے۔

[41] ۔ رجال الکشی، ص: ۳۷۱

[42] ۔ آل عمران ۱۷۔

داخل ہو چکا ہے اور اس نے بیوی بچوں، خوشبو، اور بہترین کھانوں کو ترک کر دیا اور وہ مسجد میں آسمان کی طرف سر بلند نہیں کرتا اور وہ کپڑوں میں شک کرتا ہے تو آپ نے جواب دیا؛ تیرا یہ کہنا کہ وہ بیوی بچوں کو ترک کر رہا ہے تو تجھے یاد ہونا چاہیے کہ رسول اکرم نے (باوجود اپنے کمال خوف خدا کے) شادیاں کیں، تیرا یہ کہنا کہ بہترین کھانے وہ ترک کر رہا ہے تو یاد رکھ رسول اکرم گوشت اور شہد کھایا کرتے تھے اور تیرا یہ کہنا کہ خوف خدا کی وجہ سے وہ آسمان کی طرف سر نہیں اٹھا سکتا تو وہ ان آیات کی بکثرت تلاوت کرے [۴۳]؛ یہ لوگ صبر کرنے والے، راست باز، مشغول عبادت رہنے والے، خرچ کرنے والے اور سحر (کے اوقات) میں طلب مغفرت کرنے والے ہیں۔

---

[۴۳]۔ تمام مربوط آیات ملاحظہ ہوں؛ **قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ، الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ**؛ کہہ دیجیے: کیا میں تمہیں بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے نیز ان کے لیے پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی خوشنودی ہو گی اور اللہ بندوں پر خوب نگاہ رکھنے والا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: ہمارے رب! بلاشبہ ہم ایمان لائے، پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آتش جہنم سے بچا، یہ لوگ صبر کرنے والے، راست باز، مشغول عبادت رہنے والے، خرچ کرنے والے اور سحر (کے اوقات) میں طلب مغفرت کرنے والے ہیں (آل عمران ۱۵-۱۷)

عروہ قتّات

۶۹۲ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنی أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ الْكُنَاسِيِّ، قَالَ، قَالَ لِی أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) أَیُّ شَیْءٍ بَلَغَنی عَنْكُمْ قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ بَلَغَنی أَنَّكُمْ أَقْعَدْتُمْ قَاضِیاً بِالْكُنَاسَة، قَالَ، قُلْتُ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ذَاكَ رَجُلٌ یُقَالُ لَهُ عُرْوَةُ الْقَتَّاتُ، وَ هُوَ رَجُلٌ لَهُ حَظٌّ مِنْ عَقْلٍ، نَجْتَمِعُ عِنْدَهُ فَنَتَكَلَّمُ وَ نَتَسَاءَلُ ثُمَّ نَرُدُّ ذَلِكَ إِلَیْكُمْ، قَالَ لَا بَأْس.

احمد بن فضل کناسی کا بیان ہے کہ امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا؛ تمہاری طرف سے مجھے ایک خبر ملی ہے؟ میں نے عرض کی مولا وہ کیا ہے؟ فرمایا؛ مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے کناسہ میں ایک قاضی بٹھایا ہے، راوی کہتا ہے میں نے عرض کی؛ مولا، جی ہاں، میں آپ پر فدا ہوں، وہ ایک شخص ہے جسے عروہ قتات کہتے ہیں اور وہ ایک عقلمند انسان ہے ہم اس کے پاس جمع ہو کر گفتگو کرتے ہیں اور آپس میں سوال جواب کرتے ہیں پھر آخری فیصلہ آپ (اہل بیت) کی طرف پلٹا دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا؛اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حسین بن منذر [۴۴]

۶۹۳ حَمْدَوَیْهِ، قَالَ: حَدَّثَنی مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ أَبِی الْخَطَّاب، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ، قَالَ، كُنْتُ عِنْدَ أَبِی عَبْدِ اللَّه (ع) جَالِساً

[۴۴] ۔ رجال الطوسی ۱۱۵ و ۱۶۹. تنقیح المقال ۱: ۳۴۶. خاتمۃ المستدرک ۷۹۴. معجم رجال الحدیث ۶: ۹۵. جامع الرواۃ ۱: ۲۵۵. رجال الحلی ۵۰. نقد الرجال ۱۱۰. مجمع الرجال ۲: ۲۰۰. ہدایۃ المحدثین ۴۵. اعیان الشیعۃ: ۶: ۱۷۵. رجال النجاشی

فَقَالَ لِی مُعَتِّبٌ خَفِّفْ عَنْ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ! فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) دَعْهُ فَإِنَّهُ مِنْ فِرَاخِ الشِّیعَةِ.

حسین بن منذر کا بیان ہے کہ میں امام صادقؑ کے پاس بیٹھا تھا، معتب نے کہا؛اب امام صادقؑ کو کچھ استراحت کرنے دو، توامام نے فرمایا؛اسے رہنے دے، یہ ہمارے مخلص شیعوں میں سے ہے۔

حماد ناب اوراس کے بھائی جعفر اور حسین

۶۹۴ حَمْدَوَیْه، قَالَ: سَمِعْتُ أَشْیَاخِی یَذْکُرُونَ: أَنَّ حَمَّاداً وَ جَعْفَراً وَ الْحُسَیْنَ بَنِی عُثْمَانَ بْنِ زِیَادٍ الرَّوَّاسِیِّ، وَ حَمَّادٌ یُلَقَّبُ بِالنَّابِ، وَ کُلُّهُمْ فَاضِلُونَ خِیَارٌ ثِقَاتٌ. حَمَّادُ بْنُ عُثْمَانَ مَوْلَی غَنِیٍّ مَاتَ سَنَةَ تِسْعِینَ وَ مِائَةٍ بِالْکُوفَةِ.

حمدویہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اساتذہ سے سنا کہ حماد اور جعفر اور حسین یہ سب عثمان بن زیاد رواسی کے بیٹے ہیں اور حماد کا لقب ناب ہے، یہ تمام فاضل شخصیات بہترین انسان اور ثقہ و صادق راوی ہیں، حماد بن عثمان جو غنی کا ہم پیمان تھا کوفہ میں ۱۹۰ھ میں فوت ہوا۔

۲۲۸ (نجاشی نے ان کے چچازاد بھائی مومن طاق محمد بن علی بن نعمان میں انہیں ذکر کیا) . توضیح الاشتباہ ۱۳۲۳. بہجۃ الامال ۳: ۳۱۳. رجال ابن داود ۸۲. العندبیل ۱: ۲۰۳. منہج المقال ۱۱۷. جامع المقال ۶۳. التحریر الطاووسی ۷۷. اتقان المقال ۱۸۲. الوجیزۃ ۳۳.

قاسم بن عروہ [۴۵]

۶۹۵۔مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ الْخُوزِيِّ وَزِيرِ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ.

وہ ابوایوب خوزی [۴۶] کا ہم پیمان اور ابو جعفر منصور عباسی کا وزیر تھا۔

ابو مسروق اور اس کا بیٹا ہیثم [۴۷]

۶۹۶ حَمْدَوَيْهِ، قَالَ: لِأَبِي مَسْرُوقٍ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ الْهَيْثَمُ، سَمِعْتُ أَصْحَابِي يَذْكُرُونَهُمَا بِخَيْرٍ، كِلَاهُمَا فَاضِلَانِ. حمدویہ کہتے ہیں کہ ابو مسروق کا ایک بیٹا تھا جسے ہیثم کہتے ہیں میں نے اپنے اصحاب سے سنا کہ وہ ان دونوں کا ذکر خیر و خوبی سے کرتے تھے اور وہ دونوں فاضل شخصیات تھے۔

---

[۴۵] ۔ رجال النجاشی ۲ص۱۸۰ان ۸۵۶، رجال الطوسی ۲۷۶ن ۴۶، فہرست الطوسی ۱۵۳ان ۵۷۹، معالم العلماء ۹۲ن ۶۴۳، رجال ابن داود ۲۷۵ن ۱۱۹۱، نقد الرجال ۲۷۰ن ۱۵، مجمع الرجال ۵ص۴۶، جامع الرواۃ ۲ص۱۶، ہدایۃ المحدثین ۱۳۲، بہجۃ الآمال ۶ص۶۹، تنقیح المقال ۲ص۲۰ن ۹۵۶۹، الذریعۃ ۶ص۳۵۸ن ۲۱۷۴، معجم رجال الحدیث ۱۴ص۲۰ن ۹۵۰۲، قاموس الرجال ۷ص۳۶۰.

[۴۶] ۔ وہ سلیمان بن مخلد موریانی خوزیؒ، جس نے خالد بن برمک کے بعد منصور کی وزارت سنبھالی پھر منصور کی نیت بدل گئی اور اسے ۱۵۳ھ میں قید کردیا اور اسے سزا دی اور اس کے اموال چھین لیے، وہ ایک فصیح و بلیغ شخص تھا اصل میں اہواز کے ایک گاوں موریان کا رہنے والا تھا اور وہ ۱۵۴ھ کو فوت ہوا؛ الاَعلام: ۳ص۱۳۵. تاریخ ابن الاَثیر، ج۵: ص۴۶۹، ۴۷۳، ۵۰۵، ۵۳۵، ۵۳۸، ۶۰۹، ۶۱۲.

[۴۷] ۔ رجال النجاشی ۲ص۴۰۴ن ۱۱۷۶، رجال الطوسی ۱۴۰و۵۱۶ن ۲، فہرست الطوسی ۲۰۶ن ۷۸۷، معالم العلماء ۱۲۹ن ۸۶۸، رجال ابن داود ۳۶۹ن ۱۶۵۰، التحریر الطاووسی ۳۰۴ن ۴۵۱، رجال العلامۃ الحلی ۱۷۹ن ۳، نقد الرجال ۳۷۰، مجمع الرجال ۶ص۲۴۳، جامع الرواۃ ۲ص۳۱۸، وسائل الشیعۃ ۲۰ص۳۶۲ن ۱۲۴۰، الوجیزۃ ۱۶۹، ہدایۃ المحدثین ۱۶۰، بہجۃ الآمال ۷ص۲۰۹، تنقیح المقال ۳ص۳۰۵ن ۱۲۹۴۰، إعیان الشیعۃ ۱۰ص۲۷۳، الذریعۃ ۲۴ص۳۴۲ن ۱۸۳۱، معجم رجال الحدیث ۱۹ص۳۱۷ن ۱۳۳۸۲و۱۳۴۰۸، قاموس الرجال ۹ص۳۷۳.

عنبسہ بن بجاد عابد[48]

۶۹۷ حَمْدَوَيْه، قَالَ: سَمِعْتُ أَشْيَاخِي يَقُولُونَ عَنْبَسَةُ بْنُ بِجَادٍ كَانَ خَيِّراً فَاضِلًا.

حمدویہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اساتذہ سے سنا کہ عنبسہ بن بجاد عابد بہترین انسان اور فاضل شخصیت تھے۔

ذریح محاربی[49]

۶۹۸ رَوَى أَبُو سَعِيدٍ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا الْعُبَيْدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى وَ جَعْفَرُ بْنُ بَشِيرٍ جَمِيعاً، عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ مَا تَرَكَ اللَّهُ الْأَرْضَ بِغَيْرِ إِمَامٍ قَطُّ مُنْذُ قَبَضَ آدَمَ

---

[48]۔ رجال الطوسی ۱۳۰و۲۶۱. تنقیح المقال ۲: ۳۵۳. رجال النجاشی ۲۱۴. فہرست الطوسی ۱۲۰. معالم العلماء ۸۸. رجال ابن داود ۱۴۷. رجال الحلی ۱۲۹. معجم الثقات ۹۲. معجم رجال الحدیث ۱۳: ۱۶۰و۱۶۵. نقد الرجال ۲۵۹. رجال البرقی ۴۰. توضیح الاشتباہ ۲۴۰. جامع الرواۃ۱: ۶۴۶. ہدایۃ المحدثین ۱۲۵. الوجیزۃ ۳۴۳. مجمع الرجال ۴: ۲۹۳ و ۲۹۴. بہجۃ الآمال ۵: ۶۳۱. منہج المقال ۲۵۳. منتہی المقال ۲۳۵. التحریر الطاووسی ۲۰۷. جامع المقال ۸۳. ایضاح الاشتباہ ۶۶. نضد الایضاح ۲۴۶. وسائل الشیعۃ۲۰: ۲۸۶. روضۃ المتقین ۱۴: ۴۰۷. اتقان المقال ۱۰۶. رجال الأنصاری ۱۳۶.

[49]۔ رجال البرقی ۴۴، رجال النجاشی اص۵ ۷ ۳ن ۴۲۹، رجال الطوسی ۱۹۱ن ا، فہرست الطوسی ۹۵ن ۲۹۱، معالم العلماء ۴۹ن ۳۲۷، التحریر الطاووسی ۱۰۲ن ۱۵۰، رجال ابن داود ۱۴۹ن ۵۹۲، رجال العلامۃ الحلی ۷۰، نقد الرجال ۱۳۱، مجمع الرجال ۳ص ۴، نضد الایضاح ۱۳۶، جامع الرواۃ اص ۳۱۳، وسائل الشیعۃ ۲۰ص۱۹۱ ن ۴۶۸، الوجیزۃ ۱۵۲، مستدرک الوسائل ۳ص۵۹۵، بہجۃ الآمال ۴ص۱۲۷، تنقیح المقال اص۴۲۰ ن ۲۹۰۹، اعیان الشیعۃ ۶ص۴۳۰، الذریعۃ ۲ص۱۴۹ن ۵۷۲، العندبیل اص۲۷۰، الجامع فی الرجال اص۷۵۸، معجم رجال الحدیث ۷ص۱۵۰ن ۴۴۶۹ و ۴۴۷۰، قاموس الرجال ۴ص۸۸.

(ع) يُهْتَدَى بِهِ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى، وَ هُوَ الْحُجَّةُ عَلَى الْعِبَادِ، مَنْ تَرَكَهُ هَلَكَ وَ مَنْ لَزِمَهُ نَجَا حَقّاً عَلَى اللَّهِ تَعَالَى.

ذریح محاربی نے امام صادقؑ سے روایت کی کہ اللہ تعالی نے آدم سے لیکر آج تک کبھی زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا جس کے ذریعے خدا تعالی کی طرف سے ہدایت اور رہنمائی حاصل ہو اور وہ لوگوں پر اللہ کی حجت ہیں اور جس نے اسے چھوڑا ہلاک ہو گیا اور جس نے اس کا دامن تھام لیا وہ یقینا نجات پا گیا۔

۶۹۹ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ الْكِنَانِيِّ، عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ، قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) بِالْمَدِينَةِ مَا تَقُولُ فِي أَحَادِيثِ جَابِرٍ قَالَ تَلْقَانِي بِمَكَّةَ، قَالَ فَلَقِيتُهُ بِمَكَّةَ فَقَالَ تَلْقَانِي بِمِنًى، قَالَ فَلَقِيتُهُ بِمِنًى فَقَالَ لِي مَا تَصْنَعُ بِأَحَادِيثِ جَابِرٍ! الْهُ عَنْ أَحَادِيثِ جَابِرٍ فَإِنَّهَا إِذَا وَقَعَتْ إِلَى السَّفَلَةِ أَذَاعُوهَا. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبَلَةَ: فَأَحْسَبُ ذَرِيحاً سَفِلَةً.

ذریح محاربی کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ میں امام صادقؑ سے عرض کی ؛آپ جابر کی احادیث کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ؟فرمایا؛ مجھے مکہ میں ملنا، میں مکہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا توآپ نے فرمایا مجھے منی میں ملنا، تو میں منی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا توآپ نے فرمایا؛تم جابر کی احادیث کو کیا کرتے ہو،اس کی احادیث سے دور رہو کیونکہ جب وہ پست فطرت لوگوں کے پاس پہنچیں گی تو وہ انہیں نشر عام کر دیں گے ،عبداللہ بن جبلہ کہتا ہے ؛میرا خیال ہے کہ ذریح بھی کم عقل لوگوں میں سے تھا۔

۷۰۰ حَدَّثَنِي خَلَفُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ، قَالَ، قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (ع) جُعِلْتُ

فداکَ إِنَّهُ وَ اللَّه مَا یَلِجُ فِی صَدْرِی مِنْ أَمْرِکَ شَیْءٌ إِلَّا حَدِیثاً سَمِعْتُهُ مِنْ ذَرِیحٍ یَرْوِیهِ عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ (ع)، قَالَ لِی وَ مَا هُوَ قَالَ سَمِعْتُهُ یَقُولُ سَابِعُنَا قَائِمُنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ صَدَقْتَ وَ صَدَقَ ذَرِیحٌ وَ صَدَقَ أَبُو جَعْفَرٍ (ع)، فَازْدَدْتُ وَ اللَّه شَکّاً، ثُمَّ قَالَ یَا دَاوُدَ بْنَ أَبِی خَالِدٍ أَمَا وَ اللَّه لَوْ لَا أَنَّ مُوسَی، قَالَ لِلْعَالِمِ سَتَجِدُنِی إِنْ شاءَ اللّهُ صابِراً[50]، مَا سَأَلَهُ عَنْ شَیْءٍ، وَ کَذَلِکَ أَبُو جَعْفَرٍ(ع)[51] لَا أَنْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَکَانَ کَمَا قَالَ، قَالَ، فَقَطَعْتُ عَلَیْه.

داود رقی کا بیان ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے عرض کی کہ میں آپ پر قربان جاوں خدا کی قسم میرے دل میں آپ کے متعلق کچھ شبہ پیدا نہیں ہوتا مگر وہ حدیث جو میں نے ذریح سے سنی جو اس نے امام باقرؑ سے نقل کی ،آپ نے پوچھا وہ کیا ہے ؟ میں نے عرض کی ؛ وہ کہتا ہے کہ امام باقرؑ نے فرمایا ؛ ہمارا ساتواں ان شاء اللہ قائم ہو گا ،تو امام نے فرمایا ،تو نے سچ کہا اور ذریح نے بھی سچ کہا اور امام باقر سے بھی حق اور سچ بیان فرمایا ، راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم میرا شک اور زیادہ ہو گیا تو امام نے فرمایا ؛ اے داود بن ابو خالد ! خدا کی قسم اگر موسی نبیؑ نے عالم سے یہ نہ کہا ہوتا کہ ان شاء اللہ مجھے صابر پاو گے تو وہ ہر گز ان سے کوئی سوال نہ کرتے اور اسی طرح امام ابو جعفرؑ نے اگر ان شاء اللہ نہ کہا ہوتا تو ویسے ہوتا جیسے انہوں نے فرمایا ، راوی کہتا ہے تو مجھے کچھ سکون محسوس ہوا۔

---

[50] ۔ کہف ۶۹۔

[51] ۔ رجال الکشی، ص: ۳۷۴

شعیب کاتب کا بھائی مفضل بن مزید[۵۲]

۷۰۱ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُور، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْل، عَنْ مُحَمَّد بْنِ زِیَاد، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ مَزْیَد أَخِی شُعَیْب الْکَاتِب، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) انْظُرْ مَا أَصَبْتَ فَعُدْ بِهِ عَلَی إِخْوَانِکَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ یَقُولُ إِنَّ الْحَسَنات یُذْهِبْنَ السَّیِّئات(ھود۱۱۴)، قَالَ مُفَضَّلٌ: کُنْتُ خَلِیفَةَ أَخِی عَلَی الدِّیوَانِ، قَالَ وَ قَدْ قُلْتُ وَ قَدْ تَرَی مَکَانِی مِنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَمَا تَرَی! قَالَ لَوْ لَمْ تَکُنْ کُنْت [کَتَبْت].

شعیب کاتب کے بھائی مفضل بن مزید نے امام صادقؑ سے روایت کی فرمایا، جو منصب تجھے ملا ہے اس کا خیال رکھ اور اس کے ذریعے تو اپنے مومن بھائیوں کے لیے کام کر کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، مفضل کہتا ہے کہ میں دیوان پر اپنے بھائی کا جانشین تھا اور میں نے عرض کی مولا آپ تو میرے اس مقام کو ان لوگوں کے ساتھ دیکھ رہے ہیں تو آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا؛ اگر تم ایسے نہ ہوتا تو تو ان مومنین کے لیے کیسے لکھ سکتا تھا۔

---

[۵۲]۔ رجال الطوسی ۱۳۷. رجال البرقی ۳۴. اِضبط المقال ۵۴۰. جامع المقال ۹۰. منہج المقال ۳۴۳. منتہی المقال ۳۰۹. التحریر الطاووسی ۲۶۷. خاتمۃ المستدرک ۸۵۱. مجمع الرجال ۶: ۱۳۳. نقد الرجال ۳۵۲. معجم الثقات ۳۶۲. توضیح الاشتباہ ۲۸۶. رجال ابن داود ۱۹۲. ہدایۃ المحدثین ۱۵۰. رجال الحلی ۱۶۷. تنقیح المقال ۳: قسم المیم: ۲۴۳. معجم رجال الحدیث ۱۸: ۳۰۷ و ۳۰۹. جامع الرواۃ ۲: ۲۶۱. روضۃ المتقین ۱۴: ۴۵۹. اتقان المقال ۳۷۴. رجال الانصاری ۱۹۰. الوجیزۃ ۱۵۱. بہجۃ الامال ۷: ۸۲.

۷۰۲ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ حَدَّثَنِي- الْعَمْرَكِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ غَيْرِه، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخِي شُعَيْبِ الْكَاتِبِ، قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) وَ قَدْ أُمِرْتُ أَنْ أُخْرِجَ لِبَنِي هَاشِمٍ جَوَائِزَ فَلَمْ أَعْلَمْ إِلَّا وَ هُوَ عَلَى رَأْسِي وَ أَنَا مستخلي [مُسْتَخْلٍ فَوَثَبْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَمَّا أُمِرَ لَهُمْ فَنَاوَلْتُهُ الْكِتَابَ، قَالَ مَا أَرَى لِإِسْمَاعِيلَ هَاهُنَا شَيْئاً فَقُلْتُ هَذَا الَّذِي خَرَجَ إِلَيْنَا ثُمَّ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ تَرَى مَكَانِي مِنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ! فَقَالَ لِيَ انْظُرْ مَا أَصَبْتَ فَعُدْ بِهِ عَلَى أَصْحَابِكَ فَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَ عَلَا يَقُولُ؛ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ[۵۳].

شعیب کاتب کا بیان ہے کہ امام صادقؑ میرے پاس تشریف لائے جبکہ مجھے حکم دیا گیا تھا کہ میں بنی ہاشم میں عطیات تقسیم کروں، میں اکیلا تھا اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ میرے سر پہ کھڑے ہیں، جب مجھے معلوم ہوا تو میں جلدی سے آپ کی طرف گیا تو آپ نے مجھ سے پوچھا جو آپ کے لیے حکم دیا گیا تھا تو میں نے دفتر آپ کو دے دیا تو آپ نے فرمایا؛ یہاں اسماعیل کے لیے کچھ نہیں دیکھ رہا، میں نے عرض کی ؛ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے ، پھر میں نے عرض کی مولا میں آپ پر قربان جاوں آپ ان لوگوں کے ساتھ میرا یہ مقام دیکھ رہے ہیں ؟فرمایا جو تجھے ملا اس کا خیال رکھ اور اس کے ذریعے اپنے مومن ساتھیوں کے لیے کام کر کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا؛ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

[۵۳] رجال الکشی، ص: ۳۷۵

علی بن حماد ازدی

۷۰۳ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: عَلِیُّ بْنُ حَمَّادٍ مُتَّهَمٌ وَ هُوَ الَّذِی یَرْوِی کِتَابَ الْأَظِلَّةِ.

محمد بن مسعود نے کہا؛ علی بن حماد متہم ہے اور وہ (غالیوں کی) کتاب اظلّہ کی روایت کرتا ہے۔

سلیمان دیلمی

۷۰۴ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ، قَالَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: سُلَیْمَانُ الدَّیْلَمِیُّ مِنَ الْغُلَاةِ الْکِبَارِ.

محمد بن مسعود نے علی بن محمد سے نقل کیا کہ سلیمان دیلمی بڑے غالیوں میں سے ہے۔

امام صادقؑ کے اصحاب میں سے فقہاء کے نام

تَسْمِیَةُ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَصْحَابِ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع)۔

۷۰۵۔أَجْمَعَتِ الْعِصَابَةُ عَلَی تَصْحِیحِ مَا یَصِحُّ مِنْ هَؤُلَاءِ وَ تَصْدِیقِهِمْ لِمَا یَقُولُونَ، وَ أَقَرُّوا لَهُمْ بِالْفِقْهِ، مِنْ دُونِ أُولَئِکَ السِّتَّةِ الَّذِینَ عَدَدْنَاهُمْ وَ سَمَّیْنَاهُمْ، سِتَّةُ نَفَرٍ: جَمِیلُ بْنُ دَرَّاجٍ، وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْکَانَ، وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُکَیْرٍ، وَ حَمَّادُ بْنُ عِیسَی، وَ حَمَّادُ بْنُ عُثْمَانَ، وَ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالُوا وَ زَعَمَ أَبُو إِسْحَاقَ الْفَقِیهُ یَعْنِی ثَعْلَبَةَ بْنَ مَیْمُونٍ: أَنَّ أَفْقَهَ هَؤُلَاءِ جَمِیلُ بْنُ دَرَّاجٍ وَ هُمْ أَحْدَاثُ أَصْحَابِ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع).

گروہ شیعہ نے ان افراد کی روایت کے صحیح ہونے اور ان کے اقوال کی تصدیق اور ان کے فقیہ ہونے پر اتفاق اور اجماع کیا ہے یہ افراد ان کے علاوہ ہیں جن کو پہلے (ح۴۳۱) ذکر کیا گیا اور ان کے نام بیان ہوئے:

۱۔ جمیل بن درّاج، ۲۔ عبداللہ بن مسکان، ۳۔ عبداللہ بن بکیر، ۴۔ حماد بن عیسی، ۵۔ حماد بن عثمان، ۶۔ ابان بن عثمان، اور علماء نے کہا کہ ابواسحاق فقیہ یعنی ثعلبہ بن میمون نے گمان کیا کہ ان میں سب سے بڑے فقیہ جمیل بن دراج ہیں اور یہ امام صادقؑ کے اصحاب میں جو ان افراد ہیں (جن کو فقیہ و مجتہد ہونے کا شرف حاصل ہوا)۔

سورہ بن کلیب [۵۴]

۷۰۶ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِی الْحُسَیْنُ بْنُ إِشْکِیبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِیلَ الْمِیثَمِیِّ، عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ سَوْرَةَ بْنِ کُلَیْبٍ، قَالَ، قَالَ لِی زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ: یَا سَوْرَةُ کَیْفَ عَلِمْتُمْ أَنَّ صَاحِبَکُمْ عَلَى مَا تَذْکُرُونَهُ قَالَ، فَقُلْتُ لَهُ عَلَى الْخَبِیرِ سَقَطْتَ، قَالَ، فَقَالَ هَاتِ! فَقُلْتُ لَهُ کُنَّا نَأْتِی أَخَاکَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ (ع) نَسْأَلُهُ، فَیَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) وَ قَالَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ فِی کِتَابِهِ، حَتَّى مَضَى أَخُوکَ فَأَتَیْنَاکُمْ آلَ مُحَمَّدٍ وَ أَنْتَ فِیمَنْ أَتَیْنَا، فَتُخْبِرُونَّا بِبَعْضٍ وَ لَا تُخْبِرُونَّا بِکُلِّ الَّذِی نَسْأَلُکُمْ عَنْهُ. حَتَّى أَتَیْنَا ابْنَ أَخِیکَ

---

[۵۴]۔ سورہ بن کلیب بن معاویہ اسدی کوفی مراد ہے ؛رجال البرقی ۱۸ان ۹، رجال الطوسی ۱۲۵و۲۱۶ن۲۱و۱۳، التحریر الطاوسی ۸ ۱۴ان ۱۹۳، رجال ابن داود ۱۸۰ان ۷۲۹، معجم الثقات ۲۹۳. رجال العلامۃ الحلی ۸۵ن ۴، نقد الرجال ۱۶۴ان ۱، مجمع الرجال ۳ص ۱۷۵، جامع الرواۃ اص ۳۹۰، الوجیزۃ ۱۵۴، تنقیح المقال ۲ص ۱۷ن ۵۳۵۰، نقد الرجال ۱۶۴. توضیح الاشتباہ ۱۷۹. معجم رجال الحدیث ۸ص ۳۲۱ن ۵۵۹۳ (اس روایت کی سند مجھول ہونے اور دیگر منابع میں اس کی توثیق نہ ہونے کی وجہ سے اس کی وثاقت کا انکار کیا ہے)، قاموس الرجال ۵ص ۲۲. منتھی المقال ۱۵۸. منہج المقال ۱۷۶. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۱۳. روضۃ المتقین ۱۴: ۳۷۳.

جَعْفَراً فَقَالَ لَنا کَمَا قَالَ أُبوهُ- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) وَ قَالَ تَعالَى، فَتَبَسَّمَ وَ قَالَ: أَمَا وَ اللَّهِ إِنْ قُلْتَ هَذَا فَإِنَّ كُتُبَ عَلِيٍّ (ع) عِنْدَهُ.

سورہ بن کلیب کا بیان ہے کہ زید بن علی سجادؑ نے مجھ سے کہا؛اے سورہ ! تم نے کیسے جانا کہ تمہاراامام صادقؑ ان صفات کا حامل ہے جو تم فکر کرتے ہو؟ میں نے کہا؛ تونے ایک آگاہ شخص سے سوال کیا ہے ، زید نے کہا؛ بتاو، میں نے کہا؛ ہم امام باقرؑ کے پاس آتے تھے تو آپ فرماتے تھے ؛ رسول خداﷺ نے فرمایا، اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا،اب جب آپ کے برادر امام محمد باقر اس دنیا سے چلے گئے تو ہم آل محمد کے پاس آئے تم بھی ان میں سے تھے تو تم نے بعض سوالوں کے جواب دیئے اور بعض کے جواب نہیں دے سکے لیکن جب ہم امام صادق کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے اسی طرح جوابات دیے جس طرح امام باقر جواب دیا کرتے تھے ؛ رسول خداﷺ نے فرمایا، اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا تو زید مسکرائے اور کہنے لگے ؛ خدا کی قسم اس کی وجہ یہ ہے کہ امام علی بن ابی طالب کی کتابیں اور میراث امامت ان کے پاس ہے۔

معلیٰ بن خنیس[55]

۷۰۷ حَدَّثَنِی حَمْدَوَیْهِ بْنُ نُصَیْرٍ، قَالَ حَدَّثَنِی الْعُبَیْدِیُّ، عَنِ ابْنِ أَبِی عُمَیْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، قَالَ حَدَّثَنِی إِسْمَاعِیلُ بْنُ جَابِرٍ، قَالَ، كُنْتُ مَعَ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) مُجَاوِراً بِمَكَّةَ، فَقَالَ لِی یَا إِسْمَاعِیلُ اخْرُجْ حَتَّى تَأْتِیَ مُرَّةَ أَوْ عُسْفَانَ، فَسَلْ هَلْ حَدَثَ بِالْمَدِینَةِ حَدَثٌ، قَالَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتَیْتُ مُرَّةَ فَلَمْ أَلْقَ أَحَداً، ثُمَّ مَضَیْتُ حَتَّى أَتَیْتُ عُسْفَانَ فَلَمْ یَلْقَنِی أَحَدٌ، فَارْتَحَلْتُ مِنْ عُسْفَانَ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْهَا لَقِیَنِی عِیرٌ تَحْمِلُ زَیْتاً مِنْ عُسْفَانَ، فَقُلْتُ لَهُمْ هَلْ حَدَثَ بِالْمَدِینَةِ حَدَثٌ قَالُوا لَا، إِلَّا قَتْلُ هَذَا الْعِرَاقِیِّ الَّذِی یُقَالُ لَهُ الْمُعَلَّى بْنُ خُنَیْسٍ، قَالَ فَانْصَرَفْتُ إِلَى أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَلَمَّا رَءَانِی قَالَ: لِی یَا إِسْمَاعِیلُ قُتِلَ الْمُعَلَّى بْنُ خُنَیْسٍ فَقُلْتُ نَعَمْ، قَالَ، فَقَالَ أَمَا وَ اللَّهِ لَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

---

[55]۔ (امام صادقؑ کی تحریک کا پہلا شہید) رجال البرقی ۲۵، رجال النجاشی ۲ص ۳۶۳ن ۱۱۱۵، رجال الطوسی ۳۱۰ن ۴۹۷، فہرست الطوسی ۱۹۳ن ۷۳۲، التحریر الطاوسی ۲۸۱ن ۴۲۲، رجال ابن داود ۳۴۹ن ۱۵۴۸و ۵۱۶ن ۴۹۰، نقد الرجال ۳۴۹، مجمع الرجال ۶ص ۱۱۰، نضد الایضاح ۳۳۴، جامع الرواۃ ۲ص ۲۴۷، وسائل الشیعۃ ۲۰ص ۳۵۱، توضیح الاشتباہ ۲۸۴. سفینہ البحار ۲: ۲۵۵. معجم الثقات ۳۶۱. الکنی والالقاب ۲: ۳۰۷فی ترجمۃ السیرافی. الارشاد ۲۷۳. الاختصاص ۲۸و ۳۲۱و ۳۲۳. الخصال ۳۵۰. البحار ۴۷: ۳۴۲. منتہی المقال ۳۰۵. منہج المقال ۳۳۷. جامع المقال ۸۹. نضد الایضاح ۳۳۴. ایضاح الاشتباہ ۹۴. ہدایۃ المحدثین ۱۴۹، بہجۃ الآمال ۷ص ۴۷، تنقیح المقال ۳ص ۲۳۰ن ۱۱۹۹۴، الذریعۃ ۶ص ۳۶۷ن ۲۲۸۵، اِضبط المقال ۵۴۷. اتقان المقال ۳۶۴. الوجیزۃ ۱۵. شرح مشیخۃ الفقیہ ۶۷. رجال الانصاری ۱۸۷. بہجۃ الامال ۷: ۴۷. معجم رجال الحدیث ۱۸ص ۲۳۵ن ۱۲۴۹۵و ۱۲۴۹۶، قاموس الرجال ۹ص ۵۶. لسان المیزان ۶ص ۶۳ن ۳۴۵، طبقات ابن سعد ۵: ۳۲۵.

اسماعیل بن جابر کا بیان ہے کہ میں امام صادقؑ کے ساتھ مکہ میں موجود تھا، آپ نے فرمایا؛اے اسماعیل، مکہ سے باہر مرّہ (مکہ سے ایک مرحلہ دور) یا عسفان ((مکہ سے دو مرحلہ دور)) تک جاؤ اور وہاں مدینہ سے آنے والوں سے پوچھو کہ مدینہ میں کوئی حادثہ تو رونما نہیں ہوا، راوی کہتا ہے کہ میں مرہ پہ گیا مگر وہاں مجھے کوئی نہیں ملا پھر میں چلتے چلتے عسفان پہنچا مگر وہاں بھی مجھے کوئی نہیں ملا تو میں نے عسفان سے سفر شروع کر دیا ابھی میں اس سے نکلا ہی تھا کہ مجھے ایک قافلہ ملا جو عسفان سے زیتون کا تیل لاد کر آ رہا تھا میں نے ان سے کہا؛ کیا مدینہ میں کوئی حدثہ رونما تو نہیں ہوا؟ انہوں نے کہا نہیں، مگر اس عراقی کو جسے معلّٰی بن خنیس کہتے تھے قتل کر دیا گیا میں پلٹ کر امام کے پاس حاضر ہوا، جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا؛اے اسماعیل! کیا معلّٰی بن خنیس قتل ہو گیا! میں نے عرض کی؛ہاں مولا، فرمایا؛ خدا کی قسم! وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

۷۰۸ عَنِ ابْنِ أَبِی نَجْرَانَ، عَنْ حَمَّادٍ النَّابِ، عَنِ الْمِسْمَعِیِّ، قَالَ، لَمَّا أَخَذَ دَاوُدُ بْنُ عَلِیٍّ الْمُعَلَّی بْنَ خُنَیْسٍ حَبَسَهُ وَ أَرَادَ قَتْلَهُ، فَقَالَ لَهُ مُعَلَّی أَخْرِجْنِی إِلَی النَّاسِ فَإِنَّ لِی دَیْناً کَثِیراً وَ مَالًا حَتَّی أُشْهِدَ بِذَلِکَ فَأَخْرَجَهُ إِلَی السُّوقِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ قَالَ: یَا أَیُّهَا النَّاسُ أَنَا مُعَلَّی بْنُ خُنَیْسٍ فَمَنْ عَرَفَنِی فَقَدْ عَرَفَنِی، اشْهَدُوا أَنَّ مَا تَرَکْتُ مِنْ مَالٍ عَیْنٍ أَوْ دَیْنٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ عَبْدٍ أَوْ دَارٍ أَوْ قَلِیلٍ أَوْ کَثِیرٍ فَهُوَ لِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ، فَشَدَّ عَلَیْهِ صَاحِبُ شُرْطَةِ دَاوُدَ فَقَتَلَهُ، قَالَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِکَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) خَرَجَ یَجُرُّ ذَیْلَهُ حَتَّی دَخَلَ عَلَی دَاوُدَ بْنِ عَلِیٍّ، وَ إِسْمَاعِیلُ ابْنُهُ خَلْفَهُ، فَقَالَ یَا دَاوُدُ قَتَلْتَ مَوْلَایَ وَ أَخَذْتَ مَالِی! قَالَ مَا أَنَا قَتَلْتُهُ وَ لَا أَخَذْتُ مَالَکَ، قَالَ: وَ اللَّهِ لَأَدْعُوَنَّ اللَّهَ عَلَی مَنْ قَتَلَ مَوْلَایَ وَ أَخَذَ

مَالی! قَالَ مَا قَتَلْتُهُ وَ لَكِنْ قَتَلَهُ صَاحِبُ شُرْطَتِی، فَقَالَ بِإِذْنِكَ أَوْ بِغَيْرِ إِذْنِكَ قَالَ بِغَيْرِ إِذْنِی، قَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ شَأْنَكَ بِهِ! قَالَ، فَخَرَجَ إِسْمَاعِيلُ وَ السَّيْفُ مَعَهُ حَتَّى قَتَلَهُ فِی مَجْلِسِهِ.

مسمعی کا بیان ہے کہ جب داود بن علی (عباسی) نے معلیٰ بن خنیس کو قید کر دیا اور اس کے قتل کا ارادہ کیا تو معلیٰ نے اس سے کہا: مجھے کچھ دیر لوگوں کے پاس لے جا کیونکہ مجھ پر بہت قرض ہے اور میرے پاس کچھ مال بھی ہے تاکہ میں اس پر لوگوں کو گواہ بنالوں، تو وہ معلیٰ کو بازار میں لے گیا، جب لوگ جمع ہوگئے تو معلیٰ نے فرمایا؛ اے لوگو! میں معلیٰ بن خنیس ہوں جو مجھے جانتا ہے وہ مجھے جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ مجھے پہچان لے اور گواہ رہو کہ میرا تمام ترکہ ؛مال، قرض، کنیزیں، غلام، گھر، کم ہے یا زیادہ، سب کچھ امام صادقؑ کے لیے ہے تو اسی وقت داود کے سپاہی نے اسے باندھا اور اسے قتل کر دیا، جب امام صادقؑ کو اس کی خبر ملی تو آپ اس حال میں گھر سے نکلے کہ چادر زمین پہ گھسٹ رہی تھی اور داود کے پاس جا کر فرمایا جبکہ آپ کا بیٹا اسماعیل پیچھے تھا خدا کی قسم! جس شخص نے میرے موالی اور حبدار کو قتل کیا اور اس کا مال چھینا میں اس کے خلاف خدا سے بد دعا کروں گا تو داود نے کہا میں نے اسے قتل نہیں کیا بلکہ اسے میرے سپاہی نے قتل کیا تو آپ نے فرمایا؛ تیرے اذن سے یا تیری اجازت کے بغیر، تو اس نے کہا؛ میری اجازت کے بغیر، تو آپ نے فرمایا؛ اے اسماعیل، اس قاتل کا کام تمام کر دے تو اسماعیل نے تلوار لیکر اس قاتل کو اسی مجلس میں قتل کر دیا۔

قَالَ حَمَّادٌ: وَ أَخْبَرَنِی الْمِسْمَعِیُّ، عَنْ مُعَتِّبٍ، قَالَ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) لَيْلَتَهُ سَاجِداً وَ قَائِماً قَالَ، فَسَمِعْتُهُ فِی آخِرِ اللَّيْلِ وَ هُوَ سَاجِدٌ يُنَادِی[۵۶]:اللَّهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ بِقُوَّتِكَ الْقَوِيَّةِ وَ بِمَحَالِّكَ الشَّدِيدِ وَ بِعِزَّتِكَ الَّتِی خَلْقُكَ لَهَا ذَلِيلٌ

[۵۶] رجال الکشی، ص: ۳۷۸

أَنْ تُصَلِّیَ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَأْخُذَهُ السَّاعَةَ، قَالَ، فَوَ اللَّهِ مَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ سُجُودِهِ حَتَّی سَمِعْنَا الصَّائِحَةَ فَقَالُوا مَاتَ دَاوُدُ بْنُ عَلِیٍّ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) إِنِّی دَعَوْتُ اللَّهَ عَلَیْهِ بِدَعْوَةٍ بَعَثَ اللَّهُ إِلَیْهِ مَلَکاً فَضَرَبَ رَأْسَهُ بِمِرْزَبَةٍ انْشَقَّتْ مِنْهَا مَثَانَتُهُ.

حماد کا بیان ہے کہ مسمعی نے مجھے معتب سے خبر دی کہ رات کو امام صادقؑ مسلسل سجدے اور نماز کے قیام میں مصروف رہے میں نے آپ کو رات کے آخری حصے میں سجدے میں یہ دعا کرتے سنا؛ خدایا، میں تیری قوی قدرت، شدید گرفت اور اس عزت کے واسطے سوال کرتا ہوں جس کے سامنے تیری پوری مخلوق عاجز ہے محمد وآل محمدؐ پر درود بھیج اور اس ظالم کو ابھی گرفت کر، راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم ابھی آپ نے سجدے سے سر نہیں اٹھائے تھے کہ ہم نے رونے کی آوازیں سنیں وہ کہہ رہے تھے داود بن علی (عباسی) مر گیا، تو امام صادقؑ نے فرمایا میں نے اس کے خلاف بد دعا کی تو اللہ تعالی نے اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا جس نے اس کے سر میں ایک گرز مارا جس سے اس کا مثانہ پھٹ گیا۔

۷۰۹ إِبْرَاهِیمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْخُتَّلِیُّ، قَالَ حَدَّثَنِی أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِیسَ الْقُمِّیُّ الْمُعَلِّمُ قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ یَحْیَی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَیْنِ، عَنْ مُوسَی بْنِ سَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ حَفْصٍ الْأَبْیَضِ التَّمَّارِ، قَالَ دَخَلْتُ عَلَی أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) أَیَّامَ طَلَبِ الْمُعَلَّی بْنِ خُنَیْسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالَ لِی یَا حَفْصُ إِنِّی أَمَرْتُ الْمُعَلَّی فَخَالَفَنِی فَابْتُلِیَ بِالْحَدِیدِ إِنِّی نَظَرْتُ إِلَیْهِ یَوْماً وَ هُوَ کَئِیبٌ حَزِینٌ فَقُلْتُ یَا مُعَلَّی کَأَنَّکَ ذَکَرْتَ أَهْلَکَ وَ عِیَالَکَ! قَالَ أَجَلْ قُلْتُ ادْنُ مِنِّی! فَدَنَی مِنِّی فَمَسَحْتُ وَجْهَهُ فَقُلْتُ أَیْنَ تَرَاکَ فَقَالَ أَرَانِی فِی

أَهْلِ بَيْتِي وَ هُوَ ذَا زَوْجَتِي وَ هَذَا وَلَدِي فَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَمَلَّأَ مِنْهُمْ وَ اسْتَتَرْتُ مِنْهُمْ حَتَّى نَالَ مَا يَنَالُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ قُلْتُ ادْنُ مِنِّي! فَدَنَى مِنِّي فَمَسَحْتُ وَجْهَهُ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرَاكَ فَقَالَ أَرَانِي مَعَكَ فِي الْمَدِينَةِ، قَالَ قُلْتُ يَا مُعَلَّى إِنَّ لَنَا حَدِيثاً مَنْ حَفِظَهُ عَلَيْنَا حَفِظَ اللَّهُ عَلَيْهِ دِينَهُ وَ دُنْيَاهُ يَا مُعَلَّى لَا تَكُونُوا أُسَرَاءَ فِي أَيْدِي النَّاسِ بِحَدِيثِنَا إِنْ شَاءُوا مَنُّوا عَلَيْكُمْ وَ إِنْ شَاءُوا قَتَلُوكُمْ يَا مُعَلَّى إِنَّهُ مَنْ كَتَمَ الصَّعْبَ مِنْ حَدِيثِنَا جَعَلَهُ اللَّهُ نُوراً بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ زَوَّدَهُ الْقُوَّةَ فِي النَّاسِ وَ مَنْ أَذَاعَ الصَّعْبَ مِنْ حَدِيثِنَا لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعَضَّهُ السِّلَاحُ أَوْ يَمُوتَ بِخَبَلٍ يَا مُعَلَّى أَنْتَ مَقْتُولٌ فَاسْتَعِدَّ.

حفص ابیض تمار کا بیان ہے کہ میں ان دنوں امام صادقؑ کے پاس حاضر تھا جن دنوں معلیٰ بن خنیس کو قتل کیا گیا آپ نے فرمایا اے حفص! میں نے معلیٰ کو حکم دیا اس نے میری مخالفت کی اور اس نے تلوار کا مزہ چکھ لیا، ایک دن میں نے اسے دیکھا کہ وہ بہت غمگیں اور دکھی تھا میں نے کہا اے معلیٰ گویا آج تجھے اپنے اہل و عیال کی یاد آ رہی ہے اس نے کہا؛ ہاں مولا، میں نے کہا میرے قریب آ، وہ میرے پاس آیا، میں نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور کہا تو اپنے آپ کو کہاں دیکھتا ہے؟ اس نے جواب دیا؛ میں اپنے اہل خانہ میں ہوں، یہ میری زوجہ ہے اور یہ میرے بیٹے ہیں، میں نے اسے وہیں چھوڑ دیا تا کہ جی بھر لے اور میں اس سے اوجھل ہو گیا یہاں تک کہ اس نے وہ تمام خوشی حاصل کی جو ایک شخص اپنے اہل خانہ سے حاصل کرتا ہے پھر میں نے کہا؛ میرے قریب آ، وہ میرے قریب آیا میں نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا؛ اب تو کہاں ہے؟ تو اس نے کہا؛ میں آپ کے ساتھ مدینہ میں ہوں، تو میں نے کہا؛ اے معلیٰ! جو شخص ہماری حدیثوں کی حفاظت کرے گا خدا اس کے دین و دنیا کی حفاظت کرے گا ،اے معلیٰ ہماری حدیثیں بیان کر کے لوگوں کے ہاتھوں گرفتار نہ ہو جاو کہ اگر وہ چاہیں تو تم پر

احسان کر کے چھوڑ دیں اور اگر چاہیں تو تم پر کفر کے فتوے لگا کر تمہیں قتل کر دیں، اے معلیٰ جو ہماری مشکل حدیثوں کو چھپائے گا خدا اس کی آنکھوں میں نور قرار دے گا اور لوگوں میں اسے قوت عطا کرے گا اور جس نے ہماری مشکل معانی کی احادیث کو فاش کیا تو وہ یا تلوار کا شکار ہو گا یا وہ اعضاء کی موذی بیماریوں جیسے فالج وغیرہ کی موت مرے گا، اے معلیٰ تو قتل ہو گا، تو اس کی تیاری کر لے۔

۷۱۰ حَمْدَوَيْه، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى. وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنَا جِبْرِيلُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيد، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ، قَالَ، قَالَ دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ لِأَبِي عَبْدِ اللَّه (ع) مَا أَنَا قَتَلْتُهُ يَعْنِي مُعَلَّى قَالَ: فَمَنْ قَتَلَهُ قَالَ السِّيرَافِيُّ وَ كَانَ صَاحِبَ شُرْطَتِه، قَالَ أَقِدْنَا مِنْهُ! قَالَ قَدْ أَقَدْتُكَ، قَالَ فَلَمَّا أُخِذَ السِّيرَافِيُّ وَ قُدِّمَ لِيُقْتَلَ: جَعَلَ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ يَأْمُرُونِّي بِقَتْلِ النَّاسِ فَأَقْتُلُهُمْ لَهُمْ ثُمَّ يَقْتُلُونِّي، فَقُتِلَ السِّيرَافِيُّ.

ولید بن صبیح نے نقل کیا کہ داود بن علی نے امام صادقؑ سے کہا؛ میں نے معلیٰ کو قتل نہیں کیا تو آپ نے فرمایا، اسے کس نے قتل کیا ہے؟ اس نے کہا پولیس کے افسر سیرافی نے، تو امام نے فرمایا؛ ہم اس سے قصاص لیں گے تو اس نے کہا آپ اس سے قصاص لے سکتے ہیں، تو سیرافی کو گرفتار کر کے قتل کے لیے لایا جارہا تھا تو وہ کہہ رہا تھا؛ اے مسلمانوں کا گروہ! مجھے خود ہی لوگوں کے قتل کا حکم دیتے ہو پھر جب میں نے اس کو قتل کیا تو مجھے قتل کرتے ہیں تو سیرافی کو قتل کر دیا گیا۔

۷۱۱ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ الْفَضْلُ، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيد، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ، قَدِمَ أَبُو إِسْحَاقَ (ع) مِنْ مَكَّةَ، فَذُكِرَ لَهُ قَتْلُ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ: قَالَ، فَقَامَ مُغْضَباً يَجُرُّ ثَوْبَه، فَقَالَ لَهُ

إِسْمَاعِيلُ ابْنُهُ يَا أَبَتِ أَيْنَ تَذْهَبُ قَالَ لَوْ كَانَتْ نَازِلَةٌ لَأَقْدَمْتُ عَلَيْهَا، فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، فَقَالَ لَهُ: يَا دَاوُدُ لَقَدْ أَتَيْتَ ذَنْباً لَا يَغْفِرُهُ اللَّهُ لَكَ، قَالَ وَ مَا ذَاكَ الذَّنْبُ قَالَ قَتَلْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَقَالَ لَهُ دَاوُدُ وَ أَنْتَ قَدْ أَتَيْتَ ذَنْباً لَا يَغْفِرُهُ اللَّهُ لَكَ! قَالَ وَ مَا ذَاكَ الذَّنْبُ قَالَ زَوَّجْتَ ابْنَتَكَ فُلَاناً الْأُمَوِيَّ، قَالَ: إِنْ كُنْتُ زَوَّجْتُ فُلَاناً الْأُمَوِيَّ فَقَدْ زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) عُثْمَانَ، وَ لِي بِرَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ، قَالَ مَا أَنَا قَتَلْتُهُ، قَالَ: فَمَنْ قَتَلَهُ قَالَ قَتَلَهُ السِّيرَافِيُّ، قَالَ فَأَقِدْنَا مِنْهُ! قَالَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ غَدَا إِلَى السِّيرَافِيِّ فَأَخَذَهُ فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَ يَصِيحُ: يَا عِبَادَ اللَّهِ يَأْمُرُونِّي أَنْ أَقْتُلَ لَهُمُ النَّاسَ وَ يَقْتُلُونِّي.[57]

اسماعیل بن جابر کا بیان ہے کہ امام ابو اسحاق (امام صادقؑ) مکہ سے تشریف لائے تو آپ کو معلیٰ بن خنیس کا قتل یاد دلایا گیا تو آپ غیظ و غضب سے کھڑے ہوئے جبکہ آپ کے پیراہن زمین پہ گھسٹ رہے تھے تو آپ کے بیٹے اسماعیل نے عرض کی اے میرے بابا جان! کہاں جا رہے ہیں؟ فرمایا آج جو بھی مصیبت آئے میں اس کا سامنا کروں گا، آپ داود بن علی عباسی کے پاس گئے اور فرمایا اے داود تو نے ایک ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جو خدا تجھے کبھی نہیں بخشے گا، تو اس نے کہا وہ کونسا گناہ ہے؟ امام نے فرمایا؛ تو نے ایک جنتی شخص کو قتل کیا ہے، پھر ایک گھڑی رکے اور فرمایا ان شاء اللہ، تو داود نے کہا آپ بھی ایک ایسا گناہ کر چکے جو خدا آپکو نہیں بخشے گا۔
آپ نے فرمایا؛ وہ کونسا گناہ ہے؟
اس نے کہا آپ نے اپنی بیٹی کی شادی فلاں اموی سے کی ہے؟

[57] ۔ رجال الکشی، ص: ۳۸۰۔

امام نے فرمایا؛ اگر میں نے اپنی بیٹی کی شادی فلاں اموی سے کی ہے تو رسول اکرم ص نے بھی اپنی بیٹی کی شادی عثمان سے کی تھی اور میرے لیے رسول اکرم ص کا کردار نمونہ ہے تو اس نے کہا میں نے معلیٰ کو قتل نہیں کیا تو آپ نے فرمایا؛ اسے کس نے قتل کیا اس نے کہا سیرافی نے اسے قتل کیا، تو آپ نے فرمایا ہم اس سے قصاص لیں گے، دوسرے دن سیرافی کو پکڑ کر قتل کر دیا جبکہ وہ چیخ رہا تھا اے بندگان خدا! انہوں نے مجھے خود حکم دیا کہ میں ان کے لیے لوگوں کو قتل کروں اور وہ مجھے قتل کر رہے ہیں۔

۷۱۲ أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّلُولِيُّ الْمَعْرُوفُ بِشَقْرَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْقُمِّيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ الْجُعْفِيِّ قَالَ، دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) يَوْمَ صُلِبَ فِيهِ الْمُعَلَّى، فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَ لَا تَرَى هَذَا الْخَطْبَ الْجَلِيلَ الَّذِي نَزَلَ بِالشِّيعَةِ فِي هَذَا الْيَوْمِ! قَالَ وَ مَا هُوَ قُلْتُ مُعَلَّى بْنُ خُنَيْسٍ، قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ مُعَلًّى قَدْ كُنْتُ أَتَوَقَّعُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ أَذَاعَ سِرَّنَا، وَ لَيْسَ النَّاصِبُ لَنَا حَرْباً بِأَعْظَمَ مَؤُنَةً عَلَيْنَا مِنَ الْمُذِيعِ عَلَيْنَا سِرَّنَا، فَمَنْ أَذَاعَ سِرَّنَا إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ لَمْ يُفَارِقِ الدُّنْيَا حَتَّى يَعَضَّهُ السِّلَاحُ أَوْ يَمُوتَ بِخَبَلٍ.

مفضل بن عمر جعفی کا بیان ہے کہ میں اس دن امام صادقؑ کے پاس تھا جس دن معلیٰ کو قتل کیا گیا میں نے عرض کی؛ اے فرزند رسول! کیا آپ اس عظیم مصیبت کو دیکھتے ہیں جو آج شیعوں پہ نازل ہوئی، فرمایا؛ وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی؛ معلیٰ بن خنیس قتل ہو گیا۔

آپ نے فرمایا؛ خدا تعالی معلیٰ پر رحم فرمائے مجھے یہی حالات نظر آ رہے تھے کیونکہ اس نے ہمارے راز کو افشاء کیا اور ہم سے جنگ کرنے والا ناصبی ہمارے راز کو فاش کرنے والے سے

زیادہ خطرناک ہے تو جس نے ہمارے راز کو نااہل کے سامنے فاش کیا وہ دنیا سے نہیں جائے گا جب تک تلوار کا مزہ نہ چکھ لے اور عقل کو فاسد کرنے والی بیماریوں میں مبتلا نہ ہو۔

۷۱۳ وَجَدْتُ بِخَطِّ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَدَ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، وَ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) يَقُولُ، وَ جَرَى ذِكْرُ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اكْتُمْ عَلَيَّ مَا أَقُولُ لَكَ فِي الْمُعَلَّى، قُلْتُ أَفْعَلُ، فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ مَا كَانَ يَنَالُ دَرَجَتَنَا إِلَّا بِمَا يَنَالُ مِنْهُ دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ، قُلْتُ وَ مَا الَّذِي يُصِيبُهُ مِنْ دَاوُدَ قَالَ يَدْعُو بِهِ فَيَأْمُرُ بِهِ فَيَضْرِبُ عُنُقَهُ وَ يُصَلِّبُهُ، قُلْتُ إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، قَالَ ذَاكَ قَابِلٌ، قَالَ، فَلَمَّا كَانَ قَابِلٌ، وُلِّيَ الْمَدِينَةَ فَقَصَدَ قَصْدَ الْمُعَلَّى فَدَعَاهُ وَ سَأَلَهُ عَنْ شِيعَةِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، وَ أَنْ يَكْتُبَهُمْ لَهُ، فَقَالَ مَا أَعْرِفُ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) أَحَداً، وَ إِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ أَخْتَلِفُ فِي حَوَائِجِهِ وَ مَا أَعْرِفُ لَهُ صَاحِباً، فَقَالَ تَكْتُمُنِي أَمَا إِنَّكَ إِنْ كَتَمْتَنِي قَتَلْتُكَ! فَقَالَ لَهُ الْمُعَلَّى بِالْقَتْلِ تُهَدِّدُنِي وَ اللَّهِ لَوْ كَانُوا تَحْتَ قَدَمَيَّ مَا رَفَعْتُ قَدَمَيَّ عَنْهُمْ، وَ إِنْ أَنْتَ قَتَلْتَنِي لَتُسْعِدُنِي وَ أُشْقِيكَ، فَكَانَ كَمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُ قَلِيلًا وَ لَا كَثِيراً.

ابو بصیر کا بیان ہے کہ معلیٰ بن خنیس کا ذکر ہوا تو امام صادقؑ نے فرمایا جو بات میں تمہیں معلیٰ کے متعلق بتا رہا ہوں اسے میرے لیے چھپانا، میں نے عرض کی میں ایسا ہی کروں گا، فرمایا؛ وہ ہمارے درجے کو نہیں پا سکتا تھا مگر اس امر کے ذریعے جو داود بن علی عباسی اس پر مصیبت ڈھائے گا، راوی کہتا ہے میں نے عرض کی وہ کونسی مصیبت اس پر لائے گا، فرمایا؛ وہ اسے بلا کر

اس کی گردن کٹوادے گا اور اسے سولی پہ چڑھادے گا میں نے کلمہ استرجاع (إِنّا لِلّهِ وَ إِنّا إِلَيْهِ راجِعُونَ) پڑھا۔

آپ نے فرمایا؛ یہ اگلے سال ہو گا۔

راوی کہتا ہے: اگلے سال داود مدینہ کا والی بنا تو اس نے معلیٰ کو گرفتار کرایا اور اسے کہا ؛ابو عبداللہ (جعفر صادق) کے شیعوں کے نام بتاوں اور ان کے نام لکھ کر دو، تو معلیٰ نے کہا میں امام صادق کے اصحاب کو نہیں جانتا، میں تو ایک غریب الوطن اور مسافر ہوں اپنی ضروریات زندگی کے پیچھے دوڑتا پھرتا ہوں میں ان کے اصحاب کو ہرگز نہیں جانتا، تو اس نے کہا تو انہیں مجھ سے چھپارہا ہے یاد رکھ اگر تو نے انہیں مجھ سے چھپایا تو میں تجھے قتل کردوں گا، تو معلیٰ نے سینہ تان کر کہا ؛ تو مجھے قتل کی دھمکیاں دیتا ہے خدا کی قسم اگر وہ میری پناہ میں ہوتے تو میں ہرگز انہیں تیرے حوالے نہ کرتا اور اگر تو نے مجھے قتل کیا تو میں نیک بخت ہو جاوں گا اور تم ہمیشہ کے لیے شقی و بدبخت ہو جائے گا تو جس طرح امام صادق نے فرمایا تھا ایک رائی کا فرق بھی نہیں آیا اور انہیں قتل کر دیا گیا۔

۷۱۴ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ، دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَقَالَ لِي: يَا إِسْمَاعِيلُ قُتِلَ الْمُعَلَّى قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ أَمَا وَ اللَّهِ لَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

اسماعیل بن جابر کا بیان ہے کہ میں امام صادقؑ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا ؛ اے اسماعیل ! معلیٰ قتل ہو گیا ؟ میں نے عرض کی ؛ ہاں مولا، فرمایا خدا کی قسم وہ جنت داخل ہو گیا۔

۷۱۵ أبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا[۵۸]،قَالَ، كَانَ الْمُعَلَّى بْنُ خُنَيْسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْعِيدِ خَرَجَ إِلَى الصَّحْرَاءِ شَعِثاً مُغْبَرّاً فِي زِيٍّ مَلْهُوفٍ، فَإِذَا صَعِدَ الْخَطِيبُ الْمِنْبَرَ مَدَّ يَدَهُ نَحْوَ السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَذَا مَقَامُ خُلَفَائِكَ وَ أَصْفِيَائِكَ، وَ مَوْضِعُ أُمَنَائِكَ الَّذِينَ خَصَصْتَهُمْ بِهَا ابْتَزُّوهَا، وَ أَنْتَ الْمُقَدِّرُ لِمَا تَشَاءُ لَا يُغْلَبُ قَضَاؤُكَ، وَ لَا يُجَاوَزُ الْمَحْتُومُ مِنْ تَدْبِيرِكَ كَيْفَ شِئْتَ وَ أَنَّى شِئْتَ، عِلْمُكَ فِي إِرَادَتِكَ كَعِلْمِكَ فِي خَلْقِكَ، حَتَّى عَادَ صَفْوَتُكَ وَ خُلَفَاؤُكَ مَغْلُوبِينَ مَقْهُورِينَ مُسْتَتِرِينَ، يَرَوْنَ حُكْمَكَ مُبَدَّلًا وَ كِتَابَكَ مَنْبُوذاً، وَ فَرَائِضَكَ مُحَرَّفَةً عَنْ جِهَاتِ شَرَائِعِكَ، وَ سُنَنَ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ مَتْرُوكَةً، اللَّهُمَّ الْعَنْ أَعْدَاءَهُمْ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ الْغَادِينَ وَ الرَّائِحِينَ وَ الْمَاضِينَ وَ الْغَابِرِينَ، اللَّهُمَّ وَ الْعَنْ جَبَابِرَةَ زَمَانِنَا وَ أَشْيَاعَهُمْ وَ أَتْبَاعَهُمْ وَ أَحْزَابَهُمْ وَ أَعْوَانَهُمْ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

بعض شیعہ نے نقل کیا کہ معلیٰ بن خنیس عید کے دن غمگیں ہو کر بکھرے بالوں اور مٹی و خاک میں غلطاں ہو کر صحراء کی طرف نکل گئے جب خطیب منبر پر بیٹھا تو انہوں نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیے اور کہا؛ خدایا یہ تیرے خلفاء اور اوصیاء اور تیرے امین بندوں کا مقام ہے جسے انہوں نے جبرا چھین لیا ہے تو جو چاہتا ہے اس پر قادر ہے، تیری قضاء و فیصلے سے کوئی چیز خارج نہیں اور تیری تدبیر کے فیصلے ہیں، جیسا تو چاہتا ہے جہاں چاہتا ہے تیرے ارادے میں ویسا علم ہے جیسا تیرا علم اپنی مخلوق کے بارے میں ہے، یہاں تیرے خلفاء اور چنے ہوئے بندے مغلوب و مقہور اور چھپے ہوئے ہیں اور وہ تیرے حکم کو بدلتا ہوا اور تیری کتاب کو پس

---

[۵۸] ۔ رجال الکشی، ص: ۳۸۲

پشت دیکھ رہے ہیں، تیرے فرائض کو تیرے قانون سے تحریف شدہ اور تیرے نبی کی سنتوں کو ترک ہوتا دیکھ رہے ہیں خدایا ان کے دشمنوں پر لعنت کر، چاہے وہ اولین میں سے ہو یا بعد والوں میں سے ہو چاہے وہ گزر گیا ہو یا آنے والوں میں سے ہو، خدایا ہمارے زمانے میں ظالم و جابر اران کے پیروکار مددگار اور ان کے لشکر پر لعنت فرما تو ہر چیز پر قادر ہے۔

عبداللہ بن مسکان[59] اور حریز بن عبداللہ سجستانی

۷۱۶ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ نُصَیْرٍ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی، عَنْ یُونُسَ، قَالَ، لَمْ یَسْمَعْ حَرِیزُ بْنُ عَبْدِ اللَّه مِنْ أَبِی عَبْدِ اللَّه (ع) إِلَّاحَدِیثاً أَوْ حَدِیثَیْنِ، وَ کَذَلِکَ عَبْدُ اللَّه بْنُ مُسْکَانَ لَمْ یَسْمَعْ إِلَّا حَدِیثَهُ: مَنْ أَدْرَکَ الْمَشْعَرَ فَقَدْ أَدْرَکَ الْحَجَّ، وَ کَانَ مِنْ أَرْوَی أَصْحَابِ أَبِی عَبْدِ اللَّه (ع)، وَ کَانَ أَصْحَابُنَا یَقُولُونَ: مَنْ أَدْرَکَ الْمَشْعَرَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَکَ الْحَجَّ، فَحَدَّثَنِی ابْنُ أَبِی عُمَیْرٍ، وَ أَحْسَبُهُ أَنَّهُ رَوَاهُ لَهُ: مَنْ أَدْرَکَهُ قَبْلَ الزَّوَالِ مِنْ یَوْمِ النَّحْرِ فَقَدْ أَدْرَکَ الْحَجَّ وَ زَعَمَ یُونُسُ أَنَّ ابْنَ مُسْکَانَ سَرَّحَ بِمَسَائِلَ إِلَی أَبِی عَبْدِ اللَّه (ع) یَسْأَلُهُ عَنْهَا وَ أَجَابَهُ عَلَیْهَا، مِنْ ذَلِکَ مَا خَرَجَ إِلَیْهِ مَعَ إِبْرَاهِیمَ بْنِ مَیْمُونٍ. کَتَبَ إِلَیْهِ یَسْأَلُهُ عَنْ خَصِیٍّ دَلَّسَ نَفْسَهُ عَلَی امْرَأَةٍ قَالَ یُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا

---

[59]۔ رجال الطوسی ۲۶۴. تنقیح المقال ۲: ۲۱۶ و ۳: باب الکنی ۴۴. رجال النجاشی ۱۴۸. معالم العلماء ۷۴. رجال ابن داود ۱۲۴. رجال الحلی ۱۰۶. معجم الثقات ۷۵. معجم رجال الحدیث ۱۰: ۳۲۴ و ۲۳: ۳۱. نقد الرجال ۲۰۷ و ۴۰۵. رجال البرقی ۲۲. توضیح الاشتباہ ۲۱۲. جامع الرواۃ ۱: ۵۰۷ و ۲: ۴۳۶. ہدایۃ المحدثین ۱۰۴ و ۳۰۹. مجمع الرجال ۴: ۵۲ و ۵۳ و ۷: ۱۶۶. الکنی والألقاب ۱: ۳۹۵. ریحانۃ الأدب (فارسی) ۸: ۲۰۶. ہدیۃ الأحباب فارسی) ۸۷. سفینہ البحار ۲: ۱۳۸. بہجۃ الامال ۵: ۲۸۵. منتہی المقال ۱۹۲. منہج المقال ۲۱۲. ایضاح الاشتباہ ۶۱. جامع المقال ۷۸. التحریر الطاووسی ۱۶۸. نضد الایضاح ۱۹۶. إضبط المقال ۵۲۶. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۴۴. اتقان المقال ۸۴. الوجیزۃ ۳۹. شرح مشیخۃ الفقیہ ۵۸. رجال الأنصاری ۱۱۲. القاموس المحیط ۳: ۳۱۹. الاکمال ۷: ۲۵۷.

وَ يُوجَعُ ظَهْرُهُ، وَ ذَاکَ أَنَّ ابْنَ مُسْكَانَ كَانَ رَجُلًا مُوسِراً وَ كَانَ يَتَلَقَّى أَصْحَابَهُ إِذَا قَدِمُوا فَيَأْخُذُ مَا عِنْدَهُمْ. وَ زَعَمَ أَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ: أَنَّ ابْنَ مُسْكَانَ كَانَ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) شَفَقَةَ أَلَّا يُوَفِّيَهُ حَقَّ إِجْلَالِه، فَكَانَ يَسْمَعُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَ يَأْبَى أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ إِجْلَالًا وَ إِعْظَاماً لَهُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ).

یونس کا بیان ہے کہ حریز بن عبداللہ سجستانی نے امام صادقؑ سے صرف ایک یا دو حدیثیں سنیں اور اسی طرح عبداللہ بن مسکان نے بھی امام صادق کی حدیث نہیں سنی مگر ایک حدیث جس میں ہے کہ جس شخص نے مشعر کو پالیا تو اس کی حج کامل ہوگی[٦٠]، اور وہ امام صادق کے اصحاب میں سے زیادہ زیادہ روایات کرنے والے شخص تھے اور ہمارے اصحاب کہتے ہیں کہ جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے مشعر کو پالیا تو اس کی حج کامل ہوگی، راوی (محمد بن عیسی) کہتا ہے کہ مجھے ابن ابی عمیر نے یہ روایت بیان کی اور میرا گمان ہے کہ انہوں نے ابن مسکان سے نقل کیا جس نے مشعر کو قربانی کے دن زوال آفتاب تک پالیا تو اس نے حج کو پالیا اور یونس کا گمان ہے کہ ابن مسکان نے امام صادق کی طرف مسائل لکھ کر بھیجے جن کا امام نے جواب دیا انہی میں سے ہے جو ابراہیم بن میمون اس کے پاس لایا جس میں اس نے امام سے اس خصی کے بارے میں سوال کیا تھا جو کسی عورت سے دھوکا کرے اور اس سے شادی کرے تو جواب دیا؛ ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی جائے اور اس کی پشت پر اذیت دی جائے کیونکہ ابن مسکان تنگدست آدمی تھا اور جب امام کے اصحاب مدینہ سے آتے تو وہ ان سے ملتا اور ان سے احادیث اخذ کرتا اور ابو نضر محمد بن مسعود عیاشی کا بیان ہے کہ ابن مسکان امام صادق کے پاس اس ڈر سے نہیں جاتا تھا کہ امام کی عظمت اور جلالت کا پورا حق ادا نہ کر سکے اس لیے وہ

---

[٦٠]۔ یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ صرف کتب اربعہ میں بن مسکان نے امام صادق سے ۳۵ روایات نقل کی ہیں اور ان کو مرسلہ قرار دینا صحیح نہیں خصوصا جب بعض میں ابن مسکان نے کہا ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے روایت کی ۔

آپ کے اصحاب سے روایات سنتا اور امام کی عظمت کی خاطر خود آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا تھا۔

حریز بن عبداللہ سجستانی[۶۱]

۷۱۷ حَمْدَوَیْه، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، قَالَ، اسْتَأْذَنَ فَضْلُ الْبَقْبَاقُ لِحَرِیزٍ عَلَی أَبِی عَبْدِ اللَّه (ع)فَلَمْ یَأْذَنْ لَهُ، فَعَاوَدَهُ فَلَمْ یَأْذَنْ لَهُ، فَقَالَ لَهُ أَیُّ شَیْءٍ لِلرَّجُلِ أَنْ یَبْلُغَ مِنْ عُقُوبَةِ غُلَامِه قَالَ عَلَی قَدْرِ جَرِیرَتِه، فَقَالَ قَدْ عَاقَبْتَ وَ اللَّه حَرِیزاً بِأَعْظَمَ مِمَّا صَنَعَ! فَقَالَ وَیْحَکَ أَنَا فَعَلْتُ ذَاکَ أَنَّ حَرِیزاً جَرَّدَ السَّیْفَ، قَالَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ کَانَ حُذَیْفَةُ، مَا عَاوَدَنِی فِیه بَعْدَ أَنْ قُلْتُ لَهُ.

عبدالرحمٰن بن الحجاج کا بیان ہے کہ فضل بقباق نے امام صادقؑ سے حریز کے لیے اذن حضور مانگا، مگر امام نے اسے اجازت نہیں دی، تو اس نے کہا ؛انسان کو کیا ہے کہ وہ اپنے غلام کو اس قدر سزا دے ؟تو امام نے فرمایا ؛ اس کے گناہوں کے برابر، تو اس نے کہا ؛ خدا کی قسم آپ نے حریز کو اس کے فعل سے بڑی سزا دی ہے، تو امام نے فرمایا ارے ! میں نے اس وجہ کیا کہ حریز نے تلوار نکال لی، پھر فرمایا اگر وہ حذیفہ (بن منصور) ہوتا تو میرے نہ کہنے کے بعد ہر گز دوبارہ اس کے لیے اجازت نہ مانگتا۔

---

[۶۱]۔ فہرست ابن الندیم ۳۲۵، رجال النجاشی اص ۳۴۰، فہرست الطوسی ۸۸ن ۲۵۰، رجال الطوسی ۱۸۱، رجال ابن داود ۲۳۷، رجال العلامۃ الحلی ۶۳، لسان المیزان ۲ص ۱۸۶، مجمع الرجال ۲ص ۹۰، جامع الرواۃ اص ۱۸۳، بہجۃ الآمال ۳ص ۵۲، تنقیح المقال اص ۲۶۱ن ۲۴۰۶، اِعیان الشیعۃ ۴ص ۶۱۷، الذریعۃ إلی تصانیف الشیعۃ ۲۴ص ۳۲۶، معجم رجال الحدیث ۴ص ۲۵۰، قاموس الرجال ۳ص ۱۰۸.

۷۱۸ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ، قَالَ حَدَّثَنِی الْعَمْرَكِیُّ، قَالَ حَدَّثَنِی أَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ، عَنْ حَرِيزٍ، قَالَ، دَخَلْتُ عَلَى أَبِی حَنِيفَةَ وَ عِنْدَهُ كُتُبٌ كَادَتْ تَحُولُ فِيمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ، فَقَالَ لِی: هَذِهِ الْكُتُبُ كُلُّهَا فِی الطَّلَاقِ وَ أَنْتُمْ! وَ أَقْبَلَ يَقْلِبُ بِيَدِهِ، قَالَ، قُلْتُ: نَحْنُ نَجْمَعُ هَذَا كُلَّهُ فِی حَرْفٍ، قَالَ وَ مَا هُوَ قَالَ، قُلْتُ قَوْلُهُ تَعَالَى: يا أَيُّهَا النَّبِیُّ إِذا طَلَّقْتُمُ النِّساءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ أَحْصُوا الْعِدَّةَ[۶۲]، فَقَالَ لِی فَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ شَيْئاً إِلَّا بِرِوَايَةٍ قُلْتُ أَجَلْ، فَقَالَ لِی: مَا تَقُولُ فِی مُكَاتَبٍ كَانَتْ مُكَاتَبَتُهُ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَأَدَّى تِسْعَمِائَةٍ وَ تِسْعَةً وَ تِسْعِينَ دِرْهَماً، ثُمَّ أَحْدَثَ يَعْنِی الزِّنَا، كَيْفَ تَحُدُّهُ فَقُلْتُ: عِنْدِی بِعَيْنِهَا حَدِيثٌ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ (ع): أَنَّ عَلِيّاً (ع) كَانَ يَضْرِبُ بِالسَّوْطِ[۶۳] وَ بِثُلُثِهِ وَ بِنِصْفِهِ وَ بِبَعْضِهِ بِقَدْرِ أَدَائِهِ، فَقَالَ لِی: أَمَا إِنِّی أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ لَا يَكُونُ فِيهَا شَیْءٌ، فَمَا تَقُولُ فِی جَمَلٍ أُخْرِجَ مِنَ الْبَحْرِ، فَقُلْتُ إِنْ شَاءَ فَلْيَكُنْ جَمَلًا وَ إِنْ شَاءَ فَلْيَكُنْ بَقَرَةً إِنْ كَانَتْ عَلَيْهِ فُلُوسٌ أَكَلْنَاهُ وَ إِلَّا فَلَا.

حریز کا بیان ہے کہ میں ابو حنیفہ کے پاس گیا اس کے پاس اتنی کتابیں پڑی تھیں جو ہمارے اور اس کے درمیان حائل تھیں، اس نے کہا یہ سب کتابیں طلاق کے بارے میں ہیں اور تمہارے پاس اتنا سرمایہ کتاب نہیں ہے! اور پھر ہاتھ سے انہیں الٹنا پلٹنا شروع کر دیا تو میں نے کہا؛ ہم ان سب کو ایک جملے میں بند کر دیتے ہیں، اس نے کہا؛ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا؛ خدا تعالی کا فرمان

۶۲۔ طلاق، ا۔

۶۳۔ رجال الکشی، ص: ۳۸۵

ہے ؛اے نبی ،جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں عدت کے لیے طلاق دو اور ان کی عدت کی شمار کرو، تواس نے کہا؛ تو کسی چیز کو نہیں جانتا مگر روایت کے ذریعے ؟ میں نے کہاہاں۔

اس نے کہا: تم اس غلام کے متعلق کیا کہتے ہو جس نے اپنے آقا کے ساتھ ایک ہزار درہم پہ آزادی کی قرارداد کی ہو اور اس نے ۹۹۹ درہم ادا کردیئے ہوں پھر وہ بدکاری کا مرتکب ہو تو ہم اس پر حد کیسے جاری کریں؟

میں نے کہا؛ میرے پاس بعینہ یہ مسئلہ حدیث میں بیان ہوا جو مجھے محمد بن مسلم نے امام باقرؑ سے نقل کی کہ امام علی تازیانے کے ایک تہائی ،آدھے یا اس کے بعض حصے سے اسے مارتے تھے جتنا وہ ادا کرچکا ہوتا، پھر اس نے کہا ؛اب میں تجھ سے ایک ایسا مسئلہ پوچھوں گا جس کے متعلق تیرے پاس کوئی حدیث نہیں ہو گی ،تواس نے کہااس اونٹ کے متعلق کیا کہتے ہو جو سمندر سے نکالا جائے ؟ میں نے کہا؛ اگر وہ چاہے تو اونٹ بن جائے اور اگر چاہے تو گائے بن جائے ،ہمارے پاس ایک قانون ہے اگر اس پر چھلکے ہوئے تو ہم اس کو کھائیں گے ورنہ نہیں کھائیں گے۔

۷۱۹ حَمْدَوَيْه وَ إِبْرَاهِيمُ، قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، قَالَ، قُلْتُ لِحَرِيزٍ يَوْماً، يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ كَمْ يُجْزِيکَ أَنْ تَمْسَحَ عَلَى رَأْسِکَ فِي وُضُوءِ الصَّلَاةِ قَالَ بِقَدْرِ ثَلَاثِ أَصَابِعَ، وَ أَوْمَأَ بِالسَّبَّابَةِ وَ الْوُسْطَى وَ الثَّالِثَةِ، وَ زَعَمَ حَرِيزٌ أَنَّ ذَاکَ بِرِوَايَةٍ، وَ كَانَ يُونُسُ يَذْكُرُ عَنْهُ فِقْهاً كَثِيراً. حَرِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَزْدِيٌّ عَرَبِيٌّ كُوفِيٌّ، انْتَقَلَ إِلَى سِجِسْتَانَ فَقُتِلَ بِهَا، رَحِمَهُ اللَّهُ.

یونس کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن حریز سے پوچھا؛اے ابو عبداللہ ! نماز کے وضو میں سر کا کتنا مسح کافی ہوتا ہے ؟انہوں نے جواب دیا تین انگشت کے برابر، اور انگشت شہادت اور اس کے ساتھ دو انگلیوں کی طرف اشارہ کیا اور حریز کا گمان تھا کہ وہ روایت ہے اور یونس ان سے

بہت زیادہ فقہی مسائل کو نقل کرتے تھے اور حریز بن عبداللہ ازدی عربی تھے اور کوفہ کے رہنے والے تھے پھر سجستان منتقل ہو گئے اور وہاں قتل ہوئے۔

یونس بن یعقوب[۶۴]

۷۲۰ حَدَّثَنِی حَمْدَوَیْهِ، ذَکَرَهُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، أَنَّ یُونُسَ بْنَ یَعْقُوبَ فَطَحِیٌّ کُوفِیٌّ، مَاتَ بِالْمَدِینَةِ وَ کَفَّنَهُ الرِّضَا (ع)، وَ إِنَّمَا سُمِّیَ فَطَحِیّاً لِأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ کَانَ أَفْطَحَ الرَّأْسِ، وَ قَدْ قِیلَ إِنَّهُ کَانَ أَفْطَحَ الرِّجْلَیْنِ، وَ قِیلَ إِنَّهُمْ نَسَبُوا إِلَى رَجُلٍ یُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَطِیحٍ.

حمدویہ نے بعض شیعہ سے نقل کیا کہ یونس بن یعقوب فطحی مذہب اور کوفہ کا رہنے والا تھا مدینہ میں فوت ہوا، اسے امام رضا نے کفن دیا اور اسے فطحی اس لیے کہا گیا کہ امام صادقؑ کے بیٹے عبداللہ کا سر بہت چوڑا تھا اور ایک قول ہے کہ اس کی ٹانگیں چوڑی تھیں اور ایک قول ہے کہ ان کی نسبت ایک شخص کی طرف ہے جسے عبداللہ بن فطیح کہتے ہیں۔

۷۲۱ عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ فَضَّالٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیدِ، عَنْ یُونُسَ بْنِ یَعْقُوبَ، قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِی الْحَسَنِ مُوسَى (ع)، قَالَ، فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاکَ إِنَّ أَبَاکَ کَانَ یَرِقُّ عَلَیَّ وَ یَرْحَمُنِی، فَإِنْ رَأَیْتَ أَنْ تُنْزِلَنِی بِتِلْکَ الْمَنْزِلَةِ فَعَلْتَ! قَالَ، فَقَالَ لِی: یَا یُونُسُ إِنِّی دَخَلْتُ عَلَى أَبِی وَ بَیْنَ یَدَیْهِ حَیْسٌ

---

[۶۴]۔ رجال البرقی ۳۰، الرسالۃ العددیۃ ۳۴، رجال النجاشی ۲ص۴۱۹ن ۱۲۰۸، رجال الطوسی ۳۶۳ن ۴ و ۳۹۴ن ۱، فہرست الطوسی ۲۱۲ن ۸۱۱، معالم العلماء ۱۳۲ن ۸۹۴، التحریر الطاووسی ۳۱۲ن ۴۶۱، رجال ابن داود ۳۸۲ن ۱۷۰۹، رجال العلامۃ الحلی ۱۸۵، ایضاح الاشتباہ ۳۱۹ن ۷۶۶، نقد الرجال ۳۸۲، مجمع الرجال ۶ص۳۰۸، جامع الرواۃ ۲ص ۳۵۴، وسائل الشیعۃ ۲۰ص۳۰۷ن ۱۲۸۵، ہدایۃ المحدثین ۱۶۵، مستدرک الوسائل ۳ص۶۹۹، بہجۃ الآمال ۷ص۳۱۷، تنقیح المقال ۳ص ۳۴۴ن ۱۳۳۶۵، اعیان الشیعۃ ۱۰ص۳۳۲، الذریعۃ ۶ص ۲۵۴ن ۱۳۹۴، معجم رجال الحدیث ۲۰ص۲۲۸ن ۱۳۸۴۵، قاموس الرجال ۹ص۵۰۶.

أَوْ هَرِيسَةٌ، فَقَالَ ادْنُ يَا بُنَيَّ فَكُلْ مِنْ هَذَا! هَذَا بَعَثَ بِهِ إِلَيْنَا يُونُسُ أَنَّهُ مِنْ شِيعَتِنَا الْقُدَمَاءِ، فَنَحْنُ لَکَ حَافِظُونَ.

یونس بن یعقوب کا بیان ہے کہ میں امام کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر قربان جاوں ،آپ کے والد گرامیؑ مجھ پر خصوصی شفقت اور عنایت فرمایا کرتے تھے ،اگر آپ بھی مناسب سمجھیں تو اپنے سایہ عاطفت میں مجھے جگہ دیں تو امام نے فرمایا؛اے یونس! میں اپنے والد گرامی کے پاس گیا آپ کے سامنے ہریسے رکھے تھے آپ نے فرمایا ،بیٹے قریب ہو جاو، اور ان سے کھالو، یہ ہمارے پاس یونس نے بھیجا ہے ،وہ ہمارے قدیم شیعوں میں سے ہے پس ہم تیری حفاظت کریں گے۔

قَالَ أَبُو النَّضْرِ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ، يَقُولُ: مَاتَ يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بِالْمَدِينَةِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا (ع) بِحَنُوطِهِ وَ كَفَنِهِ وَ جَمِيعِ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ، وَ أَمَرَ مَوَالِيَهُ وَ مَوَالِيَ أَبِيهِ وَ جَدِّهِ أَنْ يَحْضُرُوا جَنَازَتَهُ، وَ قَالَ لَهُمْ: هَذَا مَوْلَى لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) كَانَ يَسْكُنُ الْعِرَاقَ، وَ قَالَ لَهُمْ احْفِرُوا لَهُ فِي الْبَقِيعِ، فَإِنْ قَالَ لَكُمْ أَهْلُ الْمَدِينَةِ إِنَّهُ عِرَاقِيٌّ وَ لَا نَدْفِنُهُ فِي الْبَقِيعِ: فَقُولُوا لَهُمْ هَذَا مَوْلَى لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) وَ كَانَ يَسْكُنُ الْعِرَاقَ، فَإِنْ مَنَعْتُمُونَا أَنْ نَدْفِنَهُ بِالْبَقِيعِ مَنَعْنَاكُمْ أَنْ تَدْفِنُوا مَوَالِيَكُمْ فِي الْبَقِيعِ، وَ وَجَّهَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى (ع) إِلَى زَمِيلِهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَبَّابِ وَ كَانَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ: صَلِّ عَلَيْهِ أَنْتَ.

ابو نصر عیاشی نے علی بن حسن سے نقل کیا کہ یونس بن یعقوب مدینہ میں فوت ہوا تو امام رضاؑ نے اس کی طرف حنوط ،کفن اور تمام ضروری سامان بھیجوایا اور اپنے تمام موالیوں اور اپنے والد گرامی کے موالیوں کو حکم دیا کہ وہ ان کے جنازے میں شرکت کریں اور ان سے فرمایا؛ یہ

امام صادقؑ کا موالی ہے، یہ عراق میں رہتا تھا اور ان سے فرمایا؛ اس کی قبر جنت البقیع میں کھودی جائے اگر اہل مدینہ میں تم سے کہیں کہ وہ عراقی تھا ہم اسے بقیع میں دفن نہیں ہونے دیں گے تو ان سے کہہ دو یہ امام صادقؑ کا غلام ہے اگرچہ عراق کا رہنے والا تھا اگر تم نے اسے جنت البقیع میں دفن نہ ہونے دیا تو ہم تمہیں تمہارے غلام بقیع میں دفن نہیں کرنے دیں گے اور امام رضا نے اپنے رفیق محمد بن حبّاب کوفی کو ان پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے بھیجا۔

۷۲۲ عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِید، قَالَ، رَءَانِی صَاحِبُ الْمَقْبَرَةِ وَ أَنَا عِنْدَ الْقَبْرِ بَعْدَ ذَلِکَ، فَقَالَ لِی مَنْ هَذَا الرَّجُلُ صَاحِبُ الْقَبْرِ فَإِنَّ أَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُوسَی (ع) أَوْصَانِی بِهِ، وَ أَمَرَنِی أَنْ أَرُشَّ قَبْرَهُ أَرْبَعِینَ شَهْراً أَوْ أَرْبَعِینَ یَوْماً فِی کُلِّ یَوْمٍ[۶۵]، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الشَّکُّ مِنِّی، قَالَ، وَ قَالَ لِی صَاحِبُ الْمَقْبَرَةِ إِنَّ السَّرِیرَ عِنْدِی یَعْنِی سَرِیرَ النَّبِیِّ (ص)، فَإِذَا مَاتَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی هَاشِمٍ صَرَّ السَّرِیرُ، فَأَقُولُ أَیُّهُمْ مَاتَ حَتَّی أَعْلَمَ بِالْغَدَاةِ، فَصَرَّ السَّرِیرُ فِی اللَّیْلَةِ الَّتِی مَاتَ فِیهَا هَذَا الرَّجُلُ، فَقُلْتُ لَا أَعْرِفُ أَحَداً مِنْهُمْ مَرِیضاً فَمَنِ الَّذِی مَاتَ! فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءُوا فَأَخَذُوا مِنِّی السَّرِیرَ، وَ قَالُوا لِی مَوْلًی لِأَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) کَانَ یَسْکُنُ الْعِرَاقَ. وَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ: کَانَتْ أُمُّهُ أُخْتَ مُعَاوِیَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَ کَانَتْ تَدْخُلُ عَلَی أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع)، وَ امْرَأَتُهُ کَانَتْ مُضَرِیَّةً وَ کَانَتْ تَدْخُلُ عَلَی أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ).

علی بن حسن نے محمد بن ولید سے نقل کیا کہ صاحب مقبرہ نے مجھے دیکھا جب میں قبر کے پاس کھڑا تھا تو اس نے مجھ سے کہا؛ اس قبر میں کون دفن ہے؟ کہ امام رضا نے مجھے اس کے متعلق

[۶۵] ۔ رجال الکشی، ص: ۳۸۷

خصوصی تاکید کی ہے اور مجھے حکم دیا کہ میں اس پر ایک مہینہ یا چالیس دن تک پانی چھڑکا کروں ، صاحب مقبرہ نے کہا؛ نبی اکرم ﷺ کا تختہ میرے پاس ہے، جب کوئی ہاشمی فوت ہوتا ہے تو تخت چرچراتا ہے میں سمجھ جاتا ہوں کہ کوئی ہاشمی فوت ہو گیا ہے جس رات یہ شخص فوت ہوا اس رات یہ تخت چرچرایا تو میں نے کہا کوئی ہاشمی مریض تو نہیں تھا، کون مر گیا؟ تو دوسرے دن وہ آکر مجھ سے تخت لے کئے اور کہا؛ امام صادق کا غلام فوت ہوا ہے جو عراق کا رہنے والا تھا ، علی بن حسن نے کہا؛ یونس کی ماں معاویہ بن عمار کی بہن تھی اور امام صادق کے پاس آیا کرتی تھی اور یعقوب کی بیوی مضریہ تھی وہ بھی امام صادق کی عقیدت مند تھی۔

۷۲۳۔عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، قَالَ، قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (ع) جُعِلْتُ فِدَاكَ سَرَّنِي مَا فَعَلْتَ بِيُونُسَ! قَالَ، فَقَالَ لِي أَ لَيْسَ مِمَّا صَنَعَ اللَّهُ لِيُونُسَ أَنْ نَقَلَهُ مِنَ الْعِرَاقِ إِلَى جِوَارِ نَبِيِّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ).

صفوان بن یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے عرض کی میں آپ پر فدا ہو جاوں، آپ نے جو کچھ یونس کے ساتھ کیا اس سے مجھے بہت خوشی ہوئی! آپ نے فرمایا؛ کیا یہ خدا نے یونس کے ساتھ نہیں کیا کہ اسے عراق سے نبی اکرم ﷺ کے جوار میں قبر کی جگہ دی۔

۷۲۴ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، قَالَ، قَالَ لِي يُونُسُ ذَكَرَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع)[۶۶] أَوْ أَبُو الْحَسَنِ شَيْئاً اشْتَرَيْتُهُ، قَالَ، فَقَالَ لِي: لَا وَ اللَّهِ مَا أَنْتَ عِنْدَنَا مُتَّهَمٌ، إِنَّمَا أَنْتَ رَجُلٌ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَكَ اللَّهُ مَعَ رَسُولِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَ اللَّهُ فَاعِلُ ذَلِكَ

---

[۶۶]۔ رجال الکشی، ص: ۳۸۸

إِنْ شَاءَ اللَّهُ. وَ ذَكَرَ أَنَّهُ قَالَ انْظُرُوا إِلَى مَا خَتَمَ اللَّهُ بِهِ لِيُونُسَ قَبَضَهُ مُجَاوِراً لِرَسُولِهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ).

یونس بن یعقوب کا بیان ہے کہ یونس نے مجھ سے کہا کہ امام صادقؑ یا امام کاظمؑ نے مجھے ایک چیز خریدنے کا حکم فرمایا تھا تو مجھ سے فرمایا؛ خدا کی قسم تو ہر گز ہمارے نزدیک متہم نہیں ہے تو ہم اہل بیت میں سے ہے خدا تجھے رسول اکرم ﷺ اور ان کی اہل بیت کے ساتھ قرار دے اور ان شاء اللہ خدا ایسا کرے گا اور راوی نے کہا دیکھو خدا نے یونس کا کتنا بہترین خاتمہ قرار دیا کہ اسے رسول اکرمؐ کے جوار میں قبر کی جگہ دی۔

۷۲۵ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، قَالَ، كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ (ع) فِي شَيْءٍ كَتَبْتُ إِلَيْهِ فِيهِ يَا سَيِّدِي! فَقَالَ لِلرَّسُولِ: قُلْ لَهُ إِنَّكَ أَخِي.

یونس بن یعقوب کا بیان ہے کہ میں نے امام کاظمؑ کو کسی مسئلے میں خط لکھا تو اس میں لکھا؛ اے میرے سید و سردار! تو آپ نے میرے پیغام دینے والے سے فرمایا؛ اسے کہنا کہ وہ میرا بھائی ہے۔

۷۲۶ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، قَالَ، كَتَبْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) أَسْأَلُهُ أَنْ يَدْعُوَ اللَّهَ لِي أَنْ يَجْعَلْنِي مِمَّنْ يَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِهِ! فَلَمْ يُجِبْنِي، فَاغْتَمَمْتُ لِذَلِكَ، قَالَ يُونُسُ: فَأَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا، أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ بِمِثْلِ مَا كَتَبْتُ، فَأَجَابَهُ وَ كَتَبَ فِي أَسْفَلِ كِتَابِهِ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنَّمَا يَنْتَصِرُ اللَّهُ لِدِينِهِ بِشَرِّ خَلْقِهِ.

یونس بن یعقوب کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ کی طرف خط لکھا اور آپ سے دعا کی درخواست کی کہ خدا مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جو دین خدا کی خدمت و مدد کرتے ہیں تو آپ نے مجھے اس کا جواب نہیں دیا تو میں غمگیں ہو گیا تو یونس کا بیان ہے کہ مجھے آپ کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ اس نے بھی امام کو اسی طرح کا خط لکھا تھا تو آپ نے اس کا جواب دیا اور اس کے خط کے نیچے لکھا کہ خدا تجھ پر رحم کرے، خدا اپنے دین کے لیے اپنی بدترین مخلوق سے بھی خدمت لے لیتا ہے۔

۷۲۷ وَ رُوِیَ عَنْ أَبِی سَعِید الْآدَمِیِّ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِید، قَالَ: حَضَرْتُ جِنَازَةَ مُعَاوِیَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَ یُونُسُ بْنُ یَعْقُوبَ حَاضِرٌ، فَصَلَّی بِأَصْحَابِنَا وَ أَذَّنَ وَ أَقَامَ هَذَا.

محمد بن ولید کا بیان ہے کہ میں معاویہ بن عمار کے جنازے میں حاضر ہوا تو اس میں یونس بن یعقوب بھی موجود تھے تو انہوں نے تمام شیعوں کو نماز پڑھائی اور اذان و اقامت بھی کہی۔

۷۲۸ حَمْدَوَیْه، قَالَ حَدَّثَنِی أَیُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ یُونُسَ بْنِ یَعْقُوبَ، قَالَ، قَالَ لِی أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) یَا یُونُسُ قُلْ لَهُمْ یَا مُؤَلَّفَةُ قَدْ رَأَیْتُ مَا تَصْنَعُونَ، إِذَا سَمِعْتُمُ الْأَذَانَ أَخَذْتُمْ نِعَالَكُمْ وَ خَرَجْتُمْ مِنَ الْمَسْجِد. یونس بن یعقوب کا بیان ہے کہ امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا اے یونس ان سے کہہ دو، اے تالیف شدہ دلوں والے! میں تمہارے اعمال کو دیکھتا ہوں، جب تم اذان کی آواز سنتے ہو تو اپنے جوتے اٹھا کر مسجد سے نکل جاتے ہو۔

محمد بن سنان[٦٧]

۷۲۹ قَالَ حَمْدَوَيْه: كَتَبْتُ أَحَادِيثَ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، وَ قَالَ لَا أَسْتَحِلُّ أَنْ أَرْوِيَ أَحَادِيثَ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ.

حمدویہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سنان کی احادیث کو ایوب بن نوح سے لکھا تو انہوں نے کہا میں محمد بن سنان کی احادیث کو نقل کرنا جائز نہیں سمجھتا۔

عبدالملک بن عمرو[٦٨]

۷۳۰ حَمْدَوَيْه، قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ، قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) إِنِّي لَأَدْعُو اللَّهَ لَکَ حَتَّى أُسَمِّيَ دَابَّتَکَ أَوْ قَالَ أَدْعُو لِدَابَّتِکَ.

---

[٦٧]۔ رجال البرقی ۵۴ و ۵۷ و ۸۴، رجال النجاشی ۲۰۸ن ۸۸۹، رجال الطوسی ۲۸۸ن ۱۱۶، فہرست الطوسی ۱۶۹ن ۶۲۰، معالم العلماء ۱۰۲ن ۶۸۴، رجال ابن داود ۳۱۵ن ۱۳۶۷ و ۵۰۴ن ۴۴۰، التحریر الطاووسی ۲۴۴ن ۳۶۴، رجال العلامۃ الحلی ۲۵۱ن ۱۷، نقد الرجال ۳۱۰ن ۴۰۰، مجمع الرجال ۵ص۲۲۱، جامع الرواۃ ۲ص ۱۲۳، وسائل الشیعۃ ۲۰ص۳۲۹ن ۱۰۴۹، بہجۃ الآمال ۶ص ۲۴۴، ہدیۃ العارفین ۲ص۱۱، تنقیح المقال ۳ص ۱۲۴ن ۱۰۸۲۰، الذریعۃ ۱۵ص ۱۵۴ و ۲۲ص۱۵۱، الاَعلام للزرکلی ۶ص۸۰، معجم رجال الحدیث ۱۶ص۱۳۸ن ۱۰۹۰۹ و ۱۰۹۱۰ و ۱۰۹۱۱، قاموس الرجال ۸ص ۱۹۵، معجم المؤلفین ۹ص ۱۹۳.

[٦٨]۔ رجال البرقی ۲۴، رجال الطوسی ۲۶۶ن ۱۴۷، التحریر الطاووسی ۱۹۶ن ۲۸۸، رجال ابن داود ق۱ص۲۳۰ن ۹۵۷، رجال العلامۃ الحلی ق۱ص۱۱۵ن ۷، نقد الرجال ۲۱۲ن ۱۶، مجمع الرجال ۴ص۱۰۵، جامع الرواۃ ۱ص۵۲۱، وسائل الشیعۃ (الخاتمۃ) ۲۰ص۲۴۹ن ۷۲۳، ہدایۃ المحدثین ۱۰۷، الوجیزۃ ۱۵۷، مستدرک الوسائل (الخاتمۃ) ۳ص۶۲۱ (الفائدۃ الخامسۃ) وفی ص ۷۳۷ (الفائدۃ السادسۃ) وفی ص ۸۲۴ (الفائدۃ العاشرۃ)، بہجۃ الآمال ۵ص۳۰۹، تنقیح المقال ۲ص۲۲۷ن ۷۴۸۸ وص ۲۳۱ن ۷۵۰۹، معجم رجال الحدیث ۱۱ص ۱۳ن ۷۲۸۰ وص ۲۵ن ۷۳۰۷ وص ۲۷ن ۷۳۰۸ وفی ص ۴۱۱، قاموس الرجال ۶ص ۱۸۸.

عبدالملک بن عمرو کا بیان ہے کہ مجھے امام صادقؑ نے فرمایا؛ میں نے تیرے لیے دعا کی یہاں تک کہ تیرے جانوروں کے لیے بھی دعا کی۔

عبداللہ بن میمون قدّاح مکّی[۶۹]

۷۳۱ حَدَّثَنِی حَمْدَوَیْهِ بْنُ نُصَیْرٍ، قَالَ حَدَّثَنِی أَیُّوبُ بْنُ نُوحٍ، قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ یَحْیَی، عَنْ أَبِی خَالِدٍ صَالِحٍ الْقَمَّاطِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَیْمُونٍ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ (ع) قَالَ یَا ابْنَ مَیْمُونٍ کَمْ أَنْتُمْ بِمَکَّةَ قُلْتُ نَحْنُ أَرْبَعَةٌ، قَالَ أَمَا إِنَّکُمْ نُورٌ فِی ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ.

عبداللہ بن میمون نے امام باقرؑ سے روایت کی، فرمایا؛ اے فرزند میمون! تم مکہ میں کتنے ہو؟ میں نے عرض کی، چار فرد ہیں، فرمایا؛ تم زمین کی تاریکیوں میں نور ہو۔

۷۳۲ جِبْرِیلُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عِیسَی یَقُولُ کَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَیْمُونٍ یَقُولُ بِالتَّزَیُّدِ.

[۶۹]۔ رجال الطوسی ۲۲۵. تنقیح المقال ۲: ۲۱۹ و ۳: باب الکنی ۴۴. رجال النجاشی ۱۴۸. فهرست الطوسی ۱۰۳. معالم العلماء ۴۷. رجال ابن داود ۱۲۴. رجال الحلی ۱۰۸. معجم الثقات ۶۷ و ۱۴۸. معجم رجال الحدیث ۱۰: ۲۸۵ و ۳۵۴ و ۳۸۹ و ۲۳: ۱۶. نقد الرجال ۲۰۸ و ۴۰۵. رجال البرقی ۲۲. توضیح الاشتباه ۲۱۳. جامع الرواۃ ۱: ۵۱۳ و ۲: ۴۳۵. ہدایۃ المحدثین ۱۰۶. مجمع الرجال ۴: ۵۶ و ۵۷ و ۷: ۱۶۶. تأسیس الشیعۃ ۲۵۷ و ۲۸۷. منہج المقال ۲۱۲. الکنی والألقاب ۳: ۴۷. فهرست الندیم ۲۳۸. سفینۃ البحار ۲: ۱۳۸. الذریعۃ ۱۵: ۴۶ و ۱۹: ۵۶. بہجۃ الآمال ۵: ۲۹۲. منتہی المقال ۱۹۳. ایضاح الاشتباہ ۴۷. نضد الایضاح ۱۹۷. جامع المقال ۷۸. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۴۴. التحریر الطاووسی ۱۶۵. إضبط المقال ۵۲۸. اتقان المقال ۸۴. الوجیزۃ ۳۹. شرح مشیخۃ الفقیہ ۹۹. رجال الأنصاری ۱۱۲. تقریب التہذیب ۱: ۴۵۵. تہذیب التہذیب ۶: ۴۹. خلاصۃ تذہیب الکمال ۱۸۳. التاریخ الکبیر ۵: ۲۰۶. لسان المیزان ۷: ۲۷۱. میزان الاعتدال ۲: ۵۱۲. المجروحین ۲: ۲۱. اللباب ۲: ۲۴۹. الأعلام ۴: ۱۴۱. معجم المؤلفین ۶: ۱۵۸. الأنساب ۴۴۴. الکامل فی ضعفاء الرجال ۴: ۱۵۰۴. الضعفاء الکبیر ۲: ۳۰۲. الجرح والتعدیل ۲: ۲: ۱۷۲. المجموع فی الضعفاء والمتروکین ۱۴۳. الضعفاء والمتروکین ابن الجوزی ۲: ۱۴۴. الضعفاء ۹۸. المغنی فی الضعفاء ۱: ۳۵۹. الثقات ۷: ۴۷.

جبریل بن احمد نے محمد بن عیسی سے نقل کیا کہ عبداللہ بن میمون زیدی مذہب کا اظہار کرتے تھے۔

محمد بن اسحاق صاحب مغازی[۷۰] وغیرہ

۷۳۳ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ المنكدر [الْمُنْكَدِرِ]، وَ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ وَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جَرِيحٍ، وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ، وَ الْكَلْبِيُّ، هَؤُلَاءِ مِنْ رِجَالِ الْعَامَّةِ إِلَّا أَنَّ لَهُمْ مَيْلًا وَ مَحَبَّةً شَدِيدَةً، وَ قَدْ قِيلَ إِنَّ الْكَلْبِيَّ كَانَ مَسْتُوراً وَ لَمْ يَكُنْ مُخَالِفاً، وَ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ بُتْرِيٌّ كَانَتْ لَهُ مَحَبَّةٌ، فَأَمَّا مَسْعَدَةُ بْنُ صَدَقَةَ بُتْرِيٌّ، وَ عَبَّادُ بْنُ صُهَيْبٍ عَامِيٌّ، وَ ثَابِتٌ أَبُو الْمِقْدَامِ بُتْرِيٌّ، وَ كَثِيرٌ النَّوَّاءُ بُتْرِيٌّ، وَ عَمْرُو بْنُ جُمَيْعٍ بُتْرِيٌّ، وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَامِيٌّ، وَ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ

---

[۷۰] رجال الطوسی ۱۳۵ (اس میں اسے عامی قرار دیا)، و ۲۸۱ (اسند عنہ). تنقیح المقال ۲: قسم المیم: ۷۹. مجمع الرجال ۵: ۱۴۸ و ۱۴۹. خاتمۃ المستدرک ۸۴۰. معجم الثقات ۳۴۳. رجال ابن داود ۱۶۵ و ۲۶۹. التحریر الطاووسی ۲۴۳. روضۃ المتقین ۱۴: ۴۲۸. اتقان المقال ۳۳۷. الوجیزۃ ۴۶. رجال الأنصاری ۱۴۹. جامع الرواۃ ۲: ۶۷. نقد الرجال ۲۹۲. تتمۃ المنتہی (فارسی) ۲۰۲. رجال البرقی ۱۰ و ۲۰. رجال الحلی ۲۵۰. سفینۃ البحار ۱: ۳۱۵، معجم رجال الحدیث ۱۵: ۷۳ و ۷۵ و ۷۶. الموسوعۃ الاسلامیہ ۱: ۲۸۹. الکنی والألقاب ۱: ۲۰۲. تأسیس الشیعۃ ۲۳۲. ریحانۃ الأدب (فارسی) ۷: ۳۸۰. فہرست الندیم ۱۰۵. الذریعۃ ۱۲: ۲۸۱ و ۲۱: ۲۹۰. منتہی المقال ۲۶۱. منہج المقال ۲۸۳. العبر ۱: ۲۱۶. المعارف ۲۱۵. مختصر دول الاسلام ۱: ۷۹. تاریخ گزیدہ (فارسی) ۲۵۸. طبقات ابن سلام ۴. تقریب التہذیب ۲: ۱۴۴. الوافی بالوفیات ۲: ۱۸۸. الضعفاء والمتروکین ابن الجوزی ۳: ۴۱. المغنی فی الضعفاء ۲: ۵۵۲. احوال الرجال ۱۳۶ و ۱۸۷. المراسیل ۱۵۵. الکنی والأسماء ۱: ۱۲۲. الثقات ۷: ۳۸۰. شذرات الذہب ۱: ۲۳۰. تذکرۃ الحفاظ ۱: ۱۶۳. لسان المیزان ۷: ۳۵۱. میزان الاعتدال ۳: ۴۶۸. طبقات الحفاظ ۷۵. الطبقات الکبری ۷: ۳۲۱. عیون الأثر ۱: ۱۰. معجم الادباء ۱۸: ۵. معجم المؤلفین ۹: ۴۴. الأعلام ۶: ۲۸. تاریخ آداب اللغۃ ۱: ۴۵۸. مرآۃ الجنان ۱: ۳۱۳. تاریخ بغداد ۱: ۲۱۴. وفیات الأعیان ۴: ۶۱۲. ذیل المذیل ۱۳۹. تہذیب التہذیب ۹: ۳۸. البدایۃ والنہایۃ ۱۰: ۱۰۹. الکامل فی التاریخ ۵: ۵۹۴. ہدیۃ العارفین ۲: ۷. التاریخ الکبیر ۱: ۴۰. خلاصۃ تذہیب الکمال ۲۷۸. النجوم الزاہرۃ ۲: ۱۶. طبقات ابن خیاط ۱۷۲ و ۳۲۷. الرفع والتکمیل ۲۵۹. الضعفاء الکبیر ۴: ۲۳. الجرح والتعدیل ۳: ۲: ۱۹۱. تاریخ الثقات ۴۰۰. المجموع فی الضعفاء والمتروکین ۲۰۱. تاریخ اسماء الثقات ۲۸۰. اکتفاء القنوع ۶۴.

الْمَاصِرِ بُتْرِیٌّ، وَ مُقَاتِلُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْبَجَلِیُّ وَ قِیلَ الْبَلْخِیُّ بُتْرِیٌّ، وَ أَبُو نَصْرِ بْنُ یُوسُفَ بْنِ الْحَارِثِ بُتْرِیٌّ.

محمد بن اسحاق، محمد بن مکندر (منکدر) عمرو بن خالد واسطی، عبدالملک بن جریح، حسین بن علوان، کلبی یہ سب سنی راویوں میں سے تھے لیکن اہل بیت کی طرف میلان اور شدید رغبت رکھتے تھے اور کہا گیا کہ کلبی تو اپنا مذہب مخفی کیے ہوئے تھے اور مخالف نہیں تھے اور قیس بن ربیع بتری مذہب رکھتا تھا اور اہل بیت کا محبّ تھا اور مسعدہ بن صدقہ بتری مذہب پر تھا اور عباد بن صہیب سنی تھا، ثابت ابو المقدام بتری تھا، کثیر نوّاء بتری تھا اور عمرو بن جمیع بتری تھا اور حفص بن غیاث سنی تھا عمرو بن قیس ماصر اور مقاتل بن سلیمان بجلی یا بناء بر قول بلخی بتری تھے اور ابو نصر بن یوسف بن حارث بتری تھا۔

عبدالرحمٰن بن سیابہ[۱]

۷۳۴ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ صَاحِبِ الطَّعَامِ، قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع): قَدْ كُنْتُ أُحَذِّرُكَ إِسْمَاعِيلَ؛ ـ(جَانُبكَ مَنْ يَحْنِي عَلَيْكَ وَ قَدْ--- يُعْدِي الصِّحَاحُ مبارک الجرب) فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَوْلُ اللَّهِ أَصْدَقُ: وَ لا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرى، وَ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ وَ لَا أَمَرْتُ وَ لَا رَضِيتُ.

---

[۱]۔ رجال الطوسی ۲۳۰ (اسند عنہ). تنقیح المقال ۲: ۱۴۴. خاتمۃ المستدرک ۸۱۶. معجم رجال الحدیث ۹: ۳۳۲. رجال البرقی ۲۳. رجال الکشی ۳۹۰. نقد الرجال ۱۸۵. توضیح الاشتباہ ۱۹۷. جامع الرواۃ ۱: ۴۵۱. ہدایۃ المحدثین ۹۶. مجمع الرجال ۴: ۷۹ و ۸۰. بہجۃ الآمال ۵: ۱۴۴. سفینہ البحار ۲: ۱۱۷. منتہی المقال ۱۷۵. منہج المقال ۱۹۲. روضۃ المتقین ۱۴: ۳۷۸. اتقان المقال ۱۹۹ و ۳۰۷. الوجیزۃ ۳۸. مقالات الاسلامیین ۱: ۱۰۷. ایک روایت جو کلینی نے نقل کی اور اس سے اس کے متعلق استدلال کیا گیا ہے ملاحظہ ہو ؛عدۃ من إصحابنا، عن إحمد بن محمد بن خالد، عن ابن فضال، عن الحسن بن إسباط ، عن عبدالرحمان بن سیابۃ، قال: قلّت لابی عبداللہ (علیہ السلام): جعلت لک الفدا، إن الناس یقولون: إن النجوم لایحل النظر فیہا، وہی تعجبنی ، فإن کانت تضر بديني فلا حاجۃ لی فی شئ یضر بديني ، وإن کانت لا تضر بديني فواللہ إنی لاشتہیہا وإشتہی النظر فیہا ، فقال (علیہ السلام): لیس کمایقولون، لا تضر بدینک..

میں نے امام صادقؑ سے عرض کی ؛ میں آپ پر فدا ہوں لوگ کہتے ہیں کہ علم نجوم پر غور و فکر کرنا جائز نہیں ہے اور وہ علم مجھے پسند ہے پس اگر وہ میرے دین کے مضر ہے تو مجھے ایسی کسی چیز کی ضرورت نہیں جو میرے دین کے لیے مضر ہو اور اگر وہ میرے دین کے لیے مضر نہ ہو تو خدا کی قسم وہ مجھے بہت پسند ہے اور اس میں غور کرنا مجھے پسند ہے ؟ امام نے فرمایا؛ ایسا نہیں ہے جیسے وہ کہتے ہین وہ تیرے دین کے لیے مضر نہیں ہے---(روضۃ الکافی، ح ۲۳۳)۔

تبصرہ؛ یہ روایت اس کے پابند شریعت ہونے پر دلالت کرتی ہے لیکن ایک تو اس کی سند حسن بن إسباط کی وجہ سے ضعیف ہے دوسرے اسے خود عبدالرحمان بن سیابہ سے نقل کیا گیا ہے اس لیے اس سے استدلال کرنا صحیح نہیں ہے.

علی بن عطیہ کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن بن سیابہ نے امام صادقؑ کو خط لکھا کہ میں آپ کو اسماعیل کے متعلق ڈرایا کرتا تھا توامام نے اسے جواب میں لکھا؛خدا کا قول سچ ہے کہ کوئی نفس کسی کا بارِگناہ نہیں اٹھائے گا خدا کی قسم ! نہ میں اس کے اعمال کو جانتا ہوں اور نہ میں نے اس کو حکم دیا ہے اور نہ اس سے راضی ہوں۔

سفیان بن عیینہ [۴۲]

۷۳۵ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُبْنُ الْوَلِید، قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ هِلَال، قَالَ، ذَکَرَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا (ع): أَنَّ سُفْیَانَ بْنَ عُیَیْنَةَ لَقِیَ أَبَا عَبْدِ اللَّه (ع)، فَقَالَ لَهُ یَا أَبَا عَبْدِ اللَّه إِلَى مَتَى هَذِه التَّقِیَّةُ وَ قَدْ بَلَغْتَ هَذِه السِّنَّ فَقَالَ: وَ الَّذِی بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ لَوْ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى مَا بَیْنَ

[۴۲] رجال الطوسی ۲۱۲. رجال الحلی ۲۲۸. ریحانة الأدب (فارسی) ۸: ۱۳۰. سفینة البحار ۱: ۶۳۲ و ۲: ۳۰۴. تنقیح المقال ۲: ۳۹ و ۳: باب الکنی ۴۴. جامع الرواة ۱: ۳۶۷ و ۲: ۴۳۵. توضیح الاشتباه ۱۷۴. فہرست الندیم ۲۸۲. التحریر الطاووسی ۱۴۵. إضبط المقال ۵۱۳. روضة المتقین ۱۴: ۳۶۹. اتقان المقال ۱۹۱. الوجیزة ۳۶. رجال البرقی ۴۱. رجال النجاشی ۱۳۵. حلیة الأولیاء ۷: ۲۷۰. رجال ابن داود ۱۰۴. وفیه ممدوح و ۲۴۸ وفیها لیس من إصحابنا ولا من عدادنا. منہج المقال ۱۶۵. معجم رجال الحدیث ۸: ۱۵۷ و ۲۲: ۱۹۹. مجمع الرجال ۳: ۱۳۳ و ۷: ۱۶۵. نقد الرجال ۱۵۴. الموسوعة الإسلامیة ۲: ۱۱۸. ہدیة الأحباب (فارسی) ۷۸. إعیان الشیعة ۷: ۲۶۶. الکنی والألقاب ۱: ۳۵۸. بہجة الآمال ۴: ۳۹۱. منتہی المقال ۱۴۸. تقریب التہذیب ۱: ۳۱۲. خلاصة تذہیب الکمال ۱۲۳. ذیل المذیل ۱۰۸. معجم المؤلفین ۴: ۲۳۵. الأنساب ۵۹۳. العقد الثمین ۴: ۵۹۱. التاریخ الکبیر ۴: ۹۴. تہذیب التہذیب ۴: ۱۱۷. تذکرة الحفاظ ۱: ۲۴۲. الرسالة المستطرفة ۳۱. لسان المیزان ۷: ۲۳۳. تاریخ الثقات ۱۹۴. تاریخ إسماء الثقات ۱۵۴. المراسیل ۴۷. الکنی والأسماء ۲: ۹۶. المشتبہ ۲: ۴۴۴. المغنی فی الضعفاء ۱: ۲۶۸. الثقات ۶: ۴۰۳. تہذیب الأسماء واللغات ۱: ۲۲۴. المعارف ۲۲۱. صفة الصفوة ۲: ۱۳۰. کشف الظنون ۱: ۴۳۹. تاریخ بغداد ۹: ۱۷۴. ہدیة العارفین ۱: ۳۸۷. میزان الاعتدال ۱: ۳۹۷. الأعلام ۳: ۱۰۵. طبقات الشعرانی ۱: ۴۰. وفیات الأعیان ۲: ۳۹۱. الکامل فی التاریخ ۵: ۴۴۵ و ۶: ۳۰۱. اللباب ۳: ۳۹۶. ایضاح المکنون ۱: ۳۰۳. العبر ۱: ۳۲۶. البدایة والنہایة ۱۰: ۲۴۴. مرآة الجنان ۱: ۴۵۹. شذرات الذہب ۱: ۳۵۴. طبقات المفسرین ۱: ۱۹۶. طبقات الحفاظ ۱۱۹. الطبقات لابن خیاط ۲۸۴. النجوم الزاہرة ۲: ۱۵۸. دائرة معارف البستانی ۱: ۶۲۲. دائرة معارف فرید وجدی ۵: ۱۷۹. غایة النہایة ۱: ۳۰۸. الطبقات الکبری ۵: ۳۶۴. الجرح والتعدیل ۲: ۱: ۲۲۵.

الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ عُمُرَهُ، ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ بِغَيْرِ وَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَلَقِيَ اللَّهُ بِمِيتَةٍ جَاهِلِيَّةٍ.

عباس بن ہلال کا بیان ہے کہ امام رضاؑ نے فرمایا؛ سفیان بن عیینہ نے امام صادقؑ سے ملاقات کی تو عرض کی؛ آپ کب تک تقیہ میں رہیں گے حالانکہ آپ عمر کے اس حصے میں پہنچ گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا؛ اگر کوئی شخص اپنی پوری زندگی رکن و مقام کے درمیان نمازیں پڑھتا رہے پھر خدا کے دربار میں اس حال میں حاضر ہو کہ ہم اہل بیت کی ولایت نہ رکھتا ہو تو خدا کے سامنے جاہلیت کی موت مر کر جائے گا[۷۳]۔

عباد بن صہیب[۷۴]

۷۳۶ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَشَّاءُ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، قَالَ، سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا فِي

---

[۷۳]۔ الکلینی بسندہ عن سفیان بن عیینۃ، قال: سمعت ابا عبد اللہ - علیہ السّلام - یقول: وجدت علم الناس کلّہ فی اربع: اوّلہا ان تعرف ربّک، والثانی ان تعرف ما صنع ما بک، والثالث ان تعرف ما اراد منک، والرابع ان تعرف ما یخرجک من دینک؛ امام صادقؑ نے فرمایا؛ میں نے لوگوں کے پورے علم کو ان چار چیزوں میں پایا؛ ۱۔ تو اپنے رب کو پہچانے، ۲۔ تو پہچانے کہ خدا نے تجھ پر کیا احسان کیے ہیں، ۳۔ تو جانے کہ خدا تجھ سے کیا چاہتا ہے؟، ۴۔ یہ جان لے کہ کیا باتیں تجھے دین سے خارج کر دیں گی (الکافی: ج۱: کتاب فضل العلم، باب النوادر، حدیث ۱۱)

[۷۴]۔ رجال الطوسی ۱۳۱ و ۲۴۰. تنقیح المقال ۲: ۱۲۱. رجال النجاشی ۲۰۸. (انہوں نے ان کی توثیق کی اور ان کی کتاب کی خبر دی) نقد الرجال ۱۷۸. فہرست الطوسی ۱۲۰. معالم العلماء ۸۸. رجال ابن داود ۲۵۲. رجال الحلی ۲۴۳. معجم الثقات ۶۷ و ۳۰۴. معجم رجال الحدیث ۹: ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۴. رجال البرقی ۲۴. جامع الرواۃ ۱: ۴۳۰. ہدایۃ المحدثین ۸۸. مجمع الرجال ۳: ۲۴۳ و ۲۴۴. بہجۃ الآمال ۵: ۱۰۰. منتہی المقال ۱۶۸. منہج المقال ۱۸۷. نضد الایضاح ۱۷۶. التحریر الطاووسی ۱۹۰ و ۲۱۲. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۲۲. روضۃ المتقین ۱۴: ۳۷۵. اتقان المقال ۷۵ و ۳۰۶. الوجیزۃ ۳۷. رجال الأنصاری ۹۸. لسان المیزان ۳: ۲۳۰. میزان الاعتدال ۲: ۳۶۷. المجموع فی الضعفاء والمتروکین ۱۶۴ و ۴۶۰. تاریخ اسماء الثقات ۲۴۶. الضعفاء الکبیر ۳: ۱۴۴. الجرح والتعدیل ۳: ۱: ۸۱. الکامل فی ضعفاء الرجال ۴: ۱۶۵۲. التاریخ الکبیر ۶: ۴۳. المجروحین ۲: ۱۶۴. الضعفاء والمتروکین

الطَّوَاف إِذَا رَجُلٌ يَجْذِبُ ثَوْبِى، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا عَبَّادٌ الْبَصْرِىُّ، قَالَ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ تَلْبَسُ مِثْلَ هَذَا الثَّوْبِ وَ أَنْتَ فِى الْمَوْضِعِ الَّذِى أَنْتَ فِيهِ مِنْ عَلِىٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ! قَالَ، قُلْتُ: وَيْلَكَ هَذَا ثَوْبٌ قُوهِىٌّ اشْتَرَيْتُ بِدِينَارٍ وَ كَسْرٍ، وَ كَانَ عَلِىٌّ (ع) فِى زَمَانٍ يَسْتَقِيمُ لَهُ مَا لَبِسَ فِيهِ، وَ لَوْ لَبِسْتُ مِثْلَ ذَلِكَ اللِّبَاسِ فِى زَمَانِنَا لَقَالَ النَّاسُ هَذَا مُرَاءٍ مِثْلَ عَبَّاد. قَالَ نَصْرٌ: عَبَّادٌ بُتْرِىٌّ.

ابن سنان نے امام صادقؑ سے روایت کی کہ میں طواف میں مشغول تھا کہ ایک شخص نے میں کپڑوں کو آن کھینچا میں نے دیکھا تو وہ عباد بصری تھا اور مجھ سے کہنے لگا؛اے جعفر بن محمد! علی سے خاص قرابت رکھنے کے باوجود آپ ایسے مقام پر اس قسم کے اعلی کپڑے پہنتے ہیں؟!

میں نے جواب دیا؛ تیرا برا ہو یہ کتان کا سفید کپڑا ہے جسے میں نے سوا ایک دینار میں خریدا ہے اور حضرت علیؑ ایک ایسے دور میں تھے[۷۵] جس میں وہی لباس ٹھیک تھا جو آپ زیب تن فرماتے تھے مگر آج کے دور میں اگر میں وہ لباس پہنوں تو لوگ کہیں گے ؛یہ عباد کی طرح ریاکار ہے اور نصر کا کہنا ہے کہ عباد بتری نظریئے کا قائل تھا۔

۷۳۷ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِى الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيبَ، قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَار، قَالَ، دَخَلَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ الْبَصْرِىُّ عَلَى أَبِى عَبْدِ اللَّهِ (ع)، وَ عَلَيْهِ ثِيَابُ شُهْرَةٍ غِلَاظٍ، فَقَالَ: يَا عَبَّادُ مَا

ابن الجوزی ۲: ۷۴. اِحوال الرجال ۱۱۲. موضح اِوہام الجمع والتفریق ۲: ۲۷۷. المشتبہ ۲: ۵۵۳. المغنی فی الضعفاء ۱: ۳۲۶(عامہ کے اقوال اس کے متعلق مختلف ہیں ابو داود نے صدوق اور بہت زیادہ سچا قرار دیا لیکن بخاری ونسائی نے متروک کہا).

[۷۵] ۔امام ع نے اس بحث کی طرف اشارہ فرمایا جو متاخرین میں استنباط احکام میں زمان و مکان کی تاثیر کے عنوان سے مشہور ہے جسے ہم نے" مجتہد اعلم کی تقلید " میں ذکر کیا ہے اور اس کے بہت سے شواہد کو پیش کیا ہے جن سے احکام کی تغییر میں زمانے و مکان کی تاثیر پائی جاتی ہے ،اس تحقیق کی طرف رجوع کیا جائے ۔

هَذِه الثِّيَابُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّه تَعِيبُ هَذَا عَلَيَّ! قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّه (ص) مَنْ لَبِسَ ثِيَابَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثِيَابَ الذُّلِّ يَوْمَ الْقِيَامَة، قَالَ عَبَّادٌ مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا! قَالَ يَا عَبَّادُ تَتَّهِمُنِي! حَدَّثَنِي آبَائِي عَنْ رَسُولِ اللَّه (ص).

حسین بن مختار کا بیان ہے کہ عباد بن کثیر بصری امام صادقؑ کے پاس حاضر ہوا جب کہ اس نے لباس شہرت اور موٹے جھوٹے کپڑے پہنے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا ؛ اے عباد ! یہ کیسے کپڑے تم نے پہن رکھے ہیں ؟ اس نے کہا اے ابو عبداللہ آپ بھی مجھے اس کا طعنہ دیتے ہیں ! فرمایا ؛ ہاں اس لیے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ؛ جو شخص دنیا میں ایسا لباس پہنے جو اس کی شہرت اور تشہیر کا سبب ہو تو قیامت کے دن خداوند اسے ذلت کا لباس پہنائے گا، تو عباد نے کہا آپکو یہ حدیث کس نے نقل کی آپ نے فرمایا ؛ اے عباد تو مجھے متہم کرنا چاہتا ہے یہ حدیث مجھے میرے معصوم آباء واجداد نے رسول اکرم ﷺ سے بیان فرمائی۔

عمرو بن ابی مقدام[۷۶]

۷۳۸ حَدَّثَنِی حَمْدَوَیْهِ بْنُ نُصَیْرٍ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِیثَمِیِّ، عَنْ أَبِی الْعَرَنْدَسِ الْكِنْدِیِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ قَالَ، كُنَّا بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ وَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَاعِدٌ، فَقِیلَ لَهُ مَا أَكْثَرَ الْحَاجَّ! فَقَالَ (ع) مَا أَقَلَّ الْحَاجَّ! فَمَرَّ عَمْرُو بْنُ أَبِی الْمِقْدَامِ، فَقَالَ: هَذَا مِنَ الْحَاجِّ.

ایک قریشی شخص کا بیان ہے کہ ہم کعبہ کے پاس موجود تھے اور امام صادقؑ بھی وہاں تشریف فرما تھے کسی نے امام سے عرض کی؛ مولا، کتنے زیادہ حاجی ہیں! آپ نے فرمایا؛ حقیقی حاجی کتنے کم ہیں! اور اس بعد وہاں سے عمرو بن ابی مقدام گزرا تو آپ نے فرمایا؛ یہ حقیقی حاجی ہے۔

---

[۷۶]۔ الطبقات الکبری لابن سعد ۶ص ۳۸۳، التاریخ الکبیر ۶ص۳۱۹ن ۲۵۱۴، سنن اِبی داود اص۷۷ن ۲۸۷ رجال البرقی ۱۱ و ۱۶، الضعفاء والمتروکین نسائی ۱۸۵ان ۴۷۴، الجرح والتعدیل ۶ص ۲۲۳ن ۱۲۳۹، الثقات لابن حبان ۲ص۶۷، الکامل لابن عدی ۵ص۱۲۰ان ۱۲۸۶، رجال النجاشی ۲ص۱۳۶ان ۵۷۷، رجال الطوسی ۱۳۰ان ۴۲ وص ۲۴۷ن ۳۸۰، التحریر الطاووسی ۱۹۱ان ۲۷۶، رجال ابن داود ۲۵۶ن ۱۰۸۹اوص ۴۸۷ن ۳۵۰، رجال العلامۃ الحلی ۱۲۰ان ۲وص۲۴۱ن ۱۰، تہذیب الکمال ۲۱ص۵۵۳ ن ۴۳۳۳، میزان الاعتدال ۳ص۲۴۹ ن ۶۳۴۰، تہذیب التہذیب ۸ص۹، تقریب التہذیب ۲ص۶۶، نقد الرجال ۲۴۹ن ۶، مجمع الرجال ۴ص۲۵۷ و ۲۴۷ و ۲۵۷، جامع الرواۃ اص۶۱۶ و ۶۲۸ و ۶۳۰ و ۶۳۲، وسائل الشیعۃ ۲۰ص ۲۸۲ن ۸۶۲، الوجیزۃ ۱۵۹ و ۱۶۰، ہدایۃ المحدثین ۱۲۲، مستدرک الوسائل ۳ص ۶۳۳ و ۳۹۷ و ۸۳۰، بہجۃ الآمال ۵ص۵۷۷ و ۵۷۸، تنقیح المقال ۲ص ۳۲۳ن ۸۶۴۵، الذریعۃ ۶ص ۳۵۲ن ۲۱۱۱، معجم رجال الحدیث ۱۳ص۷۲ ن ۸۸۴۷ و ۸۸۶۲، قاموس الرجال ۷ص ۱۲۲.

سفیان ثوری[۷۷]

۷۳۹ حَمْدَوَیْهِ بْنُ نُصَیْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، قَالَ، قَالَ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ لِأَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) إِنَّهُ یَرْوِی أَنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ (ع) کَانَ یَلْبَسُ الْخَشِنَ مِنَ الثِّیَابِ، وَ أَنْتَ تَلْبَسُ الْقُوهِیَّ الْمَرْوِیَّ، قَالَ وَیْحَکَ إِنَّ عَلِیّاً (ص) کَانَ فِی زَمَانٍ ضَیِّقٍ، فَإِذَا اتَّسَعَ الزَّمَانُ فَأَبْرَارُ الزَّمَانِأَوْلَی بِهِ.

---

[۷۷]۔ اس کا نام سفیان بن سعید بن مسروق۹۷-۱۶۱ھ ہے؛رجال الطوسی ۲۱۲(اسند عنہ) منتہی المقال ۱۴۸، ہدیۃ الأحباب (فارسی) ۱۱۴. فہرست الندیم ۲۲۶، سفینہ البحار ۱: ۱۳۸ و ۶۳۱. تنقیح المقال ۲: ۳۶. تکملۃ الرجال ۱: ۴۴۳. تذکرۃ الأولیاء (فارسی) ۱۲۳.فرق الشیعۃ ۷. مجمع الرجال ۳: ۱۲۹- ۱۳۲. طبقات الصوفیہ ہروی (فارسی) ۵۴۰. جامع الرواۃ ۱: ۳۶۶. المقالات والفرق ۶ و ۱۳۴. روضات الجنات ۴: ۶۰. الکنی والألقاب ۲: ۱۱۹. التحریر الطاووسی ۱۴۵. روضۃ المتقین ۱۴: ۳۶۹. ریحانۃ الأدب (فارسی) ۱: ۳۷۳. منہج المقال ۱۶۵. تتمۃ المنتہی (فارسی) ۲۱۱. الموسوعۃ الأسلامیہ ۲۳۳:۵. حلیہ الأولیاء ۶: ۳۵۶و۷: ۳. نقد الرجال ۱۵۴. إعیان الشیعۃ۷: ۲۶۴. توضیح الاشتباہ ۱۷۴. رجال الحلی ۲۲۸. معجم رجال الحدیث ۸: ۱۵۱و۱۶۱. رجال ابن داود ۱۰۴و ۲۴۸. بہجۃ الآمال ۴: ۳۷۷. اتقان المقال ۱۹۱. الأعلام فی کتاب معجم البلدان ۲۵۶. مروج الذہب ۳: ۳۳۲و۳۳۳. میزان الاعتدال ۲: ۱۴۹. تاریخ الثقات ۱۹۰. الکنی والأسماء ۲: ۵۶. تاریخ الثقات ۱۹۰. الاکمال ۱: ۵۸۶. الثقات ۶: ۴۰۱. الأعلام ۳: ۱۰۴. العبر ۱: ۲۳۴. الأنساب ۱۱۷. صید الخاطر ۱۷۵. ذیل المذیل ۱۰۵. لسان المیزان ۷: ۲۳۳. اللباب ۱: ۲۴۴. تاریخ گزیدہ (فارسی) ۶۲۷ و ۷۰۹. الکامل فی التاریخ ۶: ۵۶. البیان والتبیین ۲: ۸۷. لسان العرب ۴: ۱۱۲. تہذیب التہذیب ۴: ۱۱۱. التاریخ الکبیر ۴: ۹۲. تقریب التہذیب ۱: ۳۱۱. شذرات الذہب ۱: ۲۵۰. المشتبہ ۱: ۹۸. تہذیب الأسماء واللغات ۱: ۲۲۲. وفیات الأعیان ۲: ۳۸۶. خلاصۃ تذہیب الکمال ۱۲۳. معجم المؤلفین ۴: ۲۳۴. الجواہر المضیۃ ۱: ۲۵۰. تاریخ بغداد ۹: ۱۵۱. المعارف ۲۱۷. الطبقات الکبری ۶: ۲۵۷. ہدیۃ العارفین ۱: ۳۸۷. دول الاسلام ۱: ۸۴. دائرۃ معارف البستانی ۹: ۶۳۱. مرآۃ الجنان ۱: ۳۴۵. البدایۃ والنہایۃ ۱۰: ۱۳۴. طبقات الحفاظ ۹۵. الطبقات ابن خیاط ۱۶۸. النجوم الزاہرۃ ۲: ۳۹. تاریخ إبی الفداء ۲: ۹ تذکرۃ الحفاظ ۱: ۲۰۳. الرسالۃ المستطرفۃ ۴۱. طبقات الفقہاء ۸۴. غایۃ النہایۃ ۱: ۳۰۸. طبقات المفسرین ۱: ۱۹۳. دائرۃ معارف فرید وجدی ۵: ۱۷۸. الجرح والتعدیل ۲: ۱: ۲۲۲. تاریخ آداب اللغۃ العربیہ ۱: ۴۵۱. تاریخ الخلفاء ۲۷۹. معجم البلدان ۱: ۲۱۶. التحبیر ۱: حاشیۃ ۱۸۲. جمہرۃ الأولیاء ۲: ۱۱۵.

علی بن اسباط کا بیان ہے کہ سفیان بن عیینہ نے امام صادقؑ سے کہا کہ روایتوں میں ہے کہ علی بن ابی طالب درشت و کھردرے کپڑے پہنا کرتے تھے اور آپ اس قسم کے سفید اور برّاق کپڑے پہنتے ہیں آپ نے فرمایا ارے وہ زمانہ جس میں امام علی نے زندگی گزاری وہ تنگ دستی کا دور تھا اب جب کہ وسیع دولت اور حلال مال کی کثرت ہے تو اس زمانے کے نیکو کار اور اہل ایمان اس کے زیادہ حق دار ہیں۔

۷۴۰ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنی الْحُسَیْنُ بْنُ إشْکِیبَ، قَالَ حَدَّثَنی الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَیْنِ الْمَرْوَزِیُّ، عَنْ یُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ، قَالَ، سَمِعْتُ بَعْضَ أَصْحَابِ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) یُحَدِّثُ: أَنَّ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ دَخَلَ عَلَی أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) وَ عَلَیْهِ ثِیَابٌ جِیَادٌ، فَقَالَ یَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ آبَاءَکَ لَمْ یَکُونُوا یَلْبَسُونَ مِثْلَ هَذِهِ الثِّیَابِ! فَقَالَ إِنَّ آبَائِی عَلَیْهِمُ السَّلَامُ کَانُوا فِی زَمَانٍ مُقْفِرٍ مُقْتِرٍ، وَ هَذَا زَمَانٌ قَدْ أَرْخَتِ الدُّنْیَا عَزَالِیَهَا، فَأَحَقُّ أَهْلِهَا بِهَا أَبْرَارُهُمْ.

امام صادقؑ کے بعض اصحاب نے روایت کی کہ سفیان ثوری امام کے پاس آیا جبکہ آپ نے بہتری کپڑے پہنے ہوئے تھے تو اس نے کہا؛اے ابو عبداللہ ! آپ کے آباء واجداد تو اس طرح کے نفیس کپڑے نہیں پہنا کرتے تھے ،آپ نے فرمایا میرے آباء واجداد تنگ دستی اور غربت کے زمانے میں تھے لیکن اس زمانے میں دنیا اور دولت کی وسعت ہے تو اس کے سب سے زیادہ حق دار نیکو کار اور پرہیز گار افراد ہیں[۴۸]۔

۷۴۱ وَجَدْتُ فِی کِتَابِ أَبِی مُحَمَّدٍ جِبْرِیلَ بْنِ أَحْمَدَ الْفَارِیَابِیِّ بِخَطِّهِ، حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَیْلِ الْکُوفِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

۴۸۔ الکافی ج۶، کتاب الزی والتجمل ۸، باب اللباس ۲ ح ۸ میں سفیان کا یہ اعتراض نقل کیا ہے۔

عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ، أَتَى قَوْمٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) يَسْأَلُونَهُ الْحَدِيثَ مِنَ الْأَمْصَارِ، وَ أَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لِي: أَ تَعْرِفُ أَحَداً مِنَ الْقَوْمِ قُلْتُ لَا، فَقَالَ فَكَيْفَ دَخَلُوا عَلَيَّ قُلْتُ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ يَطْلُبُونَ الْحَدِيثَ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ لَا يُبَالُونَ مِمَّنْ أَخَذُوا الْحَدِيثَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ غَيْرِي مِنَ الْحَدِيثِ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: فَحَدِّثْنِي بِبَعْضِ مَا سَمِعْتَ قَالَ إِنَّمَا جِئْتُ لِأَسْمَعَ مِنْكَ لَمْ أَجِئْ أُحَدِّثُكَ، وَ قَالَ لِلْآخَرِ: ذَاكَ مَا يَمْنَعُهُ أَنْ يُحَدِّثَنِي مَا سَمِعْتَ، قَالَ: وَ تَتَفَضَّلُ أَنْ تُحَدِّثَنِي مَا سَمِعْتَ! أَ جَعَلَ الَّذِي حَدَّثَكَ حَدِيثَهُ[۷۹] أَمَانَةً لَا تُحَدِّثُ بِهِ أَحَداً قَالَ لَا، قَالَ فَأَسْمِعْنَا بَعْضَ مَا اقْتَبَسْتَ مِنَ الْعِلْمِ حَتَّى نُفِيدَكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ!

میمون بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک گروہ امام صادقؑ کے پاس حدیث سننے کے لیے آیا میں بھی وہیں موجود تھا، آپ نے مجھے فرمایا؛ کیا تو اس گروہ میں سے کسی کو جانتا ہے؟ میں نے عرض کی؛ نہیں مولا، فرمایا تو یہ میرے پاس کیسے آئے ہیں؟ میں نے عرض کی؛ یہ ایسے لوگ ہیں جو ہر شخص سے حدیث لینے جاتے ہیں، اور یہ نہیں دیکھتے کہ کس سے حدیث لے رہے ہیں ، تو آپ نے ان میں سے ایک شخص سے فرمایا؛ کیا تو نے میرے علاوہ کسی سے حدیث سنی ہے، اس نے کہا؛ جی ہاں، تو آپ نے فرمایا؛ جو تو نے حدیث سن رکھی ہے ان میں سے بعض مجھے بھی سنائیے، اس نے کہا؛ میں آپ سے حدیث سننے آیا ہوں آپ کو احادیث سنانے نہیں آیا، آپ نے ایک دوسرے شخص سے کہا؛ اسے کیا چیز مانع ہے کہ وہ سنی ہوئی حدیثیں بیان نہیں کرتا، کیا تو مہربانی کر کے کچھ حدیثیں نقل کرے گا جو تو نے سن رکھی ہیں، کیا جس شخص نے تمہیں

---

[۷۹] ۔ رجال الکشی، ص: ۳۹۴۔۳۹۷۔

حدیث بیان کی اس نے اسے ایسی امانت کے طور پر بیان کی کہ تم کسی دوسرے شخص کو بیان نہ کرو؟! ، اس نے کہا نہیں ، توآپ نے فرمایا؛ توہمیں بعض احادیث سناو، جو تم نے ابھی تک علم حاصل کیا ہے پھر ہم تمہیں ان شاء اللہ مفید باتیں بتائیں گے۔

۱۔ قَالَ حَدَّثَنِی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: النَّبِیذُ کُلُّهُ حَلَالٌ إِلَّا الْخَمْرَ، ثُمَّ سَکَتَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) زِدْنَا!

۲۔ قَالَ حَدَّثَنِی سُفْیَانُ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ لَا یَمْسَحُ عَلَی خُفَّیْهِ فَهُوَ صَاحِبُ بِدْعَةٍ، وَ مَنْ لَمْ یَشْرَبِ النَّبِیذَ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ، وَ مَنْ لَمْ یَأْکُلِ الْجِرِّیثَ وَ طَعَامَ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَ ذَبَائِحَهُمْ فَهُوَ ضَالٌّ، أَمَّا النَّبِیذُ فَقَدْ شَرِبَهُ عُمَرُ نَبِیذَ زَبِیبٍ فَرَشَّحَهُ بِالْمَاءِ، وَ أَمَّا الْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ: فَقَدْ مَسَحَ عُمَرُ عَلَی الْخُفَّیْنِ ثَلَاثاً فِی السَّفَرِ وَ یوماً وَ لَیْلَةً فِی الْحَضَرِ، وَ أَمَّا الذَّبَائِحُ: فَقَدْ أَکَلَهَا عَلِیٌّ (ع) فَقَالَ کُلُوهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَی یَقُولُ: الْیَوْمَ أُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبَاتُ وَ طَعَامُ الَّذِینَ أُوتُوا الْکِتَابَ حِلٌّ لَکُمْ وَ طَعَامُکُمْ حِلٌّ لَهُمْ[۸۰]، ثُمَّ سَکَتَ. فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) زِدْنَا! فَقَالَ قَدْ حَدَّثْتُکَ بِمَا سَمِعْتُ، قَالَ: أَ کُلُّ الَّذِی سَمِعْتَ هَذَا قَالَ لَا، قَالَ: زِدْنَا!

۳۔ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَیْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ أَشْیَاءُ صَدَّقَ النَّاسُ بِهَا وَ أَخَذُوا بِهَا وَ لَیْسَ فِی الْکِتَابِ لَهَا أَصْلٌ، مِنْهَا عَذَابُ الْقَبْرِ، وَ مِنْهَا الْمِیزَانُ، وَ مِنْهَا الْحَوْضُ، وَ مِنْهَا الشَّفَاعَةُ، وَ مِنْهَا النِّیَّةُ یَنْوِی الرَّجُلُ مِنَ الْخَیْرِ وَ الشَّرِّ فَلَا

---

[۸۰] ۔ مائدہ۵۔

يَعْمَلُهُ فَيُثَابُ عَلَيْه، وَ لَا يُثَابُ الرَّجُلُ إِلَّا بِمَا عَمِلَ إِنْ خَيْراً فَخَيْراً وَ إِنْ شَرّاً فَشَرّاً، قَالَ، فَضَحِكْتُ مِنْ حَدِيثِه، فَغَمَزَنِی أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) أَنْ كُفَّ حَتَّی نَسْمَعَ! قَالَ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ مَا يُضْحِكُکَ مِنَ الْحَقِّ أَوْ مِنَ الْبَاطِلِ قُلْتُ لَهُ أَصْلَحَکَ اللَّهُ وَ أَبْكِی! وَ إِنَّمَا يُضْحِكُنِی مِنْکَ تَعَجُّباً كَيْفَ حَفِظْتَ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ! فَسَكَتَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) زِدْنَا!

۴ـ قَالَ حَدَّثَنِی سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّهُ رَأَی عَلِيّاً (ع) عَلَی مِنْبَرِ الْكُوفَةِ وَ هُوَ يَقُولُ: لَئِنْ أُتِيتُ بِرَجُلٍ يُفَضِّلُنِی عَلَی أَبِی بَكْرٍ وَ عُمَرَ لَأُجَلِّدَنَّهُ حَدَّ الْمُفْتَرِی، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) زِدْنَا!

۵ـ فَقَالَ حَدَّثَنِی سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرٍ، أَنَّهُ قَالَ حُبُّ أَبِی بَكْرٍ وَ عُمَرَ إِيمَانٌ وَ بُغْضُهُمَا كُفْرٌ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) زِدْنَا!

۶ـفَقَالَ حَدَّثَنِی يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ عَلِيّاً (ع) أَبْطَأَ عَنْ بَيْعَةِ أَبِی بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ عَتِيقٌ مَا خَلَّفَکَ يَا عَلِیُّ عَنِ الْبَيْعَةِ، وَ اللَّه لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَکَ! فَقَالَ لَهُ عَلِیٌّ (ع) يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّه لَا تَثْرِيبَ! قَالَ لَا تَثْرِيبَ قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) زِدْنَا!

۷ـ قَالَ حَدَّثَنِی سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَمَرَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَنْ يَضْرِبَ عُنُقَ عَلِیٍّ (ع) إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سَلَّمَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ نَفْسِه، ثُمَّ قَالَ يَا خَالِدُ لَا تَفْعَلْ مَا أَمَرْتُکَ! قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) زِدْنَا!

۸۔ قَالَ حَدَّثَنِی نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّه، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّد، أَنَّهُ قَالَ: وَدَّ عَلیٌّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ أَنَّهُ بِنَخِیلَاتٍ یَنْبُعَ یَسْتَظِلُّ بِظِلِّهِنَّ وَ یَأْکُلُ مِنْ حَشَفِهِنَّ وَ لَمْ یَشْهَدْ یَوْمَ الْجَمَلِ وَ لَا النَّهْرَوَانَ، وَ حَدَّثَنِی بِهِ سُفْیَانُ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) زِدْنَا!

۹۔قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا رَأَی عَلِیٌّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ یَوْمَ الْجَمَلِ کَثْرَةَ الدِّمَاء، قَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ: یَا بُنَیَّ هَلَکْتُ، قَالَ لَهُ الْحَسَنُ یَا أَبَتِ أَ لَیْسَ قَدْ نَهَیْتُکَ عَنْ هٰذَا الْخُرُوجِ! فَقَالَ عَلِیٌّ (ع): یَا بُنَیَّ لَمْ أَدْرِ أَنَّ الْأَمْرَ یَبْلُغُ هٰذَا الْمَبْلَغَ، قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) زِدْنَا!

۱۰۔ قَالَ حَدَّثَنِی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ عَلِیّاً (ع) لَمَّا قَتَلَ أَهْلَ صِفِّینَ، بَکَی عَلَیْهِمْ ثُمَّ قَالَ: جَمَعَ اللَّهُ بَیْنِی وَ بَیْنَهُمْ فِی الْجَنَّة.

ا۔اس نے کہا مجھے سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے حدیث بیان کی کہ سوائے شراب کے ہر قسم کی نبیذ حلال ہے، اور وہ خاموش ہو گیا تو امام نے فرمایا؛ ارے مزید کچھ سناو۔

۲۔ تو اس نے کہا؛ سفیان نے مجھے ایک شخص کے واسطے سے محمد بن علی سے روایت بیان کی کہ جو شخص اپنے موزوں پر مسح نہ کرے تو وہ بدعت کا مرتکب ہوگا اور جو شخص نبیذ نہ پیئے وہ بدعتی ہوگا اور جو مار ماہی اور اہل ذمہ کافروں کے کھانے اور ان کے ذبح شدہ گوشت نہ کھائے تو وہ گمراہ ہے۔

چونکہ نبیذ کے متعلق ہے کہ عمر نے زبیب (کشمش) کی نبیذ پی تھی اور اس پر پانی چھڑک لیا تھا اور موزوں پہ مسح تو عمر نے تین مرتبہ سفر میں اور ایک دن رات وطن میں ایسا کیا تھا اور کافروں کے ذبح شدہ گوشت تو علی کھاتے تھے اور فرماتے تھے؛ انہیں کھاو کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے ؛آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی اور ان لوگوں کے کھنے جن کو کتاب دی گئی تمہارے لیے حلال ہیں اور تمہارے کھانے ان کے لیے حلال ہیں، پھر وہ شخص خاموش ہو گیا،

توامام نے فرمایا؛ کچھ مزید سناو، تواس نے کہا میں نے جو سنا تھا آپ کو بیان کیا، آپ نے فرمایا؛ کیا تو نے ابھی تک اتنا ہی سنا تھا جو تمام بیان کیا، اس نے کہا؛ نہیں، توآپ نے فرمایا؛ کچھ مزید سناو۔
۳۔ اس نے کہا؛ ہمیں عمرو بن عبید نے حسن سے روایت بیان کی کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کی لوگ تصدیق کرتے ہیں اور ان کو دین کے طور پر اخذ کر چکے ہیں حالانکہ ان کی کوئی بنیاد قرآن میں نہیں ہے، اور وہ اشیاء یہ ہیں ؛ ا۔ عذاب قبر، ۲۔ میزان، ۳۔ حوض کوثر، ۴۔ شفاعت، ۵۔ نیت کہ اگر کوئی شخص اچھائی یا برائی کی نیت کرے مگر اس پر عمل نہ کرے تو اس کو بدلا دیا جائے گا حالانکہ انسان کو صرف اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اگر اچھا عمل کرے تو اچھا بدلہ ملے گا اور اگر برا عمل ہو گا تو سزا ملے گی۔
راوی کہتا ہے کہ میں یہ حدیث سن کر ہنس پڑا توامام نے مجھے اشارہ فرمایا کہ خاموش رہوں تا کہ ہم اس سے مزید کچھ سنیں، تو اس شخص نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا؛ تم کیوں ہنس رہے ہو حق کی وجہ سے یا باطل کی وجہ سے ؟ میں نے جواب دیا، خدا آپ کا بھلا کرے تو کیا میں گریہ کروں ! مجھے تجھ سے تعجب کی وجہ سے ہنسی آگئی کہ کیسے تو نے ان احادیث کو حفظ کر لیا ہے ! تو وہ خاموش ہو گیا، توامام نے فرمایا؛ ارے کچھ مزید سنایئے۔
۴۔ تو اس نے کہا؛ مجھے سفیان ثوری نے محمد بن منکدر سے روایت بیان کی کہ اس نے علی کو کوفہ کے منبر پر دیکھا جب کہ آپ فرمارہے تھے اگر کوئی شخص میرے پاس لایا جائے جو مجھے ابو بکر و عمر سے فضیلت دیتا ہو تو میں اس پر افتراء پردازوں کی حدّ جاری کروں گا، امام صادقؑ نے فرمایا، مزید کوئی حدیث سناو۔
۵. اس نے کہا؛ سفیان نے جعفر سے مجھے بیان کیا کہ ابو بکر و عمر کی محبت ایمان ہے اور ان سے بغض و کینہ رکھنا کفر ہے، امام صادق نے فرمایا، مزید کوئی حدیث سناو۔
٦۔ اس نے کہا؛ یونس بن عبید نے حسن سے نقل کیا کہ علی نے ابو بکر کی بیعت میں سستی کی تو عتیق نے ان سے کہا؛ اے علی تم بیعت سے کیوں پیچھے رہے، خدا کی قسم میں چاہتا ہون کہ

تیری گردن اڑادوں ، تو علی نے کہااے رسول کے خلیفہ ! کیا معافی نہیں مل سکتی ،اس نے کہا ہاں تمہیں اب ملامت نہیں کی جائے گی ، امام صادق نے فرمایا،مزید کوئی حدیث سناو۔

۷۔اس نے کہا؛ مجھے سفیان ثوری نے حسن سے روایت بیان کی کہ ابو بکر نے خالد بن ولید کو حکم دیا تھاکہ صبح کی نماز کے بعد جب وہ سلام کہے تو وہ علی کی گردن اڑادے اور جب صبح کی نماز کے بعد مخفی سا سلام کہا تو فورا کہا؛اے خالد جو میں نے تجھے حکم دیا تھاوہ ہر گز انجام نے دے، امام صادق نے فرمایا،مزید کوئی حدیث سناو۔

۸۔ اس نے کہا ؛ نعیم بن عبداللہ نے جعفر بن محمد سے روایت کی کہ علی بن ابی طالب نے خواہش کی کہ کاش وہ ینبع کے کھجوروں کے باغ میں سایہ کے نیچے بیٹھتااور وہاں درختوں کے نیچے گری ہوئی کھجوریں کھایا کرتا مگر جنگ جمل اور نہروان میں شریک نہ ہوتا، یہ حدیث مجھے سفیان نے بھی سنائی ، امام صادق نے فرمایا،مزید کوئی حدیث سناو۔

۹۔اس نے کہا ؛عباد نے جعفر بن محمد سے روایت نقل کی کہ جنگ جمل کے دن علی بن ابی طالب نے کثرت سے خون بہتے ہوئے دیکھے تو اپنے بیٹے حسن سے فرمایا ؛ اے فرزند ! میں ہلاک ہوگیا، تو حسن نے کہا؛ارے بابا ! میں نے توآپ کو خروج سے منع کیا تھا، تو علی نے فرمایا ؛اے فرزند مجھے معلوم نہیں تھا کہ معاملہ اس حد تک پہنچ جائے گا ، امام صادق نے فرمایا ،مزید کوئی حدیث سناو۔

۱۰۔اس نے کہا؛ مجھے سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے حدیث نقل کی کہ علی نے جنگ صفین کی تو مقتولین پہ روئے اور فرمایا؛اللہ تعالی مجھے اور ان کو جنت میں جمع کرے گا۔

قَالَ، فَضَاقَ بِیَ الْبَیْتُ وَ عَرِقْتُ وَ کِدْتُ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ مَسْکِی، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ إِلَیْهِ وَ أَتَوَطَّأُهُ، ثُمَّ ذَکَرْتُ غَمْزَةَ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَکَفَفْتُ. فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) مِنْ أَیِّ الْبِلَادِ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، قَالَ فَهَذَا الَّذِی تُحَدِّثُ عَنْهُ وَ تَذْکُرُ

اسْمَهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، تَعْرِفُهُ قَالَ لَا، قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ شَيْئاً قَطُّ قَالَ لَا، قَالَ: فَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ عِنْدَكَ حَقٌّ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: فَمَتَى سَمِعْتَهَا قَالَ لَا أَحْفَظُ، قَالَ، إِلَّا أَنَّهَا أَحَادِيثُ أَهْلِ مِصْرِنَا مُنْذُ دَهْرٍ لَا يَمْتَرُونَ فِيهَا، قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع): لَوْ رَأَيْتَ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْهُ، فَقَالَ لَكَ هَذِهِ الَّتِي تَرْوِيهَا عَنِّي كَذِبٌ لَا أَعْرِفُهَا وَ لَمْ أُحَدِّثْ بِهَا، هَلْ كُنْتَ تُصَدِّقُهُ قَالَ لَا، قَالَ: لِمَ قَالَ لِأَنَّهُ شَهِدَ عَلَى قَوْلِهِ رِجَالٌ لَوْ شَهِدَ أَحَدُهُمْ عَلَى عِتْقِ رَجُلٍ لَجَازَ قَوْلُهُ، قَالَ: اكْتُبْ؛

راوی کہتا ہے مسلسل یہ جھوٹی نسبتیں سن کر پورا کمرہ مجھ پر تنگ ہو گیا، مجھے پسینہ آ گیا اور شاید میری جان نکل جاتی، میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا پھر مجھے امام کا اشارہ یاد آیا تو میں آرام سے بیٹھ گیا ،اب امام نے سے فرمایا؛ تو کس شہر سے ہے؟ اس نے کہا؛بصرہ سے ہوں، امام نے پوچھا؛ یہ شخص جس کی طرف سے حدیثیں بیان کر رہا ہے اور اس کا نام جعفر بن محمد بیان کر رہا ہے اس کو جانتا ہے؟ اس نے کہا؛ نہیں، امام نے فرمایا؛ کیا تو نے خود اس سے جا کر حدیثیں سنی ہیں؟ اس نے کہا؛ نہیں،امام نے پوچھا؛ یہ جو حدیثیں تو نے بیان کی ہیں کیا تیرے نزدیک صحیح اور حق ہیں؟اس نے جواب دیا؛ ہاں،امام نے پوچھا؛ تو نے ان کو کب سنا ہے؟اس نے کہا؛ مجھے زمانہ یاد نہیں مگر یہ ہمارے علاقوں میں طویل زمانے سے مشہور حدیثیں ہیں ان میں کوئی شک نہیں کرتا ہے۔

امام نے فرمایا؛اگر تو اس شخص کو دیکھے جس سے تو نے حدیث نقل کی اور وہ تجھے کہے کہ یہ روایات جو تو مجھ سے نقل کر رہا ہے جھوٹ ہیں میں ان کو نہیں جانتا اور نہ میں نے بیان کی ہیں تو کیا تو اس کی تصدیق کرے گا؟اس نے کہا؛ نہیں، امام نے پوچھا؛اس کی کیا وجہ ہے؟اس نے کہا؛ کیونکہ اس کے قول کی تصدیق اور صداقت پر اتنے لوگوں نے گواہی دی ہے کہ اگر وہ لوگ

کسی شخص کے خلاف قتل کی گواہی دیتے تو اس کو قتل کرنا جائز ہوتا، تو امام نے فرمایا؛ اب مجھ سے بھی ایک حدیث لکھ لے؛

بِسْمِ اللّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنِى أَبِى عَنْ جَدِّى، قَالَ مَا اسْمُکَ قَالَ: مَا تَسْأَلُ عَنِ اسْمِى إِنَّ رَسُولَ اللّهِ (ص) قَالَ: خَلَقَ اللّهُ الْأَرْوَاحَ قَبْلَ الْأَجْسَادِ بِأَلْفَىْ عَامٍ، ثُمَّ أَسْكَنَهَا الْهَوَاءَ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ هَاهُنَا وَ مَا تَنَاكَرَ مِنْهَا ثُمَّ اخْتَلَفَ هَاهُنَا، وَ مَنْ كَذَبَ عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى يَهُودِيّاً، وَ إِنْ أَدْرَکَ الدَّجَّالَ آمَنَ بِهِ وَ إِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ آمَنَ بِهِ فِى قَبْرِهِ، يَا غُلَامُ ضَعْ لِى مَاءً، وَ غَمَزَنِى فَقَالَ لَا تَبْرَحْ، وَ قَامَ الْقَوْمُ فَانْصَرَفُوا وَ قَدْ كَتَبُوا الْحَدِيثَ الَّذِى سَمِعُوا مِنْهُ، ثُمَّ إِنَّهُ خَرَجَ وَ وَجْهُهُ مُنْقَبِضٌ، قَالَ: أَ مَا سَمِعْتَ مَا يُحَدِّثُ بِهِ هَؤُلَاءِ قُلْتُ أَصْلَحَکَ اللّهُ مَا هَؤُلَاءِ وَ مَا حَدِيثُهُمْ قَالَ: أَعْجَبُ حَدِيثِهِمْ، كَانَ عِنْدِى الْكَذِبُ عَلَيَّ وَ الْحِكَايَةُ عَنِّى مَا لَمْ أَقُلْ وَ لَمْ يَسْمَعْهُ عَنِّى أَحَدٌ، وَ قَوْلُهُمْ لَوْ أَنْكَرَ الْأَحَادِيثَ مَا صَدَّقْنَاهُ: مَا لِهَؤُلَاءِ لَا أَمْهَلَ اللّهُ لَهُمْ وَ لَا أَمْلَى لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لَنَا: إِنَّ عَلِيّاً (ع) لَمَّا أَرَادَ الْخُرُوجَ مِنَ الْبَصْرَةِ قَامَ عَلَى أَطْرَافِهَا، ثُمَّ قَالَ: لَعَنَکِ اللّهُ يَا أَنْتَنَ الْأَرْضِ تُرَاباً وَ أَسْرَعَهَا خَرَاباً وَ أَشَدَّهَا عَذَاباً فِيکِ الدَّاءُ الدَّوِيُّ! قَالُوا وَ مَا هُوَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: كَلَامُ الْقَدَرِ الَّذِى فِيهِ الْفِرْيَةُ عَلَى اللّهِ، وَ بُغْضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، وَ فِيهِ سَخَطُ اللّهِ وَ سَخَطُ نَبِيِّهِ (ع)، وَ كَذِبُهُمْ عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، وَ اسْتِحْلَالُهُمُ الْكَذِبَ عَلَيْنَا.

خدائے رحمٰن و رحیم کے نام سے، مجھے میرے والد نے میرے جد امجد سے حدیث بیان کی، اس شخص نے پوچھا؛ آپ کا نام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا؛ میرا نام نہ پوچھو، بلکہ لکھ لو کہ رسول

اکرم ﷺ نے فرمایا؛اللہ تعالی نے جسموں کو خلق کرنے سے دوہزار سال پہلے ارواح کو خلق کیا اور پھر انہیں ہوامیں بسایا جو ان میں سے آپس میں متعارف ہوئیں وہ یہاں بھی آپس میں مانوس ہیں اور جو وہاں آپس میں نہیں جڑ سکیں وہ یہاں بھی آپس میں اختلاف کرتی ہیں۔

یاد رکھ جس شخص نے ہم اہل بیت پہ جھوٹ بولا اللہ تعالی قیامت کے دن اسے اندھا یہودی بنا کر محشور کرے گا اگر وہ دجال کے زمانے کو پائے تو اس پر ایمان لائے گا اور اگر اس سے پہلے مر گیا تو قبر میں اس پر ایمان لائے گا، پھر فرمایا؛اے غلام میرے لیے وضو کا پانی لاو اور مجھے اشارہ فرمایا؛بیٹھے رہو، وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے اور امام سے سنی ہوئی حدیث بھی لکھ کر لے گئے پھر وہ شخص بھی منہ بستے چلا گیا امام نے فرمایا؛کیا تونے ان کی حدیثیں سنی ہیں؟ میں نے عرض کی ،خدا آپ کا بھلا کرے، یہ کیا اور ان کی حدیثیں کیا ہیں؟امام نے فرمایا ان سب سے عجیب ترین بات یہ تھی کہ وہ مجھ پر میرے سامنے جھوٹ بولتے رہے اور مجھ سے احادیث نقل کرتے رہے جو میں نے نہیں کہیں اور نہ کسی نے مجھ سے ایسی حدیثیں سنی ہیں اور پھر وہ منہ چڑھ کے کہہ رہا تھا اگر وہ شخص ان حدیثوں کا انکار بھی کرے تو ہم اس کی تصدیق نہیں کریں گے ،خدا ان کو برباد کرے اور انہیں مہلت نہ دے ان کو کیا ہو گیا ہے؟ پھر فرمایا؛جب امام علی نے بصرہ کی طرف نکلنے کا ارادہ فرمایا تو ارشاد فرمایا؛خدا تجھ پر لعنت کرے تیری مٹی میں بدبو ہے تو بہت جلد تباہ وبرباد ہو گا اور تجھے سخت عذاب دیا جائے گا اور تجھ میں موذی بیماریاں ہیں۔

لوگوں نے پوچھا؛مولا،امیر المومنین وہ کیا ہے؟فرمایا؛یہاں ایک نظریہ قدر نکالا جائے گا جس کا بنیادی رکن یہ ہے کہ اللہ تعالی پر جھوٹ بولو، ہم اہل بیت سے بغض رکھو جبکہ اس میں اللہ اور اس کے رسول کا غضب ہے اور ہم اہل بیت پر جھوٹ بولنا ہے بلکہ ہم اہل بیت پر جھوٹ بولنے کو جائز سمجھا جاتا ہے۔

جویریہ بن اسماء[۸۱]

۷۴۲ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِیُّ، قَالَ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ دَاوُدَ الْحَدَّادُ، عَنْ حَرِیزِ بْنِ عَبْدِ اللَّه، قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِی عَبْدِ اللَّه (ع) فَدَخَلَ عَلَیْهِ حُمْرَانُ بْنُ أَعْیَنَ وَ جُوَیْرِیَةُ بْنُ أَسْمَاءَ قَالَ، فَتَكَلَّمَ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) بِكَلَامٍ فَوَقَعَ عِنْدَ جُوَیْرِیَةَ أَنَّهُ لَحْنٌ، قَالَ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ سَیِّدُبَنِی هَاشِمٍ وَ الْمُؤَمَّلُ لِلْأُمُورِ الْجِسَامِ تَلْحَنُ فِی كَلَامِكَ! قَالَ، فَقَالَ: دَعْنَا مِنْ تِیهِكَ هَذَا فَلَمَّا خَرَجَا، قَالَ: أَمَّا حُمْرَانُ فَمُؤْمِنٌ لَا یَرْجِعُ أَبَداً وَ أَمَّا جُوَیْرِیَةُ فَزِنْدِیقٌ لَا یُفْلِحُ أَبَداً فَقَتَلَهُ هَارُونُ بَعْدَ ذَلِكَ.

حریز بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں امام صادقؑ کے پاس حاضر تھا اس وقت حمران بن اعین اور جویریہ بن اسماء حاضر ہوا تو امام نے گفتگو کی تو جویریہ نے سمجھا کہ اس میں لحن (ادبی کمزوری) ہے تو اس نے کہا؛ آپ بنی ہاشم کے سید و سردار ہیں اور عظیم امور کے لیے آپ سے امید کی جاتی ہے جب کہ آپ کے کلام میں اس قدر لحن ہے ! تو امام نے فرمایا؛ ہمیں اس گمراہی

---

[۸۱]۔ معجم رجال الحدیث ۴: ۱۷۶. اِعیان الشیعۃ ۴: ۲۹۸. تنقیح المقال ۱: ۲۳۸. رجال الحلی ۲۱۱. رجال ابن داود ۲۳۶. نقد الرجال ۷۷. جامع الرواۃ ۱: ۱۶۹. مجمع الرجال ۲: ۶۴. منتہی المقال ۸۳. العندبیل ۱: ۱۱۲. منہج المقال ۸۹. التحریر الطاووسی ۷۰. اِضبط المقال ۴۹۳. اتقان المقال ۲۷۱. الوجیزۃ للمجلسی ۳۰. تقریب التہذیب ۱: ۱۳۶. الکامل فی التاریخ ۶: ۱۲۰. الأعلام ۲: ۱۴۸. العبر ۱: ۲۶۴. تہذیب التہذیب ۲: ۱۲۴. التاریخ الکبیر ۲: ۲۴۱. خلاصۃ تذہیب الکمال ۵۵. مرآۃ الجنان ۱: ۳۶۸. شذرات الذہب ۱: ۲۸۳. الجرح والتعدیل ۱: ۱: ۵۳۱. تہذیب الکمال ۵: ۱۷۲. الطبقات الکبری ۷: ۲۸۱. الطبقات لابن خیاط ۲۲۳. سیر اِعلام النبلاء ۷: ۳۱۷. تذکرۃ الحفاظ ۱: ۲۳۱. الوافی بالوفیات ۱۱: ۲۲۷. الثقات لابن حبان ۶: ۱۵۳. الاکمال ۲: ۵۶۹. النجوم الزاہرۃ ۲: ۴۷. تاریخ اِسماء الثقات ۹۰. الکنی والأسماء ۲: ۱۰۸.

اور متکبرانہ پن سے معاف رکھیئے اور فرمایا حمران مومن ہے جو کبھی بھی ایمان سے نہیں پھرے گا اور جویریہ زندیق ہے جو کبھی فلاح نہیں پائے گا تو اس کے بعد اسے ہارون نے قتل کر دیا۔

بشار شعیری

۷۴۳ حَمْدَوَیْه، قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِی عُمَیْرٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ یَقْطِینٍ، عَنِ الْمَدَائِنِیِّ، عَنْ أَبِی عَبْدِ اللَّه (ع) قَالَ، قَالَ لِی: یَا مُرَازِمُ مَنْ بَشَّارُ قُلْتُ بَیَّاعُ الشَّعِیرِ، قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ بَشَّاراً، قَالَ ثُمَّ، قَالَ لِی: أَیَا مُرَازِمُ قُلْ لَهُمْ وَیْلَکُمْ تُوبُوا إِلَی اللَّهِ فَإِنَّکُمْ کَافِرُونَ مُشْرِکُونَ.

مدائنی نے بیان کیا کہ امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا ؛اے مرازم! بشار کون ہے ؟ میں نے عرض کی ؛ بشار جو فروش ہے ، فرمایا : خدا تعالی بشار پر لعنت کرے پھر فرمایا ؛ان سے کہہ دو کہ خدا کے دربار میں توبہ کرو کہ تم کافر اور مشرک ہو چکے ہو۔

۷۴۴ حَمْدَوَیْه وَ إِبْرَاهِیمُ ابْنَا نُصَیْرٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی، عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُرَازِمٍ، قَالَ قَالَ لِی أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) تَعْرِفُ مُبَشِّراً بِشْرٍ بِتَوَهُّمِ الاسْمِ، قَالَ: الشَّعِیرِیُّ فَقُلْتُ بَشَّارٌ قَالَ: بَشَّارٌ قُلْتُ نَعَمْ جَارٌ لِی، قَالَ: إِنَّ الْیَهُودَ قَالُوا وَ وَحَّدُوا اللَّهَ وَ إِنَّ النَّصَارَی قَالُوا وَ وَحَّدُوا اللَّهَ وَ إِنَّ بَشَّاراًقَالَ عَظِیماً، إِذَا قَدِمْتَ الْکُوفَةَ فَأْتِه وَ قُلْ لَهُ: یَقُولُ لَکَ جَعْفَرٌ یَا کَافِرُ یَا فَاسِقُ یَا مُشْرِکُ أَنَا بَرِیءٌ مِنْکَ، قَالَ مُرَازِمٌ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْکُوفَةَ فَوَضَعْتُ مَتَاعِی وَ جِئْتُ إِلَیْه فَدَعَوْتُ الْجَارِیَةَ فَقُلْتُ قُولِی لِأَبِی إِسْمَاعِیلَ هَذَا مُرَازِمٌ فَخَرَجَ إِلَیَّ فَقُلْتُ لَهُ: یَقُولُ لَکَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ یَا کَافِرُ یَا فَاسِقُ یَا مُشْرِکُ أَنَا بَرِیءٌ مِنْکَ، فَقَالَ

لِی وَ قَدْ ذَکَرَنِی سَیِّدِی! قَالَ، قُلْتُ نَعَمْ ذَکَرَکَ بِهَذَا الَّذِی قُلْتُ لَکَ، فَقَالَ جزَاکَ اللَّهُ خَیْراً وَ فَعَلَ بِکَ وَ أَقْبَلَ یَدْعُو لِی.

مرازم کا بیان ہے کہ امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا؛ کیا تو اس شخص کو جانتا ہے جس کا نام اس کے کام کی طرح برائی کی بشارت سے ملا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی؛ آپ کی مراد بشار ہے؟ فرمایا ہاں، میں نے عرض کی؛ مولا وہ میرا پڑوسی ہے، فرمایا یہودیوں نے بڑی باتیں کیں مگر کی توحید کے مدعی رہے اور اس طرح نصرانی بہت کچھ کہتے رہے مگر خدا کی توحید کے دعویدار رہے مگر بشار نے ان سب سے بڑی بات کی ہے جب تو کوفہ جائے تو اس کے پاس جا کر کہہ دے کہ جعفر صادقؑ تجھے کہتے ہیں اے کافر، اے فاسق، اے مشرک، میں تجھ سے بری ہوں، مرازم کہتا ہے کہ میں نے کوفہ پہنچ کر اپنا سامان رکھا اور اس کی طرف چل دیا میں نے کنیز سے کہا؛ ابو اسماعیل سے کہو دروازے پہ مرازم منتظر ہے، وہ میرے پاس آیا تو میں نے اس سے کہا؛ امام جعفر صادقؑ نے تجھے کہا ہے؛ اے کافر، اے فاسق، اے مشرک، میں تجھ سے بری ہوں، تو وہ کہنے لگا؛ یعنی کیا واقعی میرے مولا نے مجھے یاد کیا ہے، میں نے کہا؛ ہاں، آپ نے تیرا اس طرح ذکر کیا جو میں نے تجھے بتا دیا تو وہ کہنے لگا؛ خدا تجھے جزاء دے اور اس نے مجھے دعائیں دینا شروع کر دیں۔

جناب ابو عمرو کشی کا تبصرہ

وَ مَقَالَةُ بَشَّارٍ هِیَ مَقَالَةُ الْعَلْیَاوِیَّةِ یَقُولُونَ إِنَّ عَلِیّاً (ع) هَرَبَ وَ ظَهَرَ بِالْعَلَوِیَّةِ الْهَاشِمِیَّةِ وَ أَظْهَرُوا بِهِ وَ عَبَدِهِ وَ رَسُولِهِ بِالْمُحَمَّدِیَّةِ، فَوَافَقَ أَصْحَابُ أَبِی الْخَطَّابِ فِی أَرْبَعَةِ أَشْخَاصٍ عَلِیٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَ أَنَّ مَعْنَی الْأَشْخَاصِ الثَّلَاثَةِ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ تَلْبِیسٌ وَ الْحَقِیقَةُ شَخْصُ عَلِیٍّ لِأَنَّهُ أَوَّلُ هَذِهِ الْأَشْخَاصِ فِی الْإِمَامَةِ وَ أَنْکَرُوا شَخْصَ مُحَمَّدٍ (ع)

وَ زَعَمُوا أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدٌ وَ عَلِيٌّ رَبٌّ وَ أَقَامُوا مُحَمَّداً مَقَامَ مَا أَقَامَتِ الْمُخَمِّسَةُ سَلْمَانَ وَ جَعَلُوهُ رَسُولًا لِمُحَمَّدٍصَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ[۸۲]، فَوَافَقُوهُمْ فِي الْإِبَاحَاتِ وَ التَّعْطِيلِ وَ التَّنَاسُخِ وَ الْعُلْيَائِيَّةِ سَمَّتْهَا الْمُخَمِّسَةَ الْعُلْيَائِيَّةَ وَ زَعَمُوا أَنَّ بَشَّاراً الشَّعِيرِيَّ لَمَّا أَنْكَرَ رُبُوبِيَّةَ مُحَمَّدٍ وَ جَعَلَهَا فِي عَلِيٍّ وَ جَعَلَ مُحَمَّداً عَبْدَ عَلِيٍّ وَ أَنْكَرَ رِسَالَةَ سَلْمَانَ: مُسِخَ فِي صُورَةِ الطَّيْرِ يُقَالُ لَهُ عُلْيَاءُ يَكُونُ فِي الْبَحْرِ فَلِذَلِكَ سَمَّوْهُمُ الْعُلْيَائِيَّةَ.

کشی فرماتے ہیں ؛بشار کا نظریہ وہی علیاویہ کا قول تھا کہ امام علیؑ ربّ و پروردگار ہیں اور عالم ربوبیت سے آکر علویہ ہاشمیہ میں ظاہر ہوئے ،انہوں نے اپنے عبد و رسول کو محمدیت کے روپ میں ظاہر کیا تو اس نے چار اشخاص (علیؑ و فاطمہؑ اور حسن و حسینؑ) میں ابو الخطاب کے ساتھیوں کی موافقت کی اور ان میں سے تین ایک ظاہری لباس میں ہیں وہ حقیقت میں خود علیؑ ہیں کیونکہ وہ امامت میں ان سب سے پہلے ہیں اور انہوں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات کا انکار کر دیا اور ان کا خیال ہے کہ محمد ﷺ علیؑ پروردگار کے عبد ہیں اور انہوں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو وہی مقام دیا جو مخمسہ (پنجتن) مذہب والوں نے سلمان کو دیا کہ انہوں نے اسے محمد مصطفیٰ ﷺ کا رسول قرار دیا اور انہوں نے حرام کاموں کو حلال کرنے اور دین کی چھٹی کرنے اور تناسخ کے نظریات میں ان کی موافقت کی اور علیائیہ کو مخمسہ علیائیہ بھی کہتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ بشار شعیری نے جب محمد مصطفیٰ ﷺ کو ربوبیت کا انکار کیا اور انہیں علی کی جان میں قرار دیا بلکہ انہیں علی کا عبد قرار دیا اور سلمان کی رسالت کا انکار کیا تو وہ پرندے کی صورت میں مسخ ہو گیا جسے علیاء کہتے ہیں اور وہ سمندروں میں رہتا ہے اس لیے ان کو علیائیہ کہا گیا۔

---

[۸۲]۔ رجال الکشی، ص: ۴۰۰۔

۷۴۵ وَ حَدَّثَنی الْحُسَیْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بُنْدَارَ، قَالَ حَدَّثَنی سَعْدُ بْنُ عَبْد اللَّه بْن أَبی خَلَف الْقُمِّیُّ، قَالَ حَدَّثَنی مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْن بْن أَبی الْخَطَّاب وَ الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی الْخَشَّابُ، عَنْ صَفْوَانَ بْن یَحْیَی، عَنْ إِسْحَاقَ بْن عَمَّار قَالَ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّه (ع) إِنَّ بَشَّاراً الشَّعیریَّ شَیْطَانٌ ابْنُ شَیْطَانٍ خَرَجَ منَ الْبَحْر فَأَغْوَی أَصْحَابی.

اسحاق بن عمار نے امام صادقؑ سے روایت کی کہ بشار شعیری شیطان بن شیطان ہے وہ سمندر سے نکلا اور اس نے میرے اصحاب کو گمراہ کیا۔

۷۴۶ سَعْدٌ، قَالَ حَدَّثَنی مُحَمَّدُ بْنُ عیسَی بْن عُبَیْد، عَنْ یُونُسَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْن عَمَّار، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْد اللَّه (ع) لبَشَّار الشَّعیریِّ اخْرُجْ عَنِّی لَعَنَکَ اللَّهُ لَا وَ اللَّه لَا یُظلُّنی وَ إِیَّاکَ سَقْفُ بَیْت أَبَداً فَلَمَّا خَرَجَ: قَال: وَیْلَهُ أَ لَا، قَالَ بمَا قَالَت الْیَهُودُ أَ لَا، قَالَ بمَا قَالَت النَّصَارَی أَ لَا، قَالَ بمَا قَالَت الْمَجُوسُ[83] أَوْ بمَا قَالَت الصَّابیَةُ وَ اللَّه مَا صَغَّرَ اللَّهَ تَصْغیرَ هَذَا الْفَاجر أَحَدٌ أَنَّه شَیْطَانٌ ابْنُ شَیْطَانٍ خَرَجَ منَ الْبَحْر لیُغْوِیَ أَصْحَابی وَ شیعَتی فَاحْذَرُوهُ وَ لْیُبَلِّغ الشَّاهدُ الْغَائبَ أَنِّی عَبْدٌ ابْنُ عَبْد قنٍّ ابْنُ أَمَة ضَمَّتْنی الْأَصْلَابُ وَ الْأَرْحَامُ وَ إِنِّی لَمَیِّتٌ وَ إِنِّی لَمَبْعُوثٌ ثُمَّ مَوْقُوفٌ ثُمَّ مَسْئُولٌ وَ اللَّه لَأَسْأَلَنَّ عَمَّا قَالَ فیَّ هَذَا الْکَذَّابُ، وَ ادَّعَاهُ عَلَیَّ یَا وَیْلَهُ مَا لَهُ أَرْعَبَهُ اللَّهُ! فَلَقَدْ أَمنَ عَلَی فرَاشه وَ أَفْزَعَنی وَ أَقْلَقَنی عَنْ رُقَادی، وَ تَدْرُونَ أَنِّی لمَ أَقُولُ ذَلکَ أَقُولُ ذَلکَ لکَیْ أَسْتَقرَّ فی قَبْری.

---

[83] رجال الکشی، ص: ۴۰۱

اسحاق بن عمار نے امام صادقؑ سے روایت کی کہ آپ نے بشار شعیری سے فرمایا ؛خدا تجھ پر لعنت کرے ، میرے پاس سے نکل جا خدا کی قسم ، مجھے اور تجھے ہرگز ایک چھت کے سایہ میں جمع نہیں ہونا ، جب وہ چلا گیا تو فرمایا ، برباد ہو جائے ، آگاہ رہو اس نے وہ کہا ہے جو یہودیوں نے کہا تھا ، ، آگاہ رہو اس نے وہ کہا ہے جو عیسائیوں نے کہا تھا ، اور ، آگاہ رہو اس نے وہ کہا ہے جو مجوسیوں نے کہا تھا ، اس نے صابئوں کے کفریہ نظریات کو اپنایا خدا کے قسم ، کسی نے اس فاجر جتنی خدا کی توہین نہیں کی ، یہ شیطان بن شیطان ہے سمندر سے نکلا تاکہ میرے اصحاب اور شیعوں کو گمراہ کرے اس سے بچو اور جو یہاں موجود ہو دوسروں کو بتادے جو یہاں موجود نہیں ہیں ، میں تو خدا کے بندے کا بیٹا ہوں اور خود بھی خدا کا بندہ ہوں میں تو خدا کے خالص غلام کا فرزند ہوں مجھے اصلاب وارحام میں اٹھایا گیا اور مجھے موت آنے والی ہے اور مجھے قیامت کے اٹھایا جائے گا اور مجھ سے سوال کیا جائے گا ، خدا کی قسم مجھ سے اس بات کا ضرور سوال ہوگا جو اس جھوٹے ترین شخص نے میرے متعلق کہا ہے اور جو وہ مجھ پر دعوی کرتا ہے ، یہ برباد ہو جائے اس کو کیا ہے کہ اس نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے ! وہ تو بستر پر سکون سے سوتا ہے لیکن میں خوفزدہ ہوں اور اس نے میری نیند برباد کر دی ہے اور تم جانتے ہو کہ میں یہ کیوں کہہ رہا ہوں ؟ میں یہ اس لیے کہہ رہا ہوں تاکہ اپنی قبر میں سکون حاصل کر سکوں۔

سفیان بن مصعب عبدی ابو محمد [۸۴]

۷۴۷ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِی حَمْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ الْكُوفِیُّ، قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمُسْتَرِقُّ، عَنْ سَيْفِ بْنِ مُصْعَبٍ الْعَبْدِیِّ، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) قُلْ شِعْراً تَنُوحُ بِهِ النِّسَاءُ.

سیف بن مصعب عبدی نے امام صادقؑ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا؛ ایسے شعر کہو جن کے ذریعے عورتیں نوحہ اور گریہ کریں۔

۷۴۸ نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِیُّ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ جُمْهُورٍ، قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو دَاوُدَ الْمُسْتَرِقُّ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَمَاعَةَ، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ عَلِّمُوا أَوْلَادَكُمْ شِعْرَ الْعَبْدِیِّ فَإِنَّهُ عَلَى دِينِ اللَّهِ ، قَالَ أَبُو عَمْرٍو: فِی أَشْعَارِهِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ كَانَ مِنَ الطَّيَّارَةِ. سماعہ نے امام صادقؑ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا؛ اے گروہ شیعہ ! اپنی اولاد کو عبدی کے اشعار کی تعلیم دو کہ وہ دین خدا پہ ہے۔ ابو عمرو کشی فرماتے ہیں کہ ان کے اشعار میں بعض دلالت کرتے ہیں کہ وہ طیارہ غالیوں میں سے تھے۔

---

[۸۴]۔ رجال الطوسی ۲۱۳. تنقیح المقال ۲: ۴۰. خاتمۃ المستدرک ۸۰۶. رجال ابن داود ۲۴۸. رجال الحلی ۲۲۸. معجم الثقات ۲۹۰. معجم رجال الحدیث ۸: ۱۵۹. رجال البرقی ۴۱. نقد الرجال ۱۵۵. توضیح الاشتباہ ۱۷۴. جامع الرواۃ ۱: ۳٦٧. مجمع الرجال ۳: ۱۳۴. معالم العلماء ۱۵۱. اِعیان الشیعۃ ۷: ۲٦٧. ہدیۃ الأحباب (فارسی) ۱۹۷. ریحانۃ الأدب (فارسی) ۴: ۹۸. الکنی والألقاب ۲: ۴۱۴. بہجۃ الآمال ۳۹۵: ۴. تاسیس الشیعۃ ۱۹۲. منتہی المقال ۱۴۸. منہج المقال ۱٦۵. التحریر الطاووسی ۱۴٦ و۱۴۹ (اس میں رجال الکشی کی طرح اس کا نام سیف ہے). اتقان المقال ۱۹۲. الوجیزۃ ۳٦.

عبداللہ بن یحییٰ کاہلی[85]

۷۴۹ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ زَعَمَ ابْنُ أَخِي الْكَاهِلِيُّ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ (ع) قَالَ لِعَلِيٍّ: اضْمَنْ لِيَ الْكَاهِلِيَّ وَ عِيَالَهُ أَضْمَنْ لَكَ الْجَنَّةَ.

کاہلی کا بیان ہے کہ امام کاظمؑ نے علی بن یقطین سے فرمایا؛ تو مجھے کاہلی اور اس کے اہل و عیال کی ضمانت دے میں تجھے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

داود رقی[86]

۷۵۰ حَدَّثَنِي حَمْدَوَيْهِ وَ إِبْرَاهِيمُ. وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ، قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ،

---

[85]۔ رجال الطوسی ۳۵۷. معالم العلماء ۴۷. رجال الحلی ۱۰۸. جامع الرواۃ۱: ۵۱۷ و ۲: ۴۵۰. تنقیح المقال ۲: ۲۲۳. معجم رجال الحدیث ۱۰: ۳۷۹ و ۳۹۰ و ۲۳: ۱۳۴. فہرست الطوسی ۱۰۲. رجال النجاشی ۱۵۳. ہدایۃ المحدثین ۲۰۸ و ۳۱۸. رجال ابن داود ۱۲۵. نقد الرجال ۲۱۰ و ۴۱۰. مجمع الرجال ۴: ۶۲ و ۶۳ و ۷: ۱۴۵. توضیح الاشتباہ ۲۱۴. بہجۃ الامال ۵: ۲۹۹. رجال البرقی ۲۲. معجم الثقات ۳۱۴. سفینۃ البحار ۲: ۱۳۹. منتہی المقال ۱۹۵. منہج المقال ۲۱۴. التحریر الطاووسی ۱۶۹. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۴۷. اتقان المقال ۸۵ و ۲۰۳ وفیہ من الحسان. الوجیزۃ ۳۹. شرح مشیخۃ الفقیہ ۱۰۱. رجال الأنصاری ۱۱۲.

[86]۔ رجال الطوسی ۱۹۰ و ۳۴۹. فہرست الطوسی ۶۸. الأرشاد ۳۰۴. تنقیح المقال ۱: ۴۱۴. خاتمۃ المستدرک ۵۹۳. رجال النجاشی ۱۱۲. معالم العلماء ۴۸. رجال ابن داود ۹۱ و ۲۴۵. معجم الثقات ۵۱. معجم رجال الحدیث ۷: ۱۲۲ - ۱۲۷ و ۱۳۵. جامع الرواۃ۱: ۳۰۷ - ۳۰۹. رجال الحلی ۶۷. الوجیزۃ ۳۴. شرح مشیخۃ الفقیہ ۹۴. رجال الأنصاری ۸۷. توضیح الاشتباہ ۱۵۱. نقد الرجال ۱۲۹. مجمع الرجال ۲: ۲۸۹ - ۲۹۱. ہدایۃ المحدثین ۵۹. إعیان الشیعۃ ۶: ۳۸۲. الذریعۃ ۲: ۴۸۴ و ۲۰: ۳۱۸. رجال البرقی ۳۲ وفیہ الجمال. بہجۃ الامال ۴: ۸۰. سفینہ البحار ۱: ۴۶۹. منتہی المقال ۱۳۰. العند بیل ۱: ۲۶۳. جامع المقال ۶۶. ایضاح الاشتباہ ۳۶. نضد الایضاح ۱۲۸ و ۱۳۱. التحریر الطاووسی ۹۸. إضبط المقال ۵۰۵ و ۵۰۸. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۱۹۰. اتقان المقال ۵۹ (اس میں رقی کی

عَنْ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: أَنْزِلُوا دَاوُدَ الرَّقِّیَّ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ الْمِقْدَادِ مِنْ رَسُولِ اللَّه (ص).

یونس بن عبدالرحمٰن نے ایک شخص کے واسطے سے امام صادقؑ سے روایت کی، فرمایا داود رقی کو مجھ سے وہی مقام دو جو مقداد کا رسول اکرم ﷺ کے پاس تھا۔

۷۵۱ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّد، قَالَ حَدَّثَنِی أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّد، عَنْ أَبِی عَبْدِ اللَّه الْبَرْقِیِّ، رَفَعَهُ، قَالَ، نَظَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) إِلَی دَاوُدَ الرَّقِّیَّ وَ قَدْ وَلَّی فَقَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ یَنْظُرَ إِلَی رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ (ع) فَلْیَنْظُرْ إِلَی هَذَا. وَ، قَالَ فِی مَوْضِعٍ آخَرَ: أَنْزِلُوهُ فِیكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْمِقْدَاد رَحِمَهُ اللَّهُ.

ابو عبداللہ برقی نے مرفوعہ روایت بیان کی کہ امام صادقؑ نے داود رقی کو واپس ہٹتے ہوئے دیکھا تو فرمایا؛جو شخص قائم آل محمدؑ کے اصحاب میں سے ایک شخص کو دیکھنا چاہے تو وہ اس کو دیکھے اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا؛اسے مجھ سے مقداد کا مقام دو۔

عمار کے دو بیٹے اسحاق اور اسماعیل[۸۷]

۷۵۲ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ نُصَیْر، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی، عَنْ زِیَاد الْقَنْدِیِّ، قَالَ، كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) إِذَا رَأَی إِسْحَاقَ بْنَ عَمَّارٍ وَ إِسْمَاعِیلَ بْنَ عَمَّارٍ، قَالَ: وَ قَدْ یَجْمَعُهُمَا الْأَقْوَامُ، یَعْنِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةَ.

بجائے برقی قرار دیا ہے) ثقات الرواۃ ا: ۲۹۰. لسان المیزان ۷: ۲۱۲. میزان الاعتدال ۲: ۱۹. تہذیب التہذیب ۳: ۱۹۹. تقریب التہذیب ا: ۲۳۴. خلاصۃ تذہیب الکمال ۹۴. الجرح والتعدیل ا: ۲: ۴۲۳. تہذیب الکمال ۸: ۴۴۲.

[۸۷]۔ رجال الطوسی ۱۴۸. تنقیح المقال ا: ۱۴۰. معالم العلماء ۱۰. معجم الثقات ۲۵۲. معجم رجال الحدیث ۳: ۱۶۰. جامع الرواۃ ا: ۱۰۰. رجال الحلی ۲۰۰. نقد الرجال ۴۶. مجمع الرجال ا: ۱۹۵ و ۲۲۰. إعیان الشیعۃ ۳: ۳۹۲. رجال النجاشی، ص۱۵(اس کے بھائی اسحاق کے ترجمہ میں ذکر کیا). بہجۃ الامال ۲: ۳۰۳. رجال البرقی ۲۸. منتہی المقال ۵۷. العندبیل ا: ۴۶. منہج المقال

زیاد قندی کا بیان ہے کہ امام صادقؑ جب عمار کے دو بیٹوں اسحاق اور اسماعیل کو دیکھتے تو فرماتے تھے ؛ دنیا اور آخرت میں یہ دونوں اکٹھے رہیں گے۔

حسن بن خنیس[۸۸]

۷۵۳ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی حَمْدَوَيْه، قَالَ حَدَّثَنِی الْحُسَيْنُ بْنُ مُوسَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ الشَّحَّامِ، قَالَ، كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّه (ع) إِذْ مَرَّ الْحَسَنُ بْنُ خُنَيْسٍ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع): تُحِبُّ هَذَا هَذَا مِنْ أَصْحَابِ أَبِي (ع). وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّه وَ أَبِي الْحَسَنِ (ع) قَالا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَحْفَظَ أَصْحَابَ أَبِيه، فَإِنْ بِرَّهُ بِهِمْ بِرَّهُ بِوَالِدَيْه.

ابو شحام نے روایت کی کہ میں امام صادقؑ کے پاس موجود تھا کہ وہاں حسن بن خنیس گزرا تو امام نے فرمایا ؛ تو اس سے محبت کرتا ہے ؟ یہ میرے والد گرامی کے اصحاب میں سے ہے ، اور سابقہ سے سند سے ابراہیم نے ایک شخص سے نقل کیا کہ امام صادق و کاظمؑ نے فرمایا ؛ مرد کو چاہیے کہ وہ اپنے والد گرامی کے اصحاب کی حفاظت کرے اگر وہ ان کے ساتھ نیکی کریگا تو گویا اس نے اپنے والد کے ساتھ نیکی کی ہے۔

---

۵۸. التحریر الطاووسی ۳۸. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۱۴۱. اتقان المقال ۲۶. الوجیزۃ للمجلسی ۲۷. رجال الانصاری ۴۵. ثقات الرواۃ ۱: ۱۱۶ و ۱۱۷.

[۸۸] ـ رجال الطوسی ۱۱۲ و ۱۶۶. تنقیح المقال ۱: ۲۷۱. معجم الثقات ۲۶۹. معجم رجال الحدیث ۴: ۲۹۶. و ۳۱۹. رجال البرقی ۲۶. جامع الرواۃ ۱: ۱۹۲ و ۱۹۶. رجال الحلی ۴۱. نقد الرجال ۸۷ و ۸۸. مجمع الرجال ۲: ۱۰۱ و ۱۰۵. ہدایۃ المحدثین ۳۸. اعیان الشیعۃ ۵: ۴۰ و ۶۳. توضیح الاشتباہ ۱۱۴. رجال ابن داود ۷۳، بہجۃ الامال ۳: ۹۶. منتہی المقال ۹۱. العندبیل ۱: ۱۳۷. منہج المقال ۹۷. جامع المقال ۶۱. التحریر الطاووسی ۷۱. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۱۶۴. اتقان المقال ۱۷۶. تہذیب المقال ۲: ۲۹۴. رجال الانصاری ۶۰.

علی بن ابی حمزہ بطائنی[۸۹]

۷۵۴ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنی عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ حَدَّثَنی أَبُو دَاوُدَ الْمُسْتَرِقُّ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبی حَمْزَةَ، قَالَ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَی (ع) یَا عَلِیُّ أَنْتَ وَ أَصْحَابُکَ شِبْهُ الْحَمیر.

علی بن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ امام کاظمؑ نے مجھ سے فرمایا؛اے علی ! تو اور تیرے ساتھی گدھوں کی مانند ہیں۔

۷۵۵ قَالَ ابْنُ مَسْعُود، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّال: عَلِیُّ بْنُ أَبی حَمْزَةَ كَذَّابٌ مُتَّهَمٌ.وَرَوَی أَصْحَابُنَا أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (ع) قَالَ بَعْدَ مَوْتِ ابْنِ أَبی حَمْزَةَ:إِنَّهُ أُقْعِدَ فی قَبْرِه فَسُئِلَ عَنِ الْأَئِمَّة (ع) فَأَخْبَرَ بِأَسْمَائِهِمْ حَتَّی انْتَهَی إِلَیَّ فَسُئِلَ فَوَقَفَ، فَضُرِبَ عَلَی رَأْسِه ضَرْبَةً امْتَلَأَ قَبْرُهُ نَاراً.

---

[۸۹]۔[یہ عنوان بعد میں بھی مفصل طور پر تکرار ہوگا ح ۸۳۲ اور اس کے بعد کی روایات میں، پس تمام روایات کو دیکھا جائے]رجال کشی ، ص ۴۰۳ ن ۷۵۴ و ۷۶۰ ، رجال النجاشی ۲ ص۶۹ ن ۶۵۴ ، رجال الطوسی ۲۴۲ ن ۳۱۲ و ۳۵۳ ن ا ، فہرست الطوسی ۱۲۲ ان ۴۲۰ ، معالم العلماء ۶۷ ن ۴۵۸ ، التحریر الطاووسی ۱۷۵ ان ۲۳۹ ،رجال ابن داود ۴۷۸ ن ۳۱۳ ، رجال العلامۃ الحلی ۲۳۱ ، نقد الرجال ۲۲۴ ن ۱۰ ، مجمع الرجال ۴ ص ۱۵۳ ، جامع الرواۃ اص ۵۴۷ ، وسائل الشیعۃ ۲۰ ص ۲۵۵ ن ۷۶۱ ، ہدایۃ المحدثین ۲۱۱ ، بہجۃ الآمال ۵ ص ۳۵۵ ، تنقیح المقال ۲ ص ۲۶۰ ن ۸۱۱۱ ، الموسوعۃ الرجالیہ ۴ ص ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۶ ص ۵۱۶ و ۷ ص ۶۵۱ ، الذریعۃ ۱۲ اص ۴۳ ، معجم رجال الحدیث ۱۱ اص ۲۱۴ ن ۸۳۲ و ۸۳۳۷ ، قاموس الرجال ۶ ص ۳۴۴ ، مسند الامام الکاظم - علیہ السّلام - عطاردی ۳ ص ۴۵۵ ن ۳۹۸ .

محمد بن مسعود نے علی بن حسن سے نقل کیا کہ علی بن ابی حمزہ کذاب جھوٹا اور متہم ہے اور ہمارے شیعہ نے امام رضاؑ سے نقل کیا کہ آپ نے اس کی موت کے بعد فرمایا اسے اس کی قبر میں اٹھا کر بٹھایا گیا اور ائمہ کے متعلق سوال کیا گیا؟ تو اس نے ان کے نام بتانے شروع کیے جب وہ میرے نام پر پہنچا تو رک گیا تو اس سے پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا؛ نہیں، تو اس کے سر پر ایسی ضرب لگائی گئی کہ اس کی قبر آگ سے بھر گئی۔

۷۵۶ قَالَ ابْنُ مَسْعُود، سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ الْحَسَنِ: ابْنُ أَبِی حَمْزَةَ كَذَّابٌ مَلْعُونٌ، قَدْ رَوَیْتُ عَنْهُ أَحَادِیثَ كَثِیرَةً، وَ كَتَبْتُ تَفْسِیرَ الْقُرْآنِ كُلَّهُ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَی آخِرِهِ، إِلَّا أَنِّی لَا أَسْتَحِلُّ أَنْ أَرْوِیَ عَنْهُ حَدِیثاً وَاحِداً.

محمد بن مسعود نے علی بن حسن سے نقل کیا کہ علی بن ابی حمزہ کذاب جھوٹا اور ملعون ہے میں نے اس سے بہت سی روایات نقل کیں اور اس سے پورے قرآن کی اول سے آخر تک تفسیر لکھی لیکن میں حلال اور جائز نہیں سمجھتا کہ ان میں سے کوئی ایک روایت بھی تمہیں بیان کروں۔

۷۵۷ حَمْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ حُكَیْمٍ، عَنْ أَبِی دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ، عَنْ عُقْبَةَ بَیَّاعِ الْقَصَبِ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی حَمْزَةَ، قَالَ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ یَعْنِی الْأَوَّلَ (ع) یَا عَلِیُّ أَنْتَ وَ أَصْحَابُكَ أَشْبَاهُ الْحَمِیرِ.

علی بن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ امام کاظمؑ نے مجھ سے فرمایا؛اے علی! تو اور تیرے ساتھی گدھوں کی مانند ہیں۔

۷۵۸ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ الْهَمْدَانِیِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی حَمْزَةَ، قَالَ، شَكَوْتُ إِلَی أَبِی الْحَسَنِ (ع) وَ حَدَّثْتُهُ بِالْحَدِیثِ عَنْ أَبِیهِ وَ عَنْ جَدِّهِ، فَقَالَ: یَا عَلِیُّ هَكَذَا قَالَ أَبِی وَ

جَدِّی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ! قَالَ، فَبَکَیْتُ، ثُمَّ قَالَ: أَوْ قَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ لَکَ أَوْ سَأَلَهُ لَکَ فِی الْعَلَانِیَةِ أَنْ یَغْفِرَ لَکَ.

علی بن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ میں نے امام کاظمؑ کے پاس شکایت کی اور انہیں آپ کے والد گرامیؑ اور آپ کے جد امجدؑ کی حدیث بیان کی تو فرمایا؛اے علی ! میرے باپ دادا نے اسی طرح فرمایا تھا، خدا درود و سلام ان پر ہو تو میں رونے لگا تو آپ نے فرمایا؛ میں نے خدا سے ظاہر طور پر سوال کیا کہ وہ تجھے بخش دے۔

۷۵۹ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ،[۹۰] عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَیْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ یُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ، مَاتَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) وَ لَیْسَ مِنْ قُوَّامِهِ أَحَدٌ إِلَّا وَ عِنْدَهُ الْمَالُ الْکَثِیرُ، وَ کَانَ ذَلِکَ سَبَبُ وَقْفِهِمْ وَ جُحُودِهِمْ مَوْتَهُ، وَ کَانَ عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ أَبِی حَمْزَةَ ثَلَاثُونَ أَلْفَ دِینَارٍ. یونس بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ جب امام کاظمؑ کی شہادت ہوئی اس وقت آپ کے تمام وکلاء کے پاس بہت زیادہ اموال جمع ہو چکے تھے اور یہی ان کے نظریہ وقف اور امام رضا کی امامت کے انکار کا سبب بنا اور انہوں نے آپ کی شہادت کا انکار کر دیا اور علی بن ابی حمزہ کے پاس ۳۰ہزار دینار جمع تھے۔

۷۶۰ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِیِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی نَصْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَیْلِ، عَنْ أَبِی الْحَسَنِ (ع) قَالَ، قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ إِنِّی خَلَّفْتُ ابْنَ أَبِی حَمْزَةَ وَ ابْنَ مِهْرَانَ وَ ابْنَ أَبِی سَعِیدٍ أَشَدَّ أَهْلِ الدُّنْیَا عَدَاوَةً لِلَّهِ تَعَالَی! قَالَ، فَقَالَ: مَا ضَرَّکَ مَنْ ضَلَّ إِذَا

---

[۹۰]۔ رجال الکشی، ص: ۴۰۵

اهْتَدَيْتَ، إِنَّهُمْ كَذَّبُوا رَسُولَ اللَّهِ (ص) وَ كَذَّبُوا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ كَذَّبُوا فُلَاناً وَ فُلَاناً وَ كَذَّبُوا جَعْفَراً وَ مُوسَى، وَ لِي بِآبَائِي عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أُسْوَةٌ، قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا نَرْوِي أَنَّكَ قُلْتَ لِابْنِ مِهْرَانَ أَذْهَبَ اللَّهُ نُورَ قَلْبِكَ وَ أَدْخَلَ الْفَقْرَ بَيْتَكَ! فَقَالَ كَيْفَ حَالُهُ وَ حَالُ بِرِّهِ قُلْتُ يَا سَيِّدِي أَشَدُّ حَالٍ هُمْ مَكْرُوبُونَ وَ بِبَغْدَادَ لَمْ يَقْدِرِ الْحُسَيْنُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْعُمْرَةِ، فَسَكَتَ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ: أَ مَا اسْتَبَانَ لَكُمْ كَذِبُهُ أَ لَيْسَ هُوَ الَّذِي يَرْوِي أَنَّ رَأْسَ الْمَهْدِيِّ يُهْدَى إِلَى عِيسَى بْنِ مُوسَى وَ هُوَ صَاحِبُ السُّفْيَانِيِّ وَ قَالَ إِنَّ أَبَا الْحَسَنِ يَعُودُ إِلَى ثَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ-

محمد بن فضیل کا بیان ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے عرض کی؛ مولا، میں آپ پر قربان جاوں، میں نے علی بن ابی حمزہ، ابن مہران، ابن ابو سعید کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ اہل دنیا میں سے سب زیادہ خدا سے دشمنی کرنے ہیں، آپ نے فرمایا؛ جب تو ہدایت پا چکا تو تجھے گمراہوں کی گمرہی کچھ ضرر نہیں پہنچائے گی انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو جھٹلایا انہوں نے امیر المومنین امام علیؑ کی تکذیب کی، انہوں نے باقی ائمہ کی تکذیب کی، انہوں نے حضرت امام صادقؑ اور کاظم کو جھٹلایا اور میرے لیے میرے آباء و اجدادؑ کی سیرت طیبہ میں بہترین نمونہ ہے، میں نے عرض کی؛ میں آپ پر قربان جاوں، ہمیں روایت بیان کی گئی کہ آپ نے ابن مہران سے فرمایا ؛خدا تیرے دل کے نور کو ختم کرے اور تیرے گھر میں فقر و فاقہ داخل کرے، آپ نے فرمایا؛ اب اس کی حالت اور اس کے ساتھی کی حالت کیسی ہے؟ میں نے عرض کی؛ میرے مولا و آقا، وہ بہت سختیوں اور مصیبتوں کا شکار ہے اور بغداد میں حسین بن مہران عمرہ کے لیے نہیں جاسکا تو آپ خاموش رہے اور میں نے آپ سے سنا کہ آیا ابھی تک ابن ابی حمزہ کا جھوٹ تمہارے

لیے ظاہر نہیں ہوا؟ کیا وہ یہ روایت نہیں کرتا کہ مہدی کا سر عیسی بن موسی (جو سفیانی کا ساتھی ہوگا) اس کے پاس بھیجا جائیگا اور امام موسی کاظمؑ آٹھ مہینوں میں واپس لوٹ آئیں گے؟!

ابن ابی حمزہ ثمالی اور اس کے بھائی حسین و محمد اور اس کے باپ کے متعلق

۷۶۱ قَالَ أَبُو عَمْرٍو سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ حَمْدَوَيْهِ بْنِ نُصَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ وَ مُحَمَّدٍ[۹۱] أَخَوَيْهِ وَ أَبِيهِ فَقَالَ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ فَاضِلُونَ.

ابو عمرو کشی فرماتے ہیں کہ میں نے ابو الحسن حمدویہ بن نصیر سے علی بن ابی حمزہ ثمالی اور اس کے بھائی حسین و محمد اور اس کے والد کے متعلق سوال کیا؟ تو انہوں نے کہا؛ وہ سب ثقہ و صادق اور فاضل شخصیات تھے۔

[۹۱] ۔ رجال البرقی ۲۰، رجال النجاشی ۲ص۲۵۸ن ۹۶۲، رجال الطوسی ۱۳۶ان ۲۸، معالم العلماء ۱۰۵ان ۲۰۴، التحریر الطاووسی ۲۵۸ن ۳۸۹، رجال ابن داود ۲۸۶ن ۱۲۴۶، رجال العلامۃ الحلی ۱۵۲ان ۷۱، نقد الرجال ۲۸۳ن ۲۸، مجمع الرجال ۵ص۱۰۶، جامع الرواۃ۲ص۴۶، وسائل الشیعۃ۲۰ص۳۱۰ن ۹۵۷، الوجیزۃ ۱۶۲، بہجۃ الآمال ۶ص ۲۲۵، تنقیح المقال ۲ص۵۹ن ۱۰۲۴۴، الذریعۃ۶ص۳۶۰ن ۲۱۹۶، معجم رجال الحدیث ۱۴ص۲۳۷ن ۹۹۸۰، قاموس الرجال ۷ص ۵۰۲.

عبدالخالق (بن عبدالخالق) [۹۲]

۷۶۲ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، قَالَ ذَكَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) أَبِي فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى أَبِيكَ ثَلَاثاً.

اسماعیل بن عبدالخالق کا بیان ہے کہ امام صادقؑ نے میرے والد کو یاد کیا تو تین بار ارشاد فرمایا ؛ تیرے والد پر خدا تعالی کے درود و سلام ہوں۔

عمار ساباطی [۹۳]

۷۶۳ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ مَرْوَكٍ، قَالَ، قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلِ (ع) إِنِّي اسْتَوْهَبْتُ عَمَّارَ السَّابَاطِيِّ مِنْ رَبِّي، فَوَهَبَهُ لِي.

---

[۹۲]۔ رجال الطوسی ۲۳۶ و ۲۶۷. تنقیح المقال ۲: ۱۳۷. رجال النجاشی فی ترجمۃ ابنہ اسماعیل بن عبدالخالق ۲۰. رجال ابن داود ۱۲۷. رجال الحلی ۱۲۹. معجم الثقات ۳۰۵. معجم رجال الحدیث ۹: ۲۸۵. نقد الرجال ۱۸۲. جامع الرواۃ ۱: ۴۴۱. ہدایۃ المحدثین ۹۲ و ۲۰۱. مجمع الرجال ۴: ۷۰. بہجۃ الآمال ۵: ۱۳۱. منتہی المقال ۱۷۲. منہج المقال ۱۹۰. التحریر الطاووسی ۲۰۸. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۲۵. روضۃ المتقین ۱۴: ۳۸۷. اتقان المقال ۷۶. الوجیزۃ ۳۸. رجال الأنصاری ۹۹.

[۹۳]۔ رجال الطوسی ۲۵۰ و ۳۵۴. تنقیح المقال ۲: ۳۱۸ و ۳: باب الکنی ۵۲. فہرست الطوسی ۱۱۷. رجال النجاشی ۲۰۶. معالم العلماء ۸۷. المقالات والفرق ۸۹ و ۲۳۳. رجال الحلی ۲۴۳. معجم الثقات ۸۸. مجمع الرجال ۴: ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۷: ۱۲۹. جامع الرواۃ ۱: ۶۱۳ و ۲: ۴۴۶. رجال ابن داود ۲۶۳. رجال البرقی ۳۶ و ۴۸. معجم رجال الحدیث ۱۲: ۲۶۰ و ۲۷۲ و ۲۳: ۱۰۱. فرق الشیعۃ ۷۹. نقد الرجال ۲۴۷ و ۴۰۸. رجال بحر العلوم ۱: ۴۰۷. ہدایۃ المحدثین ۱۲۱ و ۳۱۴. الارشاد ۳۱۰. بہجۃ الآمال ۵: ۵۶۴. منتہی المقال ۲۲۷. منہج المقال ۲۴۲. جامع المقال ۸۲. التحریر الطاووسی ۱۹۰. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۷۴. اتقان المقال ۱۰۰. الوجیزۃ ۴۲. شرح مشیخۃ الفقیہ ۴. رجال الأنصاری ۱۳۱. قاموس الرجال ۷ ص ۹۹. مقالات الاسلامیین ۱: ۹۹. الفرق بین الفرق ۶۲. الملل والنحل ۱: ۱۶۸.

مروک کا بیان ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے مجھ سے فرمایا؛ میں نے اپنے پروردگا سے عمار ساباطی مانگا تو خدا نے وہ مجھے بخش دیا۔

عامر بن جذاعہ اور حجر بن زائدہ

۷۶۴ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، يَرْفَعُهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ، قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) مَا تَقُولُ فِي الْمُفَضَّلِ قُلْتُ وَ مَا عَسَيْتُ أَنْ أَقُولَ فِيهِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْكَ! فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَكِنْ عَامِرُ بْنُ جُذَاعَةَ وَ حُجْرُ بْنُ زَائِدَةَ أَتَيَانِي فَعَابَاهُ عِنْدِي فَسَأَلْتُهُمَا الْكَفَّ عَنْهُ فَلَمْ يَفْعَلَا ثُمَّ سَأَلْتُهُمَا أَنْ يَكُفَّا عَنْهُ وَ أَخْبَرْتُهُمَا بِسُرُورِي بِذَلِكَ فَلَمْ يَفْعَلَا فَلَا غَفَرَ اللَّهُ لَهُمَا.

عبداللہ بن ولید کا بیان ہے کہ مجھ سے امام صادقؑ نے فرمایا؛ تو مفضل کے بارے میں کیا کہتا ہے ؟ میں نے عرض کی، مولا، میں اس کے بارے میں اپنی طرف سے کیا کہہ سکتا ہوں کیونکہ میں اس کے متعلق آپ کا فرمان سن چکا ہوں، آپ نے فرمایا؛ اللہ اس پر رحم فرمائے، لیکن عامر بن جذاعہ اور حجر بن زائدہ میرے پاس آئے انھوں نے میرے پاس اس میں عیب جوئی کی تو میں نے انہیں ایسا کرنے سے روکا لیکن وہ نہیں رکے پھر میں نے ان کو روکا اور میں نے ان کو بتایا کہ میں مفضل سے خوش ہوں تو انھوں نے میری بات نہیں مانی تو خدا انہیں کبھی نہیں بخشے گا۔

داود بن کثیر رقّی [۹۴]

۷۶۵ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ قَالَ، قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) يَا دَاوُدُ إِذَا حَدَّثْتَ عَنَّا بِالْحَدِيثِ فَاشْتَهَرْتَ بِهِ فَأَنْكِرْهُ. قَالَ نَصْرُ بْنُ صَبَّاحٍ: عَاشَ دَاوُدُ بْنُ كَثِيرٍ الرَّقِّيُّ إِلَى وَقْتِ الرِّضَا (ع).

داود بن کثیر رقّی کا بیان ہے کہ امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا؛اے داود! جب تو ہم سے حدیث بیان کرے اور اس میں مشہور ہو جائے تو اس کا انکار کر دے۔ نصر بن صباح نے کہا کہ داود بن کثیر رقّی امام رضا کے زمانے تک زندہ رہا۔

۷۶۶ طَاهِرُ بْنُ عِيسَى، قَالَ حَدَّثَنِي الشُّجَاعِيُّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ، قَالَ، قَالَ لِي دَاوُدُ: تَرَى مَا تَقُولُ الْغُلَاةُ الطَّيَّارَةُ وَ مَا يَذْكُرُونَ عَنْ شُرْطَةِ الْخَمِيسِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (ع) وَ مَا يَحْكِي أَصْحَابُهُ عَنْهُ! فَذَلِكَ وَ اللَّهِ أَرَانِي أَكْبَرُ مِنْهُ، وَ لَكِنْ أَمَرَنِي أَنْ لَا أَذْكُرَهُ لِأَحَدٍ، قَالَ: وَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَ دَقَّ

---

[۹۴]۔ الجرح والتعدیل ۳ص ۴۲۳ ن ۱۹۲۸، ارشاد المفید ۳۰۴، رجال النجاشی ۱ص۳۶۱ ن ۴۰۸، رجال الطوسی ۱۹۰ و ۳۴۹، فہرست الطوسی ۹۳ن ۲۸۳، معالم العلماء ۴۸ن ۳۱۹، رجال ابن داود ۱۴۶ان ۵۸۴ و ۴۵۲ن ۱۷۳، التحریر الطاووسی ۹۸ ن ۱۴۶، رجال العلامۃ الحلی ۹۷، تہذیب الکمال ۸ ص ۴۴۲ ن ۱۷۸۳، میزان الاعتدال ۲ص۱۹ ن ۲۶۴۳، تہذیب التہذیب ۳ص۱۹۹ان ۳۸۰، تقریب التہذیب ۱ص ۲۳۴ ن ۳۷، نقد الرجال ۱۲۹ان ۳۸، مجمع الرجال ۲ص ۲۸۹، جامع الرواۃ ۱ص ۳۰۷، وسائل الشیعۃ ۲۰ص ۱۹۰ان ۴۶۳، ہدایۃ المحدثین ۵۹، بہجۃ الآمال ۴ص ۸۰، تنقیح المقال ۱ص ۱۴ان ۳۸۶۱، الذریعۃ ۱ص ۱۴۹ان ۱۷۵ و ۴۸۴ن ۱۹۰۱، العندبیل ۱ص ۲۶۳، الجامع فی الرجال ۱ص ۶۴۹، معجم رجال الحدیث ۷ص ۱۲۲ن ۴۴۲۰، قاموس الرجال ۴ص ۶۰.

عَظْمِی أُحِبُّ أَنْ یُخْتَمَ عَمَلِی بِقَتْلٍ فِیکُمْ! فَقَالَ وَ مَا مِنْ هَذَا بُدٌّ [۹۵] إِنْ لَمْ یَکُنْ فِی الْعَاجِلَةِ یَکُونُ فِی الْآجِلَةِ. ذَکَرَ أَبُو سَعِیدٍ بْنُ رُشَیْدٍ الْهَجَرِیُّ، أَنَّ دَاوُدَ دَخَلَ عَلَی أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَقَالَ یَا دَاوُدُ کَذَبَ وَ اللَّهِ أَبُو سَعِیدٍ.

حسین بن بشار نے داود بن کثیر رقّی سے نقل کیا کہ داود نے مجھ سے کہا دیکھو کہ غالی گروہ طیارہ کیا کہتے ہیں اور امیر المومنین سے شرطۃ الخمیس کے متعلق کیا نقل کرتے ہیں آپ کے اصحاب کی امام سے روایات کے بارے میں کیا نظریہ رکھتے ہیں! خدا کی قسم، مجھے ان سے بڑی شخصیت نے سب کچھ دکھایا ہے لیکن انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں کسی کے سامنے ذکر نہ کروں تو میں نے کہا میں بوڑھا ہوچکا ہوں اور میری ہڈیاں کمزور ہوچکی ہیں مجھے پسند ہے کہ میرے زندگی کا خاتمہ آپ کی راہ میں قتل کے ساتھ ہو،اس سے کوئی چارہ نہیں اگراس دنیا میں نہ ہوا تو آخرت میں پورا ہوگا اور ابو سعید بن رشید ہجری نے ذکر کیا کہ کہ داود امام صادقؑ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم،اے داود! ابو سعید نے جھوٹ بولا ہے۔

قَالَ أَبُو عَمْرٍو: یَذْکُرُ الْغُلَاةُ أَنَّهُ مِنْ أَرْکَانِهِمْ، وَ قَدْ یرْوِی عَنْهُ الْمَنَاکِیرُ مِنَ الْغُلُوِّ، وَ یُنْسَبُ إِلَیْهِمْ، وَ لَمْ أَسْمَعْ أَحَداً مِنْ مَشَایِخِ الْعِصَابَةِ یَطْعُنُ فِیهِ، وَ لَا عَثَرْتُ مِنَ الرِّوَایَةِ عَلَی شَیْءٍ غَیْرِ مَا أَثْبَتُّهُ فِی هَذَا الْبَابِ.

ابو عمرو کشی فرماتے ہیں؛ غالی ذکر کرتے ہیں کہ داود ان کے ارکان میں سے ہیں اور اس سے غلو کی بری باتیں نقل کرتے ہیں اور ان کے نظریئے اس کی طرف منسوب کیئے جاتے ہیں حالانکہ میں نے گروہ امامیہ کے معتبر علماء و مشائخ میں سے کسی کو نہیں سنا کہ اس میں طعن و قدح کرتا ہو اور نہ مجھے اس کی کوئی ایسی روایت ملی ہے جو اس طرح کی چیزیں ثابت کرے،ہاں جو کچھ روایات ہمیں رقی کے متعلق ملی ہیں ہم نے ان کو اس باب میں لکھ دیا ہے۔

---

[۹۵] ۔ رجال الکشی، ص: ۴۰۸

عمار کے بیٹے اسحاق[۹۶] اور اسماعیل

۷۶۷ حَمْدَوَیْهِ وَ إِبْرَاهِیمُ، قَالا حَدَّثَنَا أَیُّوبُ، عَنِ ابْنِ الْمُغِیرَةِ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ إِسْمَاعِیلَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحَاقَ، قَالَ، قُلْتُ لِأَبِی عَبْدِ اللَّه (ع) إِنَّ لَنَا أَمْوَالًا وَ نَحْنُ نُعَامِلُ النَّاسَ، وَ أَخَافُ إِنْ حَدَثَ حَدَثٌ أَنْ تَغْرَقَ أَمْوَالُنَا قَالَ، فَقَالَ لَهُ اجْمَعْ مَالَکَ فِی کُلِّ شَهْرِ رَبِیعٍ، قَالَ عَلِیُّ بْنُ إِسْمَاعِیلَ: فَمَاتَ إِسْحَاقُ فِی شَهْرِ رَبِیعٍ.

اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے عرض کی کہ ہمارے پاس بہت سے اموال ہیں اور لوگوں سے معاملہ کرتے ہیں اور ڈر رہتا ہے کہ کوئی حادثہ ہو اور ہمارے اموال غرق ہو جائیں تو آپ نے فرمایا؛ تو اپنا مال ہر ماہ ربیع میں جمع کر لیا کر، راوی علی بن اسماعیل کا بیان ہے کہ اسحاق ماہ ربیع میں فوت ہوئے۔

۷۶۸ نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ حَدَّثَنِی سَجَادَةُ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَضَّاحٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ، كُنْتُ عِنْدَ أَبِی الْحَسَنِ (ع) جَالِساً حَتَّى دَخَلَ عَلَیْهِ

---

[۹۶] ۔ رجال الطوسی ۱۴۹ و ۳۴۲. تنقیح المقال ۱: ۱۱۵. رجال النجاشی ۵۱. معالم العلماء ۲۶. رجال ابن داود ۴۸. معجم الثقات ۱۵. معجم رجال الحدیث ۳: ۶۲ و ۶۳. جامع الرواۃ ۱: ۸۲. رجال الحلی ۲۰۰. نقد الرجال ۴۰. مجمع الرجال ۱: ۱۸۸ - ۱۹۵. ہدایۃ المحدثین ۱۷. اِعیان الشیعۃ ۳: ۲۷۲ - ۲۷۶. بہجۃ الامال ۲: ۲۰۱. رجال البرقی ۲۸ و ۴۷. منتہی المقال ۵۱. العندبیل ۱: ۳۸. منہج المقال ۵۲. ایضاح الاشتباہ ۶. جامع المقال ۵۵. التحریر الطاووسی ۳۸. نضد الایضاح ۵۴. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۱۳۷. اتقان المقال ۲۴. شرح مشیخۃ الفقیہ ۵. الوجیزۃ للمجلسی ۲۷. تہذیب المقال ۳: ۳. رجال الانصاری ۲۲ و ۴۱. ثقات الرواۃ ۱: ۱۰۲-۱۰۷. لسان المیزان ۱: ۳۶۷.

رَجُلٌ مِنَ الشِّيعَةِ، فَقَالَ لَهُ يَا فُلَانُ جَدِّدِ التَّوْبَةَ أَوْ أَحْدِثْ عِبَادَةً فَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَجَلِكَ إِلَّا شَهْرٌ، قَالَ إِسْحَاقُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَا عَجَبَاهْ كَأَنَّهُ يُخْبِرُنَا أَنَّهُ يَعْلَمُ آجَالَ شِيعَتِهِ أَوْ قَالَ آجَالَنَا، قَالَ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ مُغْضَباً، فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ وَ مَا تُنْكِرُ مِنْ ذَلِكَ! وَ قَدْ كَانَ الْهَجَرِيُّ مُسْتَضْعَفاً وَ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمُ الْمَنَايَا وَ الْإِمَامُ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنْ رُشَيْدٍ الْهَجَرِيِّ، يَا إِسْحَاقُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ بَقِيَ مِنْ عُمُرِكَ سَنَتَانِ، أَمَا إِنَّهُ يَتَشَتَّتُ أَهْلُ بَيْتِكَ تَشَتُّتاً قَبِيحاً وَ يُفْلِسُ عِيَالُكَ إِفْلَاساً شَدِيداً.

اسحاق بن عمار کا بیان ہے کہ میں امام کاظمؑ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شیعہ آپ کی محفل میں حاضر ہوا اسے دیکھ کر آپ نے فرمایا؛ بندہ خدا! دوبارہ توبہ کر تیر زندگی ایک ماہ سے کم رہ گئی ہے ،جب میں نے امام کے یہ الفاظ سنے تو میں نے دل میں کہا؛ تو کیا امام لوگوں کی موت کے وقت کو جانتے ہیں؟ امام نے میری دل کی بات جان لی اور غضب ناک ہوئے اور فرمایا؛ اے اسحاق، تو اس میں شک کر رہا ہے جب کہ رشید ہجری ہمارے شیعوں میں سے تھا اور وہ بھی موت کا علم رکھتا تھا امام کو رشید ہجری سے زیادہ عالم ہونا چاہیے اگر اب بھی تجھے شک ہے تو اپنے متعلق جان لے تیری عمر صرف دو سال باقی اور عنقریب افلاس و پریشانی تجھے اور تیرے اہل خانہ کو لاحق ہونے والی ہے۔

۷۶۹ جَعْفَرُ بْنُ مَعْرُوفٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ الرَّازِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيُّ، قَالَ قَالَ، إِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ، لَمَّا كَثُرَ مَالِي أَجْلَسْتُ عَلَى بَابِي بَوَّاباً يَرُدُّ عَنِّي فُقَرَاءَ الشِّيعَةِ، قَالَ، فَخَرَجْتُ إِلَى مَكَّةَ فِي تِلْكَ السَّنَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع)، فَرَدَّ عَلَيَّ بِوَجْهٍ قَاطِبٍ غَيْرِ مَسْرُورٍ، فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا الَّذِي غَيَّرَ حَالِي عِنْدَكَ قَالَ: الَّذِي

غَيَّرَکَ لِلْمُؤْمِنِينَ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاکَ وَ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهُمْ عَلَى دِينِ اللَّهِ، وَ لَكِنْ خَشِيتُ الشُّهْرَةَ عَلَى نَفْسِي، قَالَ: يَا إِسْحَاقُ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا بَيْنَ إِبْهَامَيْهِمَا مِائَةُ رَحْمَةٍ، تِسْعَةٌ وَ تِسْعُونَ مِنْهَا لِأَشَدِّهِمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ، فَإِذَا اعْتَنَقَا غَمَرَتْهُمَا الرَّحْمَةُ، فَإِذَا الْتَثَمَا لَا يُرِيدَانِ بِذَلِکَ إِلَّا وَجْهَ اللَّهِ قِيلَ لَهُمَا غُفِرَ لَكُمَا[97]، فَإِذَا جَلَسَا يَتَسَاءَلَانِ قَالَتِ الْحَفَظَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ اعْتَزِلُوا بِنَا عَنْهُمَا فَإِنَّ لَهُمَا سِرّاً وَ قَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمَا، قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ وَ تَسْمَعُ الْحَفَظَةُ قَوْلَهُمَا وَ لَا تَكْتُبُهُ! وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: ما يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ[98]، قَالَ فَنَكَسَ رَأْسَهُ طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَهُ وَ قَدْ فَاضَتْ دُمُوعُهُ عَلَى لِحْيَتِهِ وَ هُوَ يَقُولُ: يَا إِسْحَاقُ إِنْ كَانَتِ الْحَفَظَةُ لَا تَسْمَعُهُ وَ لَا تَكْتُبُهُ فَقَدْ يَسْمَعُهُ وَ يَعْلَمُهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ وَ أَخْفَى[99]، يَا إِسْحَاقُ فَخَفِ اللَّهَ كَأَنَّکَ تَرَاهُ فَإِنْ شَكَكْتَ فِي أَنَّهُ يَرَاکَ فَقَدْ كَفَرْتَ، وَ إِنْ أَيْقَنْتَ أَنَّهُ يَرَاکَ ثُمَّ بَرَزْتَ لَهُ بِالْمَعْصِيَةِ فَقَدْ جَعَلْتَهُ فِي حَدِّ أَهْوَنِ النَّاظِرِينَ إِلَيْکَ.

اسحاق بن عمار کا بیان ہے کہ جب میرے پاس دولت کی فراوانی ہوئی تو میں نے اپنے دروازے پہ ایک دربان کھڑا کر دیا اور اس سے کہا؛ غریب و مفلس شیعوں کو ہمارے گھر داخل نہ ہونے دینا، پھر اس سال میں حج کے لیے مکہ گیا اور امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے امام کو سلام کیا تو آپ نے مجھے خشک طریقے سے جواب دیا تو میں نے عرض کی؛ میں آپ پر قربان

[97] ۔ رجال الکشی، ص: ۴۱۰۔
[98] ۔ ق ۱۸۔
[99] ۔ طہ، ۷۔

جاوں ،آپ کس وجہ سے مجھ سے ناراض ہیں ؟ (کیا وجہ ہے آج آپ کی طرف سے وہ پرانی توجہ مجھے دکھائی نہیں دیتی !) امام نے فرمایا ؛جس وجہ سے تو مومنین سے توجہ نہیں کرتا ، میں نے عرض کی ؛ میں آپ پر قربان جاوں ،خدا کی قسم مجھے یقین ہے کہ وہ خدا کے دین پر ہیں لیکن میں شہرت اور ان کے ہجوم سے خوفزدہ تھا فرمایا ؛ اے اسحاق ! کیا تجھے علم ہے کہ جب دو مومن آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالی ایک سو رحمتیں نازل کرتا ہے جس میں سے ۹۹ رحمتیں اس شخص کے حق میں جاتی ہیں جس میں گرمجوشی زیادہ ہو اور جب دو مومن ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں تو اللہ کی رحمت انہیں گھیر لیتی ہے اور جب خدا کے لیے ایک دوسرے کا منہ چومتے ہیں تو عالم بالا سے ایک آواز آتی ہے کہ کہ تمہارے گناہ بخش دیے گئے اور جب وہ راز دل بیان کرنے کے لیے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں تو ملائکہ اور کاتبان ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ آو ہم ان سے دور ہو جائیں ممکن ہے وہ ایک دوسرے کو اپنے درد دل اور راز سے آگاہ کریں اور ممکن ہے اللہ تعالی ان کے رازوں سے واقف ہونے کی ہمارے لیے پسند نہ کرتا ہو ،جب مولا نے یہ جملے ارشاد فرمائے تو میں نے کہا ؛ مولا بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ دو شخص گفتگو کر کے جدا ہو جائیں اور اعمال لکھنے والے فرشتوں کو اس کا علم نہ ہو اور وہ اس کو نہ لکھیں حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ؛اور وہ کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا مگر یہ کہ ایک نگہبان اس کے پاس موجود ہوتا ہے ، میری یہ بات سن کر امام نے سر جھکایا اور پھر سر بلند فرمایا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے ،آپ نے ارشاد فرمایا ؛آخر کیا فرق پڑتا ہے اگر کراما کاتبین دو مومن بھائیوں کی گفتگو کو نہ سنیں اور نہ لکھیں جبکہ اللہ تعالی جو دلوں کے راز جانتا ہے وہ ان کی گفتگو کو سن رہا ہے ،اسحاق ! خدا سے یوں ڈرو جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تجھے یہ مقام نصیب نہیں ہوتا تو کم از کم اتنا یقین کرو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اگر تجھے یقین بھی حاصل نہ ہوا تو پھر تو بھی کافر بن جائے گا اور پھر جب تجھے یہ یقین ہو کہ خدا دیکھ رہا ہے اس کے باوجود بھی تو اس کی نافرمانی کرے تو تو نے اسے تمام دیکھنے والوں سے پست تصور کیا۔

سنان[100] اور اس کا بیٹا عبداللہ[101]

۷۷۰ أُبو الْحَسَنِ بْنُ أَبِی طَاهِرٍ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَى الْفَارِسِیُّ، قَالَ حَدَّثَنِی مُکْرَمُ بْنُ بِشْرٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ أَبِیه، عَنْ یُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، وَ کَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِقَاتِ رِجَالِ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع)، عَنْ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ، دَخَلْتُ عَلَیْهِ أَنَا مَعَ أَبِی، فَقَالَ یَا عَبْدَ اللَّهِ الْزَمْ أَبَاکَ فَإِنَّ أَبَاکَ لَا یَزْدَادُ عَلَى الْکِبَرِ إِلَّا کُبْراً.

---

[100]۔ رجال الطوسی ۱۲۵ و ۲۱۴. تنقیح المقال ۲: ۷۰. رجال ابن داود ۱۰۶. معجم الثقات ۲۹۳. معجم رجال الحدیث ۸: ۳۰۸. رجال البرقی ۱۶ و ۱۸. جامع الرواۃ ۱: ۳۸۸. مجمع الرجال ۳: ۱۷۲. رجال الحلی ۸۴. منہج المقال ۱۷۵. رجال الکشی (عبد اللہ بن سبأ کے ترجمہ میں ذکر کیا)، ص۱۰۶. بہجۃ الآمال ۴: ۴۹۹. التحریر الطاووسی ۱۴۶. إضبط المقال ۵۱۳ (اس میں سنان بن طریف ابو عبداللہ قرار دیا). وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۱۲.

[101]۔ رجال الطوسی ۲۲۵ و ۳۵۴. معجم رجال الحدیث ۱۰: ۲۰۳ و ۲۰۹ و ۲۲: ۱۸۶. تنقیح المقال ۲: ۱۸۶ و ۳: باب الکنی ۴۳. رجال النجاشی ۱۴۸. فہرست الطوسی ۱۰۱. معالم العلماء ۷۲. رجال ابن داود ۱۲۰. رجال الحلی ۱۰۴. معجم الثقات ۷۳. رجال البرقی ۲۲ و ۴۸. نقد الرجال ۲۰۰ و ۴۰۴. توضیح الاشتباہ ۲۰۷. جامع الرواۃ ۱: ۴۸۷ و ۲: ۴۳۳. ہدایۃ المحدثین ۱۰۱ و ۳۰۵. مجمع الرجال ۴: ۲ و ۳ و ۷: ۱۶۳. الذریعۃ ۱۵: ۵۷. التحریر الطاووسی ۱۷۰. سفینہ البحار ۲: ۱۳۴. بہجۃ الآمال ۵: ۲۳۷. منتہی المقال ۱۸۵. منہج المقال ۲۰۴. جامع المقال ۷۸. ایضاح الاشتباہ ۴۷. نضد الایضاح ۱۹۱. إضبط المقال ۵۲۵ و ۵۲۷ و ۵۲۸. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۳۷. اتقان المقال ۸۲. الوجیزۃ ۳۹. شرح مشیخۃ الفقیہ ۱۷. رجال الأنصاری ۱۰۷ و ۱۰۸. ہدیۃ العارفین ۱: ۴۳۹. معجم المؤلفین ۶: ۶۲.

یونس بن عبدالرحمٰن نے عبداللہ بن سنان سے جو کہ امام صادقؑ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں ، نقل کیا کہ میں اور میرا باپ امام صادقؑ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا؛ اپنے باپ کا خیال رکھو کیونکہ پیرانہ سالی میں تیرے باپ کی بزرگی میں اضافہ ہوگا۔

۷۷۱ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ قُولَوَیْه، قَالَ حَدَّثَنِی سَعْدُ بْنُ عَبْد اللَّه بْن أَبِی خَلَف، عَنْ مُحَمَّد بْنِ أَحْمَدَ بْنِ یَحْیَی، عَنِ الْحَسَن بْنِ الْحُسَیْنِ اللُّؤْلُؤِیِّ، عَمَّنْ ذَکَرَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ یَزِیدَ، قَالَ، سَمِعْتُ أَبَا عَبْد اللَّه (ع) یَقُولُ، وَ ذَکَرَ عَبْدُ اللَّه بْنُ سِنَان، فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ یَزِیدُ عَلَی السِّنِّ خَیْراً، وَ کَانَ عَبْدُ اللَّه بْنُ سِنَانٍ مَوْلَی قُرَیْشٍ عَلَی خَزَائِنِ الْمَنْصُورِ وَ الْمَهْدِیِّ.

عمر بن یزید نے امام صادقؑ سے روایت کی کہ آپ نے عبداللہ بن سنان کا ذکر کیا تو فرمایا؛ وہ بڑھاپے میں نیکی میں اضافہ کرتا ہے اور عبداللہ بن سنان قریش کے ہم پیمان تھے اور منصور و مہدی عباسی کے خزانہ دار تھے۔

عجلان ابو صالح[۱۰۲]

۷۷۲ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّال، يَقُولُ: عَجْلَانُ أَبُو صَالِحٍ ثِقَةٌ، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) يَا عَجْلَانُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْكَ إِلَى جَنْبِي وَ النَّاسُ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ.

محمد بن مسعود نے علی بن حسن سے نقل کیا کہ عجلان ابو صالح ثقہ تھا اور امام صادقؑ نے فرمایا؛ اے عجلان! گویا میں تجھے اپنے پہلو میں دیکھ رہا ہوں جب لوگ میرے پاس حاضر ہونگے۔

بشّار بن بشّار[۱۰۳]

۷۷۳ أَبُو عَمْرٍو: قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ بَشَّارٍ الَّذِي يَرْوِي عَنْهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ هُوَ خَيْرٌ مِنْ أَبَانٍ وَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

---

[۱۰۲]۔ رجال البرقی ۴۳، رجال الطوسی ۲۶۳ ن ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴، التحریر الطاووسی ۲۰۷ ن ۳۱۳، رجال ابن داود اص ۲۳۳ ن ۹۷۲، رجال العلامۃ الحلی اص ۱۲۹ ن ۶، نقد الرجال ۲۲۰ ن ۱-۴، مجمع الرجال ۴ص ۱۳۵، جامع الرواۃ اص ۵۳۶، وسائل الشیعۃ (الخاتمۃ) ۲۰ص ۲۵۲ ن ۳۴۷، الوجیزۃ ۱۵۷، مستدرک الوسائل ۳ص ۸۲۵ (الفائدۃ العاشرۃ)، بہجۃ الآمال ۵ص ۳۳۹، تنقیح المقال ۲ص ۲۴۹ ن ۸۲۰۷ و ۸۲۱۷ و ۸۲۲۷، معجم رجال الحدیث ۱۱ص ۱۳۱ ن ۷۶۳۷ و ۷۶۳۸ و ۷۶۳۹ و ۷۶۴۰ و ۷۶۴۱ و ۷۶۴۲ و فی ص ۴۴۶، قاموس الرجال ۶ص ۲۸۸.

[۱۰۳]۔ اسے مصنفین نے ابو عمرو ضبیعی کے عنوان سے ذکر کیا اور اس کے نام میں بشر یا بشار بن بشار بھی کہا؛ رجال الطوسی ۱۵۵ و ۱۵۶. تنقیح المقال ۱: ۱۷۴. خاتمۃ المستدرک ۷۸۵. معجم رجال الحدیث ۳: ۳۰۸ و ۳۲۳. جامع الرواۃ ۱: ۱۲۳. نقد الرجال ۵۷. مجمع الرجال ۱: ۲۶۳ و ۲۶۷. إعیان الشیعۃ ۳: ۵۷۸. فہرست الطوسی ۴۰. معالم العلماء ۲۹. توضیح الاشتباہ ۷۷. رجال النجاشی ۸۲. رجال ابن داود ۵۶. معجم الثقات ۲۲ و ۲۳. ہدایۃ المحدثین ۲۵. رجال الکشی ۴۱۱، بہجۃ الامال ۲: ۳۹۷. منتہی المقال

محمد بن مسعود نے علی بن حسن سے بشّار بن بشّار کے متعلق پوچھا جس سے ابان بن عثمان روایت کرتا ہے؟ فرمایا؛ وہ ابان سے بہتر ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابو خالد قماط

۷۷۴ قَالَ أَبُو عَمْرٍو: حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ كَتَبَ إِلَیَّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، يَذْكُرُ عَنِ الْفَضْلِ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ جُمْهُورٍ الْعَمِّیُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِی خَالِدٍ الْقَمَّاطِ، قَالَ، قَالَ لِی رَجُلٌ مِنَ الزَّيْدِيَّةِ أَيَّامَ زَيْدٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَخْرُجَ مَعَ زَيْدٍ قَالَ، قُلْتُ لَهُ إِنْ كَانَ أَحَدٌ فِی الْأَرْضِ مَفْرُوضَ الطَّاعَةِ فَالْخَارِجُ قَبْلَهُ هَالِكٌ، وَ إِنْ كَانَ لَيْسَ فِی الْأَرْضِ مَفْرُوضُ الطَّاعَةِ فَالْخَارِجُ وَ الْجَالِسُ مُوَسَّعٌ لَهُمَا، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ شَيْئاً، قَالَ فَمَضَيْتُ مِنْ فَوْرِی إِلَى أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِیَ الزَّيْدِیُّ، وَ بِمَا قُلْتُ لَهُ، وَ كَانَ مُتَّكِئاً فَجَلَسَ، ثُمَّ قَالَ أَخَذْتَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَ شِمَالِهِ وَ مِنْ فَوْقِهِ وَ مِنْ تَحْتِهِ ثُمَّ لَمْ تَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً. قَالَ حَمْدَوَيْهِ: وَ اسْمُ أَبِی خَالِدٍ الْقَمَّاطِ: يَزِيدُ.

ابو خالد قماط کا بیان ہے کہ زیدیہ میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا؛ تجھے کیا چیز زید کے ساتھ خروج کرنے سے مانع ہے؟ میں نے کہا؛ اگر زمین میں کسی کی اطاعت واجب ہے تو اس سے پہلے خروج کرنے والا ہلاک ہوگا اور اگر زمین میں کسی کی اطاعت واجب نہیں ہے تو کوئی خروج کرے یا گھر بیٹھ رہے دونوں کے لیے آسانی ہے تو اس سے میری بات کا کوئی جواب نہ بن سکا، اس

۶۵و۶۶۔ العندبیل ۱: ۳۷۔ نضد الایضاح ۶۸۔ منہج المقال ۷۰۔ اِضبط المقال ۴۸۲۔ وسائل الشیعۃ ۲۰: ۱۴۶۔ الوجیزۃ للمجلسی ۲۸۔ شرح مشیخۃ الفقیہ ۱۰۴۔ رجال الانصاری ۳۶و۴۹۔ ثقات الرواۃ ۱: ۱۳۵و۱۳۶۔

کے بعد میں جلدی سے امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو زیدی کا اعتراض اور اپنا جواب عرض کیا، آپ پہلے ٹیک لگائے بیٹھے تھے، اٹھ بیٹھے اور فرمایا؛ تو نے اس کو چھ طرفوں سے باندھ دیا اور اس کے لیے کوئی راہ فرار نہیں چھوڑا، حمدویہ کہتے ہیں کہ ابو خالد قماط کا نام یزید تھا۔

۷۷۵ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَیْبَةَ النَّیْشَابُورِیُّ، قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ، قَالَ حَدَّثَنِی أَبِی، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ جُمْهُورٍ الْعَمِّیُّ، عَنْ یُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِی خَالِدٍ الْقَمَّاطِ، وَ ذَکَرَ مِثْلَ مَا رَوَی مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُعَیْمٍ الشَّاذَانِیِّ، مِثْلَهُ سَوَاءً.اور دوسری سند سے اس حدیث کو نقل کیا۔

ثعلبہ بن میمون[۱۰۴]

۷۷۶ ذَكَرَ حَمْدَوَيْه، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، أَنَّ ثَعْلَبَةَ بْنَ مَيْمُونٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ، وَ هُوَ ثِقَةٌ خَيِّرٌ فَاضِلٌ مُقَدَّمٌ مَعْلُومٌ فِي الْعُلَمَاءِ وَ الْفُقَهَاءِ وَ الْأَجِلَّةِ مِنْ هَذِهِ الْعِصَابَةِ.

حمدویہ نے محمد بن عیسی سے نقل کیا کہ ثعلبہ بن میمون محمد بن قیس انصاری کا ہم پیان تھا اور ثقہ، خیر، فاضل، مقدم اور اس گروہ امامیہ کے جلیل القدر علماء وفضلاء میں پہچانی ہوئی شخصیت تھا۔

اشعث کی اولاد

۷۷۷ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَمَّادٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنِ يَزْدَادَ[۱۰۵]، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، إِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ وُلْدِ الْأَشْعَثِ اسْتَأْذَنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ! فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُمَا، فَقُلْتُ إِنَّ لَهُمَا مَيْلًا وَ مَوَدَّةً

---

[۱۰۴] رجال الطوسی ۱۶۱ و ۳۴۵. تنقیح المقال ۱: ۱۹۶. خاتمۃ المستدرک ۵۷۹. رجال النجاشی ۸۵. معالم العلماء ۳۰. رجال ابن داود ۶۰. معجم الثقات ۲۴. معجم رجال الحدیث ۳: ۴۰۸-۴۱۲. جامع الرواۃ ۱: ۱۴۰. رجال الحلی ۳۰. نقد الرجال ۶۴. رجال الکشی ۳۷۵ و ۴۱۲. مجمع الرجال ۱: ۳۰۰ و ۳۰۱. ہدایۃ المحدثین ۲۸. اعیان الشیعۃ ۴: ۲۵. رجال البرقی ۴۸ و ۴۹. بہجۃ الامال ۲: ۴۷۲. تاسیس الشیعۃ ۴۷. منتہی المقال ۷۱. العندبیل ۱: ۸۷. منہج المقال ۷۶. جامع المقال ۵۸. التحریر الطاووسی ۶۱. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۱۵۰. اتقان المقال ۳۲. الوجیزۃ للمجلسی ۲۹. شرح مشیخۃ الفقیہ ۱۰۷. رجال الانصاری ۵۱. ثقات الرواۃ ۱: ۱۴۵ و ۱۴۶. لسان المیزان ۲: ۸۲.

[۱۰۵] ۔ رجال الکشی، ص: ۴۱۳

لَكُمْ، فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (ص) لَعَنَ أَقْوَاماً فَجَرَى اللَّعْنُ فِيهِمْ وَ فِى أَعْقَابِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

اشعث کی اولاد میں سے دو مردوں نے امام صادقؑ سے اذن حضور طلب کیا تو آپ نے انہیں اجازت نہیں دی تو میں نے عرض کی؛ مولا یہ دونوں آپ (اہل بیت) سے پیار و محبت رکھتے ہیں ؟ تو آپ نے فرمایا؛ رسول اکرم ﷺ نے جن گروہوں پر لعنت کی ہے وہ ان میں اور قیامت تک ان کی نسلوں میں جاری رہے گی۔

شہاب بن عبدربہ اور عبدالخالق اور ان کے بھائی

۷۷۸ قَالَ أَبُو عَمْرٍو: شِهَابٌ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَ عَبْدُ الْخَالِقِ وَ وَهْبٌ وُلْدُ عَبْدِ رَبِّهِ، مِنْ مَوَالِى بَنِى أَسَدٍ مِنْ صُلَحَاءِ الْمَوَالِى.

ابو عمرو کشی فرماتے ہیں کہ شہاب، عبدالرحمٰن، عبدالخالق، اور وہب یہ سب عبدربہ کے بیٹے تھے اور بنی اسد کے صالح اور نیکوکار ہم پیمان تھے۔

۷۷۹ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنِى أَبِى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ[۱۰۶]، قَالَ، ذَكَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) أَبِى فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى أَبِيكَ ثَلَاثاً.

---

[۱۰۶]۔ رجال الطوسی ۸۳ و ۱۰۵ و ۱۴۷. رجال النجاشی ۲۰. تنقیح المقال ۱: ۱۳۶ و ۳: قسم الکنی ۴۱. فہرست الطوسی ۱۴. معالم العلماء ۹. رجال ابن داود ۵۰. معجم الثقات ۱۸ و ۱۴۷. معجم رجال الحدیث ۳: ۱۴۶-۱۴۸. جامع الرواۃ ۱: ۹۷ و ۲: ۴۲۹. رجال الحلی ۹. نقد الرجال ۴۴. مجمع الرجال ۱: ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۷: ۱۵۷. ہدایۃ المحدثین ۲۰. اعیان الشیعۃ ۳: ۳۸۷. بہجۃ الامال ۲: ۲۹۳. رجال البرقی ۹ و ۲۸. منتہی المقال ۵۶. العندبیل ۱: ۴۴. منہج المقال ۵۷. ایضاح الاشتباہ ۵. جامع المقال ۵۶. اتقان المقال ۲۵. التحریر الطاووسی ۳۶. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۱۴۰. نضد الایضاح ۵۷. الوجیزۃ للمجلسی ۲۷. رجال الانصاری ۴۴. تہذیب المقال ۱: ۳۶۳. ثقات الرواۃ ۱: ۱۱۵ و ۱۱۶. معجم المؤلفین ۲: ۲۷۵.

اسماعیل بن عبد الخالق نے امام صادقؑ سے روایت کی کہ امام نے میرے والد کو یاد کیا تو تین بار فرمایا؛اللہ تیرے والد پر درود و سلام بھیجے[۱۰۷]۔

۷۸۰ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِی جبْرِیلُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی، عَنْ یُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مِسْمَعٍ كِرْدِینٍ أَبِی سَیَّارٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) یَقُولُ: وَ أَمَّا شِهَابٌ فَإِنَّهُ شَرٌّ مِنَ الْمَیْتَةِ وَ الدَّمِ وَ لَحْمِ الْخِنْزِیرِ.

ابو سیار نے امام صادقؑ سے روایت کی ،فرمایا؛یہ شہاب مردار، خون اور خنزیر کے گوشت سے بدتر ہے۔

حَمْدَوَیْهِ بْنُ نُصَیْرٍ، ذَكَرَ عَنْ بَعْضِ مَشَایِخِهِ قَالَ، شِهَابُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ خَیِّرٌ فَاضِلٌ.

حمدویہ بن نصیر نے اپنے بعض اساتذہ سے نقل کیا کہ شہاب بن عبدربہ بہترین شخص اور فاضل انسان تھا[۱۰۸]۔

۷۸۱ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنِی أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ فُضَیْلٍ، عَنْ شِهَابٍ، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) كَیْفَ أَنْتَ إِذَا نَعَانِی إِلَیْكَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ! فَإِنِّی یَوْماً بِالْبَصْرَةِ عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَیْمَانَ، إِذْ أَلْقَی إِلَیَّ كِتَاباً وَ قَالَ أَعْظَمَ اللَّهُ أَجْرَكَ فِی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَذَكَرْتُ الْكَلَامَ فَخَنَقَتْنِی الْعَبْرَةُ.

---

[۱۰۷] یہ روایت پہلے بھی گزر چکی ہے جس کا نمبر ۷۶۲ ہے ۔

[۱۰۸]۔ رجال الطوسی ۲۱۸و۲۳۶. تنقیح المقال ۲: ۸۸. فہرست الطوسی ۸۳. رجال النجاشی ۱۳۹. معالم العلماء ۵۹. رجال ابن داود ۱۰۹. رجال الحلی ۸۷. معجم الثقات ۶۴. معجم رجال الحدیث ۹: ۴۱. رجال البرقی ۴۱. نقد الرجال ۱۶۸. جامع الرواۃ ۱: ۴۰۲. ہدایۃ المحدثین ۷۹. مجمع الرجال ۳: ۱۹۸. سفینۃ البحار ۱: ۷۱۹. بہجۃ الامال ۵: ۱۹. منہج المقال ۱۷۹. التحریر الطاووسی ۱۵۱. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۱۵. اتقان المقال ۱۹۵و۲۹۹. الوجیزۃ ۳۷. شرح مشیخۃ الفقیہ ۹۶. رجال الانصاری ۹۵.

شہاب کا بیان ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا؛اس وقت تیری کیا حالت ہو گی جب تمہیں محمد بن سلیمان ہماری موت کی خبر سنائے گا! ایک دن میں سفر میں محمد بن سلیمان کے پاس تھا جب اس نے مجھے ایک خط دیا اور کہا؛اللہ تعالی تمہارا اجر امام جعفر بن محمدؑ کے صدقے عظیم قرار دے تو مجھے وہ بات یاد آ گئی اور میرے آنسو جاری ہو گئے۔

۷۸۲ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّد، قَالَ حَدَّثَنِي الْوَشَّاءُ، عَنْ مُحَمَّد بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ شِهَاب، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) يَا شِهَابُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا نَعَانِي إِلَيْكَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ! فَمَكَثْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سُلَيْمَانَ لَقِيَنِي، فَقَالَ يَا شِهَابُ عَظَّمَ اللَّهُ أَجْرَكَ فِي أَبِي عَبْدِ اللَّه (ع) فَكَانَ سَبَبُ إِقَامَةِ النَّاوُوسِيَّةِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّه (ع) بِهَذَا الْحَدِيث.

شہاب نے امام صادقؑ سے روایت کی ،فرمایا؛اے شہاب،اس وقت تیری کیا حالت ہو گی جب تمہیں محمد بن سلیمان ہماری موت کی خبر سنائے گا! جتنا خدا نے چاہا میں امام کے پاس ٹھہرا پھر محمد بن سلیمان مجھے ملا اور اس نے کہا؛اے شہاب! اللہ تعالی تمہارا اجر امام جعفر بن محمدؑ کے صدقے عظیم قرار دے ، تو ناووسی فرقے کی امام صادقؑ کی امامت پر رک جانے کا سبب یہ حدیث بنی ہے[۱۰۹]۔

[۱۰۹] ۔ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صادق شہاب کی زندگی میں فوت ہوئے تو یہ روایات ناووسی گروہ کے عقیدے کے خلاف ہیں کیونکہ وہ تو امام صادق کو زندہ مانتے ہیں مگر یہ کہ ان روایات میں کچھ حذف ہوا ہو ،بہرحال یہ شہاب ثقہ اور قابل اعتماد راوی ہیں اور جہاں تک ان کے بارے میں مذمت کی روایات کا تعلق ہے جیسے اسے مردار سے بدتر قرار دیا گیا تو ان میں سے کسی کی سند صحیح نہیں ہے ثانیا ان کی تاویل وہی کی جائے کی جو دیگر ثقہ راویوں کی مذمت کی روایات کے متعلق ذکر کی گئی کہ یہ ان کی حفاظت کے لیے تقیۃ صادر ہوئیں ہیں ۔

وہب بن عبد ربہ اور اس کا بھائی عبدالرحمٰن اور اسماعیل بن عبدالخالق کے متعلق

۷۸۳ حَدَّثَنِی أَبُو الْحَسَنِ حَمْدَوَیْهِ بْنُ نُصَیْرٍ، قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ الْمَشَایِخِ یَقُولُ وَ سَأَلْتُهُ، عَنْ وَهْبٍ وَ شِهَابٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَنِی عَبْدِ رَبِّهِ وَ إِسْمَاعِیلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: کُلُّهُمْ خِیَارٌ فَاضِلُونَ کُوفِیُّونَ.

ابوالحسن حمدویہ بن نصیر کا بیان ہے کہ میں اپنے بعض اساتذہ سے وہب، شہاب، عبدالرحمٰن اور اس کے پوتے اسماعیل بن عبدالخالق بن عبد ربہ کے بارے میں پوچھا؟ اس نے کہا؛ وہ سب کوفی، بہترین انسان اور فاضل شخصیات ہیں۔

۷۸۴ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، قَالَ، قَالَ لِی حُسَیْنُ بْنُ[۱۱۰] زَیْدٍ، أَرْسَلَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ إِلَی أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) یَطْلُبُ مِنْهُ رَایَةَ رَسُولِ اللَّهِ (ص) الْعِقَابَ، فَقَالَ: یَا جَارِیَةُ هَاتِی.

اسماعیل بن عبدالخالق کا بیان ہے کہ حسین بن زید نے مجھے بتایا کہ محمد بن عبداللہ بن حسن نے مجھے امام صادقؑ کے پاس بھیجا اور آپ سے رسول اکرم ﷺ کا علم (عقاب) طلب کیا تو آپ نے فرمایا؛ اے کنیز! وہ علم لے آو۔

---

[۱۱۰] ۔ رجال الکشی، ص: ۴۱۵

شہاب بن عبد ربہ[۱۱۱]

۷۸۵ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّد، قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی، عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَکَمِ، عَنْ هِشَامٍ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّه، قَالَ، قَالَ لِی أَبُو عَبْدِ اللَّه (ع) یَا شِهَابُ یَکْثُرُ الْقَتْلُ فِی أَهْلِ بَیْتٍ مِنْ قُرَیْشٍ حَتَّی یُدْعَی الرَّجُلُ مِنْهُمْ إِلَی الْخِلَافَة فَیَأْبَاهَا، ثُمَّ قَالَ: یَا شِهَابُ وَ لَا تَقُلْ إِنِّی عَنَیْتُ بَنِی عَمِّی هَؤُلَاءِ! فَقَالَ: شِهَابٌ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَنَاهُمْ.

شہاب بن عبد ربہ کا بیان ہے کہ امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا؛اے شہاب ! قریش ان اہل بیت میں سے ایک بڑی تعداد کو قتل کریں گے ، یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص کو خلافت کی دعوت دی جائے گی مگر وہ اس سے انکار کرے گا، پھر فرمایا ؛ اے شہاب ! یہ نہ کہنا کہ میری مراد میرے چچا کی یہ اولاد ہیں، تو شہاب نے کہا؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے انہی کو مراد لیا ۔

۷۸۶ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّد، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ یَحْیَی، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَیْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِیلَ، عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ بَشَّارٍ

[۱۱۱]۔ رجال البرقی ۴۱، رجال النجاشی اص۴۳۶ ن ۵۲۱، رجال الطوسی ۲۱۸ ن ۱۴، فہرست الطوسی ۱۰۹ ن ۳۵۷، معالم العلماء ۵۹ ن ۴۰۱، التحریر الطاووسی ۱۵۱ ن ۲۰۰، رجال ابن داود ۱۸۴ ن ۷۴۸، رجال العلامۃ الحلی ۸۷ ن ۲، نقد الرجال ۱۶۸ ن ۲، مجمع الرجال ۳ص۱۹۸، جامع الرواۃ اص۴۰۲، وسائل الشیعۃ ۲۰ص۲۱۵ ن ۵۸۰، الوجیزۃ ۱۵۴، ہدایۃ المحدثین ۷۹ و ۸۰، مستدرک الوسائل ۳ص۶۰۷ و ۷۳۴، بہجۃ الآمال ۵ ص۱۹، تنقیح المقال ۲ص۸۸ ن ۵۶۱۸، الذریعۃ ۲ص۱۵۹ ن ۵۹۳ و ۶ص۳۳۸ ن ۱۹۶۲، معجم رجال الحدیث ۹ص۱۴ ن ۵۷۵۵ و ۵۷۵۷، قاموس الرجال ۵ص۸۸.

الْوَاسِطِیِّ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّیِّ، قَالَ، کُنْتُ عِنْدَ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَذَکَرَ شِهَابَ بْنَ عَبْدِ رَبِّهِ فَقَالَ: وَ اللَّهِ الَّذِی لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَأُظِلَّنَّهُ وَ اللَّهِ الَّذِی لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَأُخْبِرَنَّهُ.

داود رقی کا بیان ہے کہ میں امام صادقؑ کے پاس تھا کہ آپ نے شہاب بن عبدربہ کو یاد کیا تو فرمایا؛اس خدائے واحد کی قسم جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے میں ضرور اسے سایہ عطا کرونگا، اس خدائے واحد کی قسم جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے میں ضرور اسے خوش کرونگا[۳۱]۔

۷۸۷ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّد، قَالَ حَدَّثَنِی الْعَبَّاسُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ أَبِی جَمِیلَةَ، عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، أَنَّهُ ضَرَبَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ نَحْواً مِنْ سَبْعِینَ سَوْطاً.

شہاب بن عبدربہ کا بیان ہے کہ اسے محمد بن عبداللہ بن حسن نے تقریبا۷۰ کوڑے مارے۔

---

[۳۱]۔ روایت کے آخری جملوں کے الفاظ میں اختلاف نسخہ موجود ہے اس لیے یہاں مضمون کلی کو ذکر کیا گیا ،بعض میں ہے کہ خدا ضرور اسے گمراہ کرے گا اور اگر یہ الفاظ بھی ہوتے تو اس سے اس کی مذمت ثابت نہ ہوتی کیونکہ اس روایت کی سند علی بن محمد اور حسن بن حسین لولوی کے سبب سے ضعیف ہے پھر الفاظ میں بھی اختلاف ہے ۔

ابو بکر حضرمی [۱۱۳] اور علقمہ

۷۸۸ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَیْبَةَ الْقُتَیْبِیُّ، قَالا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ، قَالَ حَدَّثَنِی أَبِی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ بَکَّارِ بْنِ أَبِی بَکْرٍ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ، دَخَلَ أَبُو بَکْرٍ وَ عَلْقَمَةُ عَلَی زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ، وَ کَانَ عَلْقَمَةُ أَکْبَرَ مِنْ أَبِی، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عَنْ یَمِینِهِ وَ الْآخَرُ عَنْ یَسَارِهِ، وَ کَانَ بَلَغَهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَیْسَ الْإِمَامُ مِنَّا مَنْ أَرْخَی عَلَیْهِ سِتْرَهُ، إِنَّمَا الْإِمَامُ مَنْ شَهَرَ سَیْفَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَکْرٍ وَ کَانَ أَجْرَأَهُمَا یَا أَبَا الْحُسَیْنِ أَخْبِرْنِی عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ (ع) أَ کَانَ إِمَاماً وَ هُوَ مُرْخِی عَلَیْهِ سِتْرَهُ أَوْ لَمْ یَکُنْ إِمَاماً حَتَّی خَرَجَ وَ شَهَرَ سَیْفَهُ قَالَ، وَ کَانَ زَیْدٌ یُبْصِرُ الْکَلَامَ، قَالَ، فَسَکَتَ فَلَمْ یُجِبْهُ، فَرَدَّ عَلَیْهِ الْکَلَامَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، کُلَّ ذَلِکَ لَا یُجِیبُهُ بِشَیْءٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَکْرٍ: إِنْ کَانَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ إِمَاماً فَقَدْ یَجُوزُ أَنْ یَکُونَ بَعْدَهُ إِمَامٌ مُرْخِی عَلَیْهِ سِتْرَهُ، وَ إِنْ کَانَ عَلِیٌّ (ع) لَمْ یَکُنْ إِمَاماً وَ هُوَ مُرْخِی عَلَیْهِ سِتْرَهُ فَأَنْتَ مَا جَاءَ بِکَ هَاهُنَا، قَالَ، فَطَلَبَ إِلَی عَلْقَمَةَ أَنْ

---

[۱۱۳]۔ اس کا نام عبداللہ بن محمد ابو بکر حضرمی ہے ؛رجال الطوسی ۲۲۴. تنقیح المقال ۲: ۲۰۴. خاتمۃ المستدرک ۸۲۲. رجال ابن داود ۱۲۳ و ۲۱۵. رجال الحلی ۱۱۰. المناقب ۴: ۲۸۱. معجم رجال الحدیث ۱۰: ۲۹۶ و ۲۱: ۶۸. نقد الرجال ۲۰۵. جامع الرواۃ ۱: ۵۰۱. مجمع الرجال ۴: ۴۳ و ۴۵. سفینۃ البحار ۱: ۹۳. بہجۃ الآمال ۵: ۲۷۱. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۴۲. الوجیزۃ ۳۹. رجال الانصاری ۱۱۱. شرح مشیخۃ الفقیہ ۵۲.

يَكُفَّ عَنْهُ! فَكَفَّ. مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ الشَّاذَانِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، يَذْكُرُ عَنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِيهِ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

بکار بن ابو بکر حضرمی کا بیان ہے کہ میرے والد ابو بکر اور علقمہ زید بن علی کے پاس گئے اور علقمہ عمر میں میرے والد سے بڑا تھا تو ایک زید کے دائیں اور دوسرے بائیں بیٹھ گیا، انہیں خبر ملی تھی کہ زید نے کہا ہے کہ ہم میں سے وہ امام نہیں ہو سکتا جو اپنے گھر کا پردہ لٹکائے گھر میں چھپ کر بیٹھ جائے، امام تو وہ ہوتا ہے جو تلوار سے قیام کرے تو ابو بکر حضرمی نے کہا جو بہت جرات مند انسان تھے: اے ابو الحسین! مجھے امام علی امیر المومنین (علیہ السلام) کے متعلق بتائیے جب وہ اپنے گھر میں پردے لٹکائے چپ بیٹھ گئے تھے، وہ امام تھے یا نہیں تھے یہاں تک کہ انہوں نے قیام کیا اور تلوار نکالی تو امام بن گئے؟ راوی کہتا ہے کہ زید کلام و مناظرے کے ماہر تھے لیکن کوئی جواب نہ دے سکے اور خاموش رہے تو ابو بکر نے تین بار سوال دہرایا مگر وہ جواب نہ دے سکے تو ابو بکر نے اس سے کہا: اگر امام علی بن ابی طالبؑ امام تھے تو آپ کے بعد بھی جائز ہے کہ امام مصالح و تقاضا وقت کے تحت گھر میں بیٹھ رہے اور اگر امام علی بن ابی طالبؑ اس وقت امام نہیں تھے جب گھر میں مقید تھے تو آپ یہاں کیا لینے آئے ہیں؟ تو زید نے علقمہ سے التماس کی کہ اسے روکیں تو ابو بکر خاموش ہوگئے، محمد بن مسعود کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ شاذانی نے فضل سے یہ روایت مجھے لکھ بھیجی۔

۷۸۹ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيَالِسِيُّ[۱۱۴]، قَالَ حَدَّثَنِي الْوَشَّاءُ عَمَّنْ يَثِقُ بِهِ يَعْنِي أُمَّهُ، عَنْ خَالِهِ، قَالَ، يُقَالُ لَهُ عَمْرُو بْنُ إِلْيَاسَ، قَالَ، دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبِي إِلْيَاسُ بْنُ عَمْرٍو، عَلَى أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ وَ هُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، قَالَ يَا عَمْرُو لَيْسَتْ هَذِهِ بِسَاعَةِ الْكَذِبِ أَشْهَدُ

[۱۱۴] ۔ رجال الکشی، ص: ۴۱۷

عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنِّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا تَمَسَّ النَّارُ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ يَقُولُ بِهَذَا الْأَمْرِ.

وشاء نے ایک ثقہ اور سچی خاتون یعنی اپنی ماں کے واسطے سے اپنی ماموں جنہیں عمرو بن الیاس کہا جاتا تھا سے نقل کیا کہ میں اور میرا باپ الیاس بن عمرو ابو بکر حضرمی کے پاس گئے جب وہ اپنی خدا کے سپرد کرنے والے تھے، تو انہوں نے کہا؛اے عمرو! یہ گھڑی جھوٹ بولنے کی نہیں ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ جعفر بن محمد سے سنا، فرمایا؛ جو شخص اس امر ولایت کا قائل ہوگا اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

۷۹۰ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِى حَمْزَةَ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ الْمَعْرُوفُ بممولة، قَالَ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ حَدَّثَنِى الْحَسَنُ بْنُ بِنْتِ إِلْيَاسَ قَالَ، دَخَلْتُ عَلَى أَبِى بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ وَ هُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَقَالَ لِى أَشْهَدُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ مِنْكُمْ أَحَدٌ.

الیاس کے نواسے حسن نے بیان کیا کہ میں ابو بکر حضرمی کے پاس گیا جب وہ اپنی خدا کے سپرد کرنے والے تھے، تو اس نے مجھ سے کہا؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ جعفر بن محمد سے سنا، فرمایا ؛تم میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔

میسّر کی بہن حبّی[۱۱۵]

۷۹۱ حَدَّثَنِی أَبُو مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِیُّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی، عَنْ عَلِیِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِیهِ، عَنْ مُیَسِّرٍ، عَنْ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع)، قَالَ، أَقَامَتْ حُبَّی أُخْتُ مُیَسِّرٍ بِمَكَّةَ ثَلَاثِینَ سَنَةً أَوْ أَكْثَرَ حَتَّی ذَهَبَ أَهْلُ بَیْتِهَا وَ فَنُوا أَجْمَعِینَ إِلَّا قَلِیلًا، قَالَ، فَقَالَ مُیَسِّرٌ لِأَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أُخْتِی حُبَّی قَدْأَقَامَتْ بِمَكَّةَ حَتَّی ذَهَبَ أَهْلُهَا، وَ قَرَابَتُهَا تَحْزَنُ عَلَیْهَا وَ قَدْ بَقِیَ مِنْهُمْ بَقِیَّةٌ یَخَافُونَ أَنْ یَذْهَبُوا كَمَا ذَهَبَ مَنْ مَضَی وَ لَا یَرَوْنَهَا فَلَوْ قُلْتَ لَهَا فَإِنَّهَا تَقْبَلُ مِنْكَ! قَالَ یَا مُیَسِّرُ دَعْهَا فَإِنَّهُ مَا یَدْفَعُ عَنْكُمْ إِلَّا بِدُعَائِهَا، قَالَ، فَأَلَحَّ عَلَی أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ لَهَا یَا حُبَّی مَا یَمْنَعُكِ مِنْ مُصَلَّی عَلِیٍّ (ع) الَّذِی كَانَ یُصَلِّی فِیهِ عَلِیٌّ (ع)! قَالَ، فَانْصَرَفَتْ.

میسر کا بیان ہے کہ میری بہن حبی مکہ میں ۳۰سال یا اس سے زیادہ عرصہ ہوا رہ رہی ہے یہاں تک کہ اس کے گھر والے فوت ہوگئے اور سب فنا ہوگئے سوائے چند ایک کے تو میں نے امام صادقؑ سے عرض کی، میں آپ پر قربان جاوں، میری بہن حبی مکہ میں ۳۰سال یا اس سے زیادہ عرصہ ہوا رہ رہی ہے یہاں تک کہ اس کے گھر والے فوت ہوگئے اور اس کے رشتہ دار اس کے

---

[۱۱۵]۔ تنقیح المقال ۳: قسم النساء: ۷۵. معجم رجال الحدیث ۲۳: ۱۸۶. ریاحین الشریعۃ (فارسی) ۴: ۱۴۰. مجمع الرجال ۷: ۱۷۲. منتہی المقال ۳۶۹. التحریر الطاووسی ۹۳. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۱۶۰(اس میں ہے ؛یہ مبشر کی بہن تھی). بہجۃ الامال ۷: ۵۷۳.

لیے غمگیں ہیں اور ان میں سے چند ایک کے باقی ہیں انہیں خوف ہے کہ وہ بھی چل بسیں جسے دوسرے چلے گئے اور وہ اس کو نہ دیکھ سکیں، اگر آپ اسے حکم دیں تو وہ اسے مان لے گی، فرمایا ؛اے میسر! اسے چھوڑیئے، تم سے اس کی دعاوں کی وجہ سے بلائیں ٹلتی ہیں، راوی کہتا ہے ؛ میں نے امام صادقؑ سے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا؛اے جبی! تمہیں حضرت علیؑ کے مصلی سے کیا چیز مانع ہے جہاں امام علیؑ نماز پڑھا کرتے تھے، راوی کہتا ہے اس کے بعد وہ لوٹ آئی۔

عمرو بن حریث[116]

۷۹۲ جعفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ، رَوَى عَنْ صفْوَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْث، عَنْ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ هُوَ فِی مَنْزِلِ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّد، فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاکَ مَا حَوَّلَکَ إِلَى هَذَا الْمَنْزِلِ قَالَ طَلَبُ النُّزْهَة، قَالَ، قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ أَ لَا أَقُصُّ عَلَيْکَ دِينِیَ الَّذِی أَدِينُ بِه قَالَ بَلَى يَا عَمْرُو، قُلْتُ؛ (إِنِّی أَدِينُ اللَّهَ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُه، وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لا رَيْبَ فِيها وَ أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُورِ، وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ حِجِّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَ الْوَلَايَةِ لِعَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا، وَ الْوَلَايَةِ لِلْحَسَنِ

---

[116]۔(اس کا نام عمرو بن حریث صیرفی اسدی ہے)رجال الطوسی ۲۴۷. تنقیح المقال ۲: ۳۲۷. رجال النجاشی ۲۰۵ (انہوں نے توثیق کی ہے). فہرست الطوسی ۱۱۱. معالم العلماء ۸۳. رجال ابن داود ۱۴۴. رجال الحلی ۱۲۰. معجم الثقات ۹۱. معجم رجال الحدیث ۱۳: ۸۵. رجال البرقی ۳۵. نقد الرجال ۲۵۰. جامع الرواة ۱: ۶۱۹. ہدایۃ المحدثین ۱۲۲. مجمع الرجال ۴: ۲۷۸. سفینہ البحار ۲: ۲۶۰. بہجۃ الآمال ۵: ۵۸۵. منتہی المقال ۲۲۹. منہج المقال ۲۴۵. جامع المقال ۸۲. التحریر الطاوسی ۱۹۱. نضد الایضاح ۲۴۳. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۷۸. روضۃ المتقین ۱۴: ۴۰۲. اتقان المقال ۱۰۱. الوجیزۃ ۴۲. رجال الانصاری ۱۳۲.

وَ الْحُسَیْنِ وَ الْوَلَایَةِ لِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَ الْوَلَایَةِ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَ لَکَ مِنْ بَعْدِہِ، وَ أَنْتُمْ أَئِمَّتِی عَلَیْهِ أَحْیَا وَ عَلَیْهِ أَمُوتُ وَ أَدِینُ اللَّهَ بِهِ)۔

قَالَ یَا عَمْرُو هَذَا وَ اللَّهِ دِینِی وَ دِینُ آبَائِیَ الَّذِی نَدِینُ اللَّهَ بِهِ فِی السِّرِّ وَ الْعَلَانِیَةِ، فَاتَّقِ اللَّهَ وَ کُفَّ لِسَانَکَ إِلَّا مِنْ خَیْرٍ، وَ لَا تَقُلْ إِنِّی هَدَیْتُ نَفْسِی بَلِ اللَّهُ هَدَاکَ، فَأَدِّ شُکْرَ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَیْکَ، وَ لَا تَکُنْ مِمَّنْ إِذَا أَقْبَلَ طُعِنَ فِی عَیْنَیْهِ وَ إِذَا أَدْبَرَ طُعِنَ فِی قَفَاهُ، وَ لَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلَی کَاهِلِکَ فَإِنَّهُ یُوشِکُ إِنْ حَمَلْتَ النَّاسَ عَلَی کَاهِلِکَ أَنْ یُصَدِّعُوا شَعَبَ کَاهِلِکَ.

عمرو بن حریث کا بیان ہے کہ میں امام صادقؑ کے پاس حاضر ہوا جب آپ اپنے بھائی عبداللہ بن محمد کے گھر میں تھے تو میں نے عرض کی؛ میں آپ پر فدا ہو جاوں، آپ اس گھر میں کیوں چلے آئے؟ فرمایا؛ راحت قلب کے لیے، میں نے عرض کی؛ میں آپ پر فدا ہو جاوں، کیا میں آپ کو اپنا دین بیان کروں جس پر میں عقیدہ رکھتا ہوں، فرمایا ہاں، اے عمرو!، میں نے عرض کی؛ میں دین خدا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے عبد اور رسول ہیں اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور خدا تعالی قبر والوں کو اٹھائے گا اور نماز پڑھنا اور زکات دینا، ماہ رمضان کے روزے، جو شخص مکہ جانے کی استطاعت رکھتا ہو اس کے لیے خانہ کعبہ کی حج کرنا اور رسول اکرم ﷺ کی ولایت کے بعد امام علیؑ کی امامت حق ہے، اور آپ کے بعد امام حسنؑ اور امام حسینؑ، امام علی سجادؑ، اور ان کے بعد امام محمد باقرؑ کی امامت حق ہے، اور ان کے بعد آپ کی امامت اور ولایت حق ہے، آپ اہل بیت میرے ائمہ اور پیشوا ہیں اسی پر میں جیتا ہوں اور اسی عقیدہ پر مروں گا۔

تو امام صادقؑ نے فرمایا؛ خدا کی قسم! اے عمرو، یہ میرا اور میرے آباء واجداد کا دین ہے، ہم ظاہر و باطن میں یہی عقیدہ رکھتے ہیں، اے عمرو! ۱۔ تقوی خدا اختیار کرو، ۲۔ اپنی زبان کو سوائے

خیر و نیکی کے بند رکھو، ۳۔ یہ مت کہو کہ میں نے اپنے آپ کو ہدایت دی ہے بلکہ اللہ تعالی نے تجھے ہدایت دی ہے، ۴۔ خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرو، ۵۔ اور لوگوں کو اپنے کندھوں پہ سوار نہ کرو کہ شاید اگر تم ان کو کندھوں پر سوار کروں تو وہ تیرے کندھوں کی ہڈیاں توڑ دیں (یعنی بے جا توقعات نہ رکھو)۔

زکریا بن سابق[۱۱۷]

۷۹۳ جَعْفَرٌ وَ فَضَالَةُ، عَنْ أَبِی الصَّبَّاحِ، عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ سَابِقٍ، قَالَ، وَصَفْتُ الْأَئِمَّةَ لِأَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) حَتَّى انْتَهَیْتُ إِلَى أَبِی جَعْفَرٍ (ع)، فَقَالَ: حَسْبُکَ قَدْ ثَبَّتَ اللَّهُ لِسَانَکَ وَ هَدَى قَلْبَکَ.

زکریا بن سابق کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ کے حضور میں ائمہ معصومینؑ کے نام گنوائے یہاں تک کہ جب امام باقرؑ تک پہنچا تو آپ نے فرمایا؛ تجھے یہی کافی ہے ،خدا تیری زبان کو سلامت رکھے اور تیرے دل کو ہدایت کرے۔

ابراہیم مخارقی[۱۱۸]

۷۹۴ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ نُوحِ بْنِ[۱۱۹] إِبْرَاهِیمَ الْمُخَارِقِیِّ، قَالَ، وَصَفْتُ الْأَئِمَّةَ لِأَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع)، فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ، وَ أَنَّ

---

[۱۱۷]۔ رجال علامہ حلی: ۷۵ ن ۳، رجال ابن داود، قسم اول: ۹۸ ن ۶۳۹، التحریر الطاووسی، ص۲۱۱،ن ۱۶۴، معجم رجال الحدیث،ن ۴۷۰۷، نقد الرجال،ن ۲۰۴۸، طرائف المقال،ن ۴۰۴۸،

[۱۱۸]۔ اس کا نام ابراہیم بن زیاد ہے اور اس کے لقب میں اختلاف ہے؛ حارثی /خارقی / مخارقی؛رجال الطوسی ۱۴۵. تنقیح المقال ۱: ۱۷. خاتمۃ المستدرک ۷۷۸. معجم رجال الحدیث ۱: ۲۲۴ و ۳۵۷ و ۳۵۸. جامع الرواۃ ۱: ۲۱. نقد الرجال ۸. مجمع الرجال ۱: ۴۴. إعیان الشیعۃ ۲: ۱۳۹. توضیح الاشتباہ ۱۱. منتہی المقال ۲۱. منہج المقال ۲۱. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۱۱۹ و ۱۲۲. رجال الأنصاری ۵. لسان المیزان ۱: ۶۱.

[۱۱۹]۔اس سند میں صحیح یہ ہے نوح نے ابراہیم سے روایت کی ہے نہ یہ کہ نوح ابراہیم کا بیٹا ہے تو یہاں عربی عبارت نوح عن ابراہیم ہوگی یا نوح انّ ابراہیم قال کہ نوح روایت کرے کہ ابراہیم نے مجھے بیان کیا ،اسی احتمال کو محققین نے تقویت دی ہے ۔

مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّه، وَ أَنَّ عَلِيّاً إِمَامٌ ثُمَّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ أَنْتَ! فَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ اتَّقُوا اللَّهَ، عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ وَ صِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَ عِفَّةِ الْبَطْنِ وَ الْفَرْجِ.

ابراہیم مخارقی کا بیان ہے کہ کہ میں نے امام صادقؑ کے حضور میں ائمہ معصومینؑ کے نام گنوائے تو میں نے عرض کی؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے رسول ہیں اور علی امیر المومنینؑ امام ہیں پھر امام حسنؑ پھر امام حسینؑ پھر امام علی سجادؑ پھر امام محمد باقرؑ پھر آپؑ امام ہیں۔

آپ نے فرمایا؛ خدا تجھ پر رحم کرے پھر آپ نے فرمایا:

۱۔ تم تقوی خدا اختیار کرو، تم تقوی خدا اختیار کرو۔

۲۔ تم پر لازم ہے کہ پرہیز گار بنو۔

۳۔ اور سچ بولو۔

۴۔ اور امانتوں کو ادا کرو۔

۵۔ اور پیٹ اور شرمگاہ کی حفاظت کرو۔

منصور بن حازم[۱۲۰]

۷۹۵ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ، قُلْتُ لِأَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) إِنَّ اللَّهَ أَجَلُّ وَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ بَلِ الْخَلْقُ يُعْرَفُونَ بِاللَّهِ، قَالَ صَدَقْتَ، قَالَ، قُلْتُ إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبّاً فَقَدْ يَنْبَغِی أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِذَلِکَ الرَّبِّ رِضًا وَ سَخَطاً، وَ أَنَّهُ لَا يُعْرَفُ رِضَاهُ وَ سَخَطُهُ إِلَّا بِرَسُولٍ لِمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْیُ، فَيَنْبَغِی أَنْ يُطْلَبَ الرُّسُلُ، فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَ أَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ، فَقُلْتُ لِلنَّاسِ أَ لَيْسَ يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) كَانَ هُوَ الْحُجَّةُ مِنَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ قَالُوا بَلَى، قُلْتُ فَحِينَ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) مَنْ كَانَ الْحُجَّةُ قَالُوا الْقُرْآنُ، فَنَظَرْتُ فِی الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِئِیُّ وَ الْقَدَرِیُّ وَ الزِّنْدِيقُ الَّذِی لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ

---

[۱۲۰]۔ اس کا نام منصور بن حازم بجلی ابو ایوب ہے؛رجال الطوسی ۱۳۸و ۳۱۳ (اسند عنہ کہا ہے). تنقیح المقال ۳: قسم المیم: ۲۴۹ن **۱۲۱۶۶. معجم رجال الحدیث ۱۸: ۳۴۲ و ۳۴۵ن ۱۲۶۷۲، قاموس الرجال ۹ص۱۲۶**. رجال النجاشی ۲۹۴. رجال ابن داود ۱۹۳. فہرست الطوسی ۱۶۴. معجم الثقات ۱۲۴. معالم العلماء ۱۲۱. رجال البرقی ۳۹. رجال الحلی ۱۶۷. نقد الرجال ۳۵۴. جامع الرواۃ۲: ۲۶۴. ہدایۃالمحد ثین ۱۵۲، مجمع الرجال ۶: ۱۴۲و ۱۴۳. الذریعۃ۲: ۱۹۷و۶: ۲۵۳. سفینہ البحار ۲: ۵۹۲. منتہی المقال ۳۱۱. منہج المقال ۳۴۵. جامع المقال ۹۰. ایضاح الاشتباہ ۹۳. التحریر الطاووسی ۲۷۰. نضد الایضاح ۳۳۹. اِضبط المقال ۵۴۲ و ۵۴۷. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۳۵۴. اتقان المقال ۱۴۰. الوجیزۃ ۵۲. شرح مشیخۃ الفقیہ ۲۲. رجال الانصاری ۱۹۱.

الرِّجَالَ بِخُصُومَتِه، فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقَيِّمٍ، مَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقّاً،

منصور بن حازم کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن امام صادقؑ کی خدمت میں عرض کی ؛اللہ کی شان اس سے کہیں بلند و بالا ہے کہ اسے مخلوق کے ذریعے پہچانا جائے ، حق یہ ہے کہ مخلوق کی پہچان اللہ کے ذریعے ہوتی ہے توآپ نے فرمایا ؛ہاں یہ سچ ہے ، میں نے عرض کی ؛جو شخص خدا کو پہچان لے تواس کے لیے ضروری ہے کہ یہ بھی پہچانے کہ اللہ تعالی کس بات پر راضی ہے اور کس بات پر ناراض ہوتا ہے ، اور اللہ کی رضا مندی اور ناراضگی کا علم صرف وحی الہی اور رسول اکرم کے بیان سے ہوتا ہے اور اس کے علاوہ انسانوں کے پاس کوئی راہ نہیں جس سے وہ اللہ کی رضا مندی اور ناراضگی کا علم حاصل کر سکیں ، پھر میں نے عرض کی ؛ مولا میں نے ایک مرتبہ مخالفین کی محفل میں یہ تمہید قائم کی توسب نے میری اس بات کو قبول کیا تو میں نے ان سے کہا ؛ بندگان خدا ! جب رسول اکرم ہمارے درمیان سے اٹھ گئے تو اب ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ اللہ کس بات سے راضی اور کس بات سے ناراض ہے ؟ لوگوں نے کہا ؛اب ہمارے پاس قرآن حجت ہے، میں نے کہا ؛قرآن واقعی حجت ہے لیکن خدارا ذرا سوچو کہ ہر فرقہ اپنی تائید کے لیے قرآن کی آیات سے استدلال کرتا ہے اور حد یہ ہے کہ مرجئہ اور قدریہ بھی قرآن کی آیات سے استدلال کرتے ہیں اور بعض اوقات زندیق و ملحد بھی جن کا سرے سے نبوت و قرآن پر ایمان نہیں ہے وہ بھی اپنے نظریئے کی تائید کے لیے قرآن کی آیات سے استدلال کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں وسیع مفہوم کی گنجائش ہے اسی لیے قرآن کے ساتھ وارث قرآن کا ہونا ضروری ہے جو قرآن کی صحیح تاویل اور تفسیر کرے اور جب قرآن کے ساتھ اس کا وارث ہوگا تو قرآن صحیح معنی میں حجت کہلائے گا۔

فَقُلْتُ لَهُمْ مَنْ قَيِّمُ الْقُرآنِ فَقَالُوا ابْنُ مَسْعُود قَدْ كَانَ يَعْلَمُ وَ عُمَرُ يَعْلَمُ وَ حُذَيْفَةُ، قُلْتُ كُلُّهُ قَالُوا لَا، فَلَمْ أَجِدْ أَحداً، فَقَالُوا إِنَّهُ مَا كَانَ يَعْرِفُ ذَلکَ كُلَّهُ إِلَّا عَلِيٌّ (ع)، وَ إِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ وَ قَالَ هَذَا لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا لَا أَدْرِي، وَ قَالَ هَذَا أَدْرِي وَ لَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ: كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً (ع) كَانَ قَيِّمَ الْقُرْآنِ وَ كَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَ كَانَ حُجَّةً عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ (ص) وَ أَنَّهُ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حَقٌّ، فَقَالَ رَحِمَکَ اللَّهُ-

میں نے ان سے کہا ؛اب آپ لوگ یہ بتائیں کہ قرآن کا وارث کون ہے ؟ لوگوں نے کہا ؛ عبداللہ بن مسعود ، عمراور حذیفہ اور اس طرح کے لوگ قرآن کے وارث ہیں ، میں نے کہا ؛ ذرا انصاف کرو جن لوگوں کا تم نے نام لیا کیا وہ لوگ قرآن کے جملہ معارف و حقائق کے عالم تھے ؟انہوں نے کہا ؛ نہیں ، یہ تمام لوگ قرآن کے تمام حقائق کے عالم نہیں تھے ، میں نے کہا پھر تم لوگو فیصلہ کرو کہ قیم اور وارث قرآن کو ن ہے ؟ (وہ لوگ پریشان ہوگئے اور کہنے لگے ہمیں اس کا علم نہیں۔

میں نے کہا : میں قرآ ن کے حقیقی وارث کو جانتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ علی قرآن کے وارث تھے ان کی اطاعت واجب اور آپ رسول اکرم ص کے بعد حجت خدا تھے اور آپ قرآنی حقائق و معارف کے عالم تھے اور انہوں نے قرآن کے حقائق کو واضح کیا ،امام نے میری بات سن کر فرمایا ؛(تو واقعی خوبصوت دلیل سے لوگوں کو اس نتیجہ پر لے آیا) خدا تجھ پر رحم کرے۔

فَقُلْتُ إِنَّ عَلِيّاً (ع) لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَکَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِه كَمَا تَرَکَ رَسُولُ اللَّه (ص) وَ أَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَ أَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ حُجَّةً وَ أَنَّ طَاعَتَهُ مَفْرُوضَةٌ، فَقَالَ رَحِمَکَ اللَّهُ، وَ قَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَ قُلْتُ أَشْهَدُ

عَلَى الْحَسَنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَ جَدُّهُ، وَ أَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ الْحَسَنِ الْحُسَيْنُ وَ كَانَتْ طَاعَتُهُ مَفْرُوضَةً، فَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ، وَ قَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَ قُلْتُ أَشْهَدُ عَلَى الْحُسَيْنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ، وَ أَنَّ الْحُجَّةَ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَ كَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً، فَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ، وَ قَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَ قُلْتُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ، وَ أَنَّ الْحُجَّةَ مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو جَعْفَرٍ، وَ كَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللَّهُ، فَقُلْتُ أَعْطِنِي رَأْسَكَ أُقَبِّلْهُ! فَضَحِكَ، فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ وَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبَاكَ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِمَّنْ بَعْدَهُ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ، وَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّكَ أَنْتَ الْحُجَّةُ وَ أَنَّ طَاعَتَكَ مُفْتَرَضَةٌ، فَقَالَ كُفَّ رَحِمَكَ اللَّهُ! قُلْتُ أَعْطِنِي رَأْسَكَ أُقَبِّلْهُ! فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ، فَضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: سَلْنِي عَمَّا شِئْتَ فَلَا أُنْكِرُكَ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَداً.

پھر میں نے عرض کی؛ مولا میں نے اس محفل میں کہا؛ بے شک امام علیؑ اس دنیا سے نہیں گئے مگر اپنے بعد حجت خدا کو معین کیا جس طرح رسول اکرم ﷺ نے اسے بیان کیا اور امام علیؑ کے بعد حجت خدا امام حسنؑ ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ امام حسنؑ حجت خدا ہیں اور ان کی اطاعت واجب ہے، امام نے فرمایا؛ خدا تجھ پر رحم کرے، تو میں نے آپ کے سر مبارک کا بوسہ لیا اور عرض کی؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ امام حسن مجتبیٰؑ اس دنیا سے نہیں گئے مگر اپنے بعد حجت خدا کو معین کیا جس طرح آپ کے بابا اور جد امجد رسول خدا ﷺ نے اسے بیان کیا اور امام حسن کے بعد حجت خدا امام حسینؑ ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ امام حسینؑ حجت خدا ہیں اور ان کی اطاعت واجب ہے، امام نے فرمایا؛ خدا تجھ پر رحم کرے، تو میں نے آپ کے سر مبارک کا

بوسہ لیااور عرض کی ؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ امام حسینؑ اس دنیا سے نہیں گئے مگر اپنے بعد حجت خدا کو معین کیا اور امام حسینؑ کے بعد حجت خدا امام علی بن حسینؑ ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ امام علی بن حسینؑ حجت خدا ہیں اور ان کی اطاعت واجب ہے۔

امام نے فرمایا؛ خدا تجھ پر رحم کرے۔

میں نے آپ کے سر مبارک کا بوسہ لیا اور عرض کی میں گواہی دیتا ہوں کہ امام علی بن حسینؑ اس دنیا سے نہیں گئے مگر اپنے بعد حجت خدا کو معین کیا اور امام علی سجادؑ کے بعد حجت خدا امام محمد باقرؑ ہیں ں اور ان کی اطاعت واجب ہے۔

امام نے فرمایا؛ خدا تجھ پر رحم کرے، تو میں نے عرض کی اپنا سر مبارک مجھے چومنے دیجیے تو آپ مسکرائے تو میں نے عرض کی ؛ خدا آپ کا بھلا کرے اور مجھے یقین ہے کہ آپ کے والد گرامیؑ اس دنیا سے نہیں گئے مگر اپنے بعد حجت خدا کو معین کیا جس طرح ان کے بابا نے حجت خدا کو بیان کیا تھا اور میں گواہی دیتا ہو کہ آپ حجت خدا ہیں ں اور آپ کی اطاعت واجب ہے، تو آپ نے فرمایا؛ خاموش ہو جاو خدا تجھ پر رحم کرے۔

میں نے عرض کی : کی اپنا سر مبارک مجھے چومنے دیجیے تو آپ مسکرائے پھر فرمایا؛ جو چاہو پوچھو اس کے بعد کبھی تمہارا انکار نہیں کیا جائے گا۔

خالد بجلی[۱۲۱]

۷۹۶ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِى سَلَمَةَ الْجَمَّالِ، قَالَ، دَخَلَ خَالِدٌ الْبَجَلِىُّ عَلَى أَبِى عَبْدِ اللَّهِ (ع) وَ أَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاکَ إِنِّى أُرِيدُ أَنْ أَصِفَ لَکَ دِينِىَ الَّذِى أَدِينُ اللَّهَ بِهِ! وَ قَدْ قَالَ لَهُ قَبْلَ ذَلِکَ إِنِّى أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَکَ فَقَالَ لَهُ سَلْنِى فَوَ اللَّهِ لَا تَسْأَلُنِى عَنْ شَىْءٍ إِلَّا حَدَّثْتُکَ بِهِ عَلَى حَدِّهِ لَا أَکْتُمُکَ، قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا أَبْدَأُ أَنِّى أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَيْسَ إِلَهٌ غَيْرَهُ، قَالَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع): کَذَلِکَ رَبُّنَا لَيْسَ مَعَهُ إِلَهٌ غَيْرُهُ، ثُمَّ قَالَ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، قَالَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع): کَذَلِکَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ مُقِرٌّ لَهُ بِالْعُبُودِيَّةِ وَ رَسُولُهُ إِلَى خَلْقِهِ، ثُمَّ قَالَ وَ أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً (ع) کَانَ لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ الْمَفْرُوضَةِ عَلَى الْعِبَادِ مِثْلُ مَا کَانَ لِمُحَمَّدٍ (ص) عَلَى النَّاسِ، قَالَ: کَذَلِکَ کَانَ (ع)، قَالَ وَ أَشْهَدُ أَنَّهُ کَانَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ عَلِيٍّ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) مِنَ الطَّاعَةِ الْوَاجِبَةِ عَلَى الْخَلْقِ مِثْلُ مَا کَانَ لِمُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ (صَلَوَاتُ

---

[۱۲۱]۔ اس کا نام خالد بن جریر بجلی ہے؛ رجال البرقی ۳۱، رجال النجاشی اص۳۵۰ن ۳۸۷، رجال الطوسی ۱۸۹ن ۷۰، التحریر الطاووسی ۹۴ن ۱۳۹، رجال ابن داود ق اص ۳۱۷ن ۵۳۶، رجال العلامۃ الحلی ق اص ۶۴ن ۲، ایضاح الاشتباہ ۱۷۱ ن ۲۴۶، نقد الرجال ۱۲۲ن ۸، مجمع الرجال ۲ص۲۵۶، نضد الایضاح ۱۲۱، جامع الرواۃ اص۲۸۹، الوجیزۃ ۱۵۱، ہدایۃ المحدثین ۵۵، مستدرک الوسائل ۳ص۷۹۷، تنقیح المقال اص۳۸۷ن ۳۵۴۲، إعیان الشیعۃ ۶ص۲۸۰، الذریعۃ ۶ص۳۲۷ن ۱۸۶۲، العندبیل اص۲۴۶، الجامع فی الرجال اص۷۰۷، معجم رجال الحدیث ۷ص ۱۴ن ۴۱۶۶، قاموس الرجال ۳ص۴۶۵.

اللَّهِ عَلَيْهِمَا)، فَقَالَ: كَذٰلِکَ كَانَ الْحَسَنُ، قَالَ وَ أَشْهَدُ أَنَّهُ كَانَ لِلْحُسَيْنِ مِنَ الطَّاعَةِ الْوَاجِبَةِ عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ الْحَسَنِ مَا كَانَ لِمُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ (ع) قَالَ: فَكَذٰلِکَ كَانَ الْحُسَيْنُ، قَالَ وَ أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ كَانَ لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ الْوَاجِبَةِ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ كَمَا كَانَ لِلْحُسَيْنِ (ع) قَالَ، فَقَالَ: كَذٰلِکَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ الْوَاجِبَةِ عَلَى الْخَلْقِ مِثْلُ مَا كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ فَقَالَ: كَذٰلِکَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ،قَالَ وَ أَشْهَدُ أَنَّکَ أَوْرَثَکَ اللَّهُ ذٰلِکَ كُلَّهُ، قَالَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع): حَسْبُکَ اسْكُتِ الْآنَ فَقَدْ قُلْتَ حَقّاً، فَسَكَتَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيّاً لَهُ عَقِبٌ وَ ذُرِّيَّةٌ إِلَّا أَجْرَى لِآخِرِهِمْ مِثْلَ مَا أَجْرَى لِأَوَّلِهِمْ، وَ إِنَّا لحق [نَحْنُ ذُرِّيَّةُ مُحَمَّدٍ (ص) أَجْرَى لِآخِرِنَا مِثْلَ مَا أَجْرَى لِأَوَّلِنَا، وَ نَحْنُ عَلَى مِنْهَاجِ نَبِيِّنَا (ع) لَنَا مِثْلُ مَا لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ الْوَاجِبَةِ.

ابو سلمہ جمال کا بیان ہے کہ خالد بجلی امام صادقؑ کے پاس حاضر ہوا میں بھی وہیں موجود تھا اس نے عرض کی میں آپ پر فدا ہو جاوں میں اپنا دین اور عقیدہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں اور وہ اس سے پہلے کہہ چکا تھا میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں؟ فرمایا؛ سوال کر، خدا کی قسم تو مجھ سے جس چیز کے متعلق سوال کرے گا میں تجھے اس کی حقیقت بتاوں گا اور تجھ سے کوئی چیز نہیں چھپاوں گا۔

اس نے عرض کی؛ میں جس سے ابتداء کرتا ہوں وہ کلمہ شہادت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔

امام صادق نے فرمایا: ہمارا پروردگار اسی طرح ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، پھر اس نے عرض کی؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالی کے بندے اور رسول ہیں، امام نے فرمایا؛اس طرح محمد مصطفیٰ ﷺ خدا کے بندے ہیں اور خدا کے لیے اپنی بندگی کا اقرار اور اظہار کرتے ہیں اور اس کی مخلوق کی طرف اس کے رسول ہیں، پھر اس نے عرض کی؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ امام علیؑ کی اطاعت بندگان خدا پر اس طرح واجب اور فرض ہے جس طرح رسول اکرم ﷺ کی اطاعت فرض ہے، امام نے فرمایا؛ ہاں ایسا ہی ہے، پھر اس نے عرض کی؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ امام علیؑ کے بعد امام حسن مجتبی کی اطاعت بندگان خدا پر اس طرح واجب اور فرض ہے جس طرح رسول اکرم ﷺ اور امام علیؑ کی اطاعت فرض ہے، امام نے فرمایا؛ ہاں ایسا ہی ہے، پھر اس نے عرض کی؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ امام حسن مجتبیؑ کے بعد امام حسینؑ کی اطاعت بندگان خدا پر اس طرح واجب اور فرض ہے جس طرح رسول اکرمؐ اور امام علیؑ اور امام حسنؑ کی اطاعت فرض ہے، امام نے فرمایا؛ ہاں ایسا ہی ہے، پھر اس نے عرض کی؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ امام حسین کے بعد امام علی سجادؑ کی اطاعت بندگان خدا پر اس طرح واجب اور فرض ہے جس طرح امام حسینؑ کی اطاعت فرض ہے، امام نے فرمایا؛ ہاں ایسا ہی ہے، پھر اس نے عرض کی؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ امام علی سجادؑ کے بعد امام محمد باقرؑ کی اطاعت بندگان خدا پر اس طرح واجب اور فرض ہے جس طرح امام علی سجادؑ کی اطاعت فرض ہے۔

امام نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔

اس نے عرض کی: مولا، میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے آپ کو ان کا وارث قرار دیا۔

امام صادقؑ نے فرمایا: کافی ہے، اب خاموش ہو جاو، تو نے حق بات کہی ہے تو وہ خاموش ہو گیا پھر آپ نے خدا کی حمد و ثناء کی اور فرمایا؛ اللہ تعالی نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اور اس کے لیے نسل و ذریت قرار دی تو ان کے آخری کے لیے وہی قرار دیا جو ان کے پہلے کے لیے قرار دیا اور بے شک ہم ذریت اور نسل نبی اکرم ﷺ ہیں خدا ہمارے ہمارے آخری کے لیے وہی

قرار دے جو اس نے ہمارے اول کے لیے جاری فرمایا اور ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کی راہ پہ ہیں ہمارے لیے انہی کی طرح اطاعت واجب ہے۔

یوسف [۱۲۲]

۷۹۷-جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ يُوسُفَ، قَالَ، قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) أَصِفُ لَكَ دِينِي الَّذِي أَدِينُ اللَّهَ بِهِ، فَإِنْ أَكُنْ عَلَى حَقٍّ فَثَبِّتْنِي وَ إِنْ كُنْتُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَرُدَّنِي إِلَى الْحَقِّ، قَالَ: هَاتِ! قُلْتُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ (ص)، وَ أَنَّ عَلِيّاً كَانَ إِمَامِي وَ أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ إِمَامِي، وَ أَنَّ الْحُسَيْنَ كَانَ إِمَامِي، وَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ كَانَ إِمَامِي، وَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ إِمَامِي، وَ أَنْتَ جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلَى مِنْهَاجِ آبَائِكَ، قَالَ، فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ مِرَاراً رَحِمَكَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: هَذَا وَ اللَّهِ دِينُ اللَّهِ وَ دِينُ مَلَائِكَتِهِ وَ دِينِي وَ دِينُ آبَائِيَ الَّذِي لَا يَقْبَلُ اللَّهُ غَيْرَهُ.

یوسف کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے عرض کی کہ میں آپ کے سامنے اپنا عقیدہ بیان کرنا چاہتا ہوں اگر میں حق پہ ہوں تو آپ میری تصحیح فرما دیجیے اور اگر میں حق پہ نہیں ہوں تو مجھے حق کی رہنمائی فرما دیجیے تو آپ نے فرمایا؛ ہاں اپنا عقیدہ بیان کرو، میں نے عرض کی؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے اور بتحقیق محمد مصطفی ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور امام علیؑ میرے امام ہیں اور حضرت امام

[۱۲۲]۔مامقانی نے تنقیح المقال ج۳ص۳۳۳ن۱۳۳۱۰ میں اسے ذکر کیا اور اس روایت کو نقل فرمایا اور اس کے بعد ان کی تعیین میں محقق داماد سے نقل کیا کہ اس سے مراد ابو امیہ کوفی ہے اور حائری سے نقل کیا کہ انہوں نے احتمال دیا کہ یوسف بن ابراہیم ابو داود مراد ہو بہرحال اس کی تعیین میں اسی قدر لکھا گیا ، اور اس سے اس کی توثیق بھی نہیں سمجھی جاسکتی ہے ۔

حسنؑ میرے امام ہیں اور حضرت امام حسینؑ میرے امام ہیں اور حضرت امام علی سجادؑ میرے امام ہیں اور حضرت امام محمد باقرؑ میرے امام ہیں، اور میں آپ پر قربان جاوں آپ اپنے اباء واجداد کی طرح امام ہیں۔

امام نے کئی بار فرمایا: خدا تجھ پر رحم کرے پھر فرمایا؛ خدا کی قسم یہ خدا، ملائکہ اور میرا اور میرے آباء واجداد کا دین ہے جس کے علاوہ اللہ تعالی کسی سے کوئی عمل قبول نہیں کرے گا۔

حسن بن زیاد عطّار[۱۲۳]

۷۹۸۔جَعْفَرٌ وَ فَضَالَةُ، عَنْ أَبَانٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ الْعَطَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ، قُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ دِينِي! وَ إِنْ كُنْتُ فِي حِسَابِي مِمَّنْ قَدْ فَرَغَ مِنْ هَذَا، قَالَ فَآتِه! قَالَ، قُلْتُ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، وَ أُقِرُّ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قُلْتُ، وَ أَنَّ عَلِيّاً إِمَامٌ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ، مَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَ مَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالًّا وَ مَنْ رَدَّ عَلَيْهِ كَانَ كَافِراً، ثُمَّ وَصَفْتُ الْأَئِمَّةَ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ مَا الَّذِي تُرِيدُ أَ تُرِيدُ أَنِّي أَتَوَلَّاكَ عَلَى هَذَا فَإِنِّي أَتَوَلَّاكَ عَلَى هَذَا۔

---

[۱۲۳]۔ رجال البرقی ۴۶، (اس روایت کو شیخ مفید نے امالی کی مجلس ۴ میں قوی سند سے نقل کیا)، رجال النجاشی اص ۱۵۲ ن ۹۵ (توثیق کی ہے)، رجال الطوسی ۱۶۶ ن ۱۲ و ۱۸۳ ن ۲۹۸، فہرست الطوسی ۴۷ ن ۱۷۳، معالم العلماء ۳۴ ن ۱۹۳، التحریر الطاووسی ۷۱ ن ۸۶، رجال ابن داود ۱۰۷ ن ۴۱۰، رجال العلامۃ الحلی ۴۱ ن ۱۳، لسان المیزان ۲ ص ۲۰۹ ن ۹۲۹، نقد الرجال ۸۹ ن ۵۳، مجمع الرجال ۲ ص ۱۱۱، جامع الرواۃ اص ۲۰۰، وسائل الشیعۃ ۲۰ ص ۱۶۵ ن ۳۰۰، الوجیزۃ ۱۴۹، ہدایۃ المحدثین ۳۹، مستدرک الوسائل ۳ ص ۵۹۰، بہجۃ الآمال ۳ ص ۱۰۸، تنقیح المقال اص ۲۷۹ ن ۲۵۴۹، إعیان الشیعۃ ۵ ص ۷۵، الذریعۃ ۲ ص ۱۴۶ ن ۵۵۲، العندبیل اص ۱۴۳، الجامع فی الرجال اص ۴۹۸، معجم رجال الحدیث ۴ ص ۳۳۱ ن ۲۸۲۳، ۳۳۳ ن ۲۸۲۷ و ۲۸۲۸ و ۲۸۲۹، قاموس الرجال ۳ ص ۱۶۵، تہذیب المقال ۲ ص ۵۷ ن ۹۵.

حسن بن زیاد عطّار کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے عرض کی کہ میں آپ کے سامنے اپنا عقیدہ بیان کرنا چاہتا ہوں اگرچہ میں اپنے حساب میں اپنے ذمہ سے عہدہ برآ ہو رہا ہوں، فرمایا پیش کرو، میں نے عرض کی ؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے اور بتحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں ان سب چیز کا اقرار کرتا ہوں جو آپ لے کر نازل ہوئے۔

آپ نے فرمایا جیسے میں نے کہا تھا اور امام علیؑ ایسے امام ہیں جن کی اطاعت خدا نے فرض کی ہے جس نے ان کی معرفت حاصل کی وہ مومن ہوگا اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہوگا اور جس نے آپ کو ردّ کر دیا تو وہ کافر ہوگا، پھر میں نے ائمہ کے اسماء گنوائے جب میں آپ کے نام تک پہنچا تو فرمایا ؛ تو کیا چاہتا ہے ؟ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں آپ سے اس پر محبت رکھتا ہوں پس میں آپ سے اس پر محبت رکھتا ہوں۔

ابوالیسع عیسی بن سری[۱۲۴]

۷۹۹ جعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِی الْیَسَعِ، قَالَ، قُلْتُ لِأَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) حَدِّثْنِی عَنْ دَعَائِمِ الْإِسْلَامِ الَّتِی بَنَی عَلَیْهَا، وَ لَا یَسَعُ أَحَداً مِنَ النَّاسِ تَقْصِیرٌ عَنْ شَیْءٍ مِنْهَا، الَّذِی مَنْ قَصَّرَ عَنْ مَعْرِفَةِ شَیْءٍ مِنْهَا كُبَّتْ عَلَیْهِ دِینُهُ وَ لَمْ یُقْبَلْ مِنْهُ عَمَلُهُ، وَ مَنْ عَرَفَهَا وَ عَمِلَ بِهَا صَلَحَ دِینُهُ وَ قُبِلَ مِنْهُ عَمَلُهُ، وَ لَمْ

---

[۱۲۴]۔ رجال الطوسی ۲۵۷ (اس میں ہے ؛ مولی إبی الیسع). تنقیح المقال ۲: ۳۶۰ و ۳ قسم الکنی ۳۹. رجال النجاشی ۲۰۹. (توثیق کی ہے) فہرست الطوسی ۱۱۷. معالم العلماء ۸۶. رجال ابن داود ۱۴۹. رجال الحلی ۱۲۳. معجم الثقات ۹۳. معجم رجال الحدیث ۱۳: ۱۸۸ و ۲۲: ۸۸. نقد الرجال ۲۶۱ و ۴۰۱. رجال البرقی ۳۰. جامع الرواۃ ۱: ۶۵۱ و ۲: ۴۲۶. ہدایۃ المحدثین ۱۲۶. رجال الکشی ۴۲۴. مجمع الرجال ۴: ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۷: ۱۱۱. منتہی المقال ۲۳۷. التحریر الطاووسی ۲۰۱. بہجۃ الآمال ۵: ۶۴۱. منہج المقال ۲۵۵ (اس میں اس کے باپ کا نام سریع لکھا ہے) جامع المقال ۸۴. روضۃ المتقین ۱۴: ۴۰۸. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۸۷. اتقان المقال ۱۰۷. الوجیزۃ ۴۳. رجال الانصاری ۱۳۷. الکافی، ج ۲، کتاب الایمان والکفر، باب دعائم الاسلام ۱۳، ح ۶۔

يَضِقْ بِهِ مَا فِيهِ بِجَهْلِ شَيْءٍ مِنَ الْأُمُورِ جَهِلَهُ قَالَ، فَقَالَ شَهَادَةُ أَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،وَ الْإِيمَانُ بِرَسُولِ اللَّهِ (ص)، وَ الْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ الزَّكَاةُ وَ الْوَلَايَةُ شَيْءٌ دُونَ شَيْءٍ، فَضْلٌ يُعْرَفُ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ:يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ[۱۲۵]، وَ كَانَ عَلِيٌّ (عَلَيْهِ السَّلَامَ) وَ قَالَ الْآخَرُونَ لَا بَلْ مُعَاوِيَةُ، وَ كَانَ حَسَنٌ ثُمَّ كَانَ حُسَيْنٌ، وَ قَالَ الْآخَرُونَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ لَا سِوَاهُ، ثُمَّ قَالَ أَزِيدُكَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ زِدْهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ! قَالَ: ثُمَّ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ، وَ كَانَتِ الشِّيعَةُ قَبْلَهُ لَا يَعْرِفُونَ مَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ مِنْ حَلَالٍ وَ لَا حَرَامٍ إِلَّا مَا تَعَلَّمُوا مِنَ النَّاسِ، حَتَّى كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ (ع) فَتَحَ لَهُمْ وَ بَيَّنَ لَهُمْ وَ عَلَّمَهُمْ، فَصَارُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ بَعْدَ مَا كَانُوا يَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمْ، وَ الْأَمْرُ هَكَذَا يَكُونُ، وَ الْأَرْضُ لَا تَصْلُحُ إِلَّا بِإِمَامٍ، وَ مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَ أَحْوَجُ مَا تَكُونُ إِلَى هَذَا إِذَا بَلَغَتْ نَفْسُكَ هَذَا الْمَكَانَ، وَ أَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ، وَ انْقَطَعْتَ مِنَ الدُّنْيَا تَقُولُ لَقَدْ كُنْتُ عَلَى رَأْيٍ حَسَنٍ. قَالَ أَبُو الْيَسَعِ عِيسَى بْنُ السَّرِيِّ: وَ كَانَ أَبُو حَمْزَةَ وَ كَانَ حَاضِرَ الْمَجْلِسِ، أَنَّهُ قَالَ: لَكَ فَمَا تَقُولُ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ إِمَاماً حَقَّ الْإِمَامِ.

ابوالیسع کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے عرض کی مجھے اسلام کے ان ارکان کے متعلق بیان فرمایئے جن پر اس کی بنیاد رکھی گئی ہے کوئی شخص بھی ان سے کسی چیز میں تقصیر اور کمی

[۱۲۵] ۔ نساء ۵۹۔

نہیں کر سکتا اور جو شخص ان میں سے کسی چیز کی معرفت میں کمی کرے تو اس کا دین اسے اوندھا پلٹا دیا جائے گا اور اس سے کوئی عمل قبول نہ ہو گا اور جس نے ان کی معرفت حاصل کی اور ان پر عمل کیا اس کا دین نیک اور صالح ہو گا اور اس کا عمل قبول ہو گا اور اسے ارکان اسلام کی موجودگی میں دوسری چیزوں کی جہالت کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی، امام نے فرمایا؛ کلمہ شہادت لاالہ الا اللہ، رسول اکرم ﷺ کی رسالت پر ایمان، اور جو چیزیں آپ خدا کی طرف سے لائے ان کا اقرار، پھر زکات، اور دوسرے تمام مقامات کے علاوہ ولایت ایک خصوصی مقام ہے اور اس کی اتنی فضیلت ہے کہ اس کا ماننے والا پہچانا جاتا ہے، رسول اکرم ص نے فرمایا؛ جو **شخص امام کی معرفت کے بغیر مر جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا**[۱۲۶] اور اللہ تعالی نے فرمایا؛ اے

---

[۱۲۶]۔اس روایت کو کتب اہل السنۃ میں سات صحابہ سے نقل کیا گیا ان کے نام یہ ہیں: ۱ -زید بن إن. ۲ - عامر بن ربیعۃ. ۳ - عبداللہ بن عباس. ۴ - عبداللہ بن عمر. ۵ - عویمر بن مالک، معروف إبی درداء. ۶ - معاذ بن جبل. ۷ - معاویۃ بن إبی سفیان. *عبداللہ بن عمر: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: "من مات ولم يعرف إمام زمانه مات ميتة جاهلية"؛ میں نے نبی اکرمؐ سے سنا فرمایا: جو شخص مر جائے اور اپنے زمانے کے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو وہ جاہلیت کی موت مرے گا، صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں: "من مات ولاإمام لہ مات میتۃ جاہلیۃ"؛ جو شخص مر جائے اور اس کا کوئی امام نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ شیخ علی قاری نے "خاتمۃ الجواہر المضیئۃ" میں اس روایت کو صحیح مسلم سے ان الفاظ میں نقل کیا" من مات ولم یعرف إمام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ" اور اسکی شرح میں فرمایا: معناه: من لم يعرف من يجب عليه الاقتداء والاهتداء به في أوانه؛ اس کا معنی یہ ہے کہ ایسے شخص کی معرفت نہ کی جس کی پیروی اور اس سے ہدایت حاصل کرنا اسکے زمانے میں لازم تھا (سلیمان بن داود طیالسی، م ۲۰۴، مسند احمد ۴ : ۹۶، مسلم نیشاپوری، صحیح مسلم ۲۹، تفتازانی، جامع المقاصد ۲ص ۲۷۵،

*من مات وليست عليه طاعة مات ميتة جاهلية وإن خلفها من بعد عقده إياها في عنقه لقى الله ليست له حجة ألا لا يخلون رجل بامرأة لا تحل له فإن ثالثهما الشيطان إلا محرم فإن الشيطان مع الواحد وهو من الاثنين أبعد من ساءته سيئته وسرته حسنته فهو مؤمن؛

ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول اور صاحبان امر کی اطاعت کرو اور صاحب امر امام علیؑ تھے، دوسروں نے کہا؛ نہیں بلکہ معاویہ تھا، پھر امام حسن مجتبیٰؑ، پھر امام حسینؑ اولوالامر

---

[۱] عن عامر بن ربیعۃ؛ ابن إبی شیبۃ (۴۵۷/۷، ن ۳۷۲۰۰)، وإحمد (۴۴۶/۳، ن ۱۵۷۳۴) والطبرانی کما فی مجمع الزوائد (۲۲۴/۵) البخاری فی التاریخ الکبیر (۴۴۵/۶)، والرویانی (۳۶۳/۲، ن۱۳۴۱) *من مات ولا بيعة عليه مات ميتة جاهلية؛

[۲] ابن عمر؛ ابن سعد (۱۴۴/۵)، الطبرانی فی الأوسط (۷۹/۱، ن ۲۲۵)، *من مات مفارقا للجماعۃ مات میتۃ جاہلیۃ؛ ابن عمر، الطبرانی (۳۳۵/۱۲، ن ۱۳۲۷۸)، وإبو نعیم فی الحلیۃ (۵۸/۹). *من مات بغير إمام مات ميتة جاهلية ومن نزع يدا من طاعة جاء يوم القيامة لا حجة له؛ ابن عمر؛ الطیالسی (ص ۲۵۹، ن ۱۹۱۳)، وإبو نعیم فی الحلیہ (۲۲۴/۳) وقال: صحیح. *من مات بغیر إمام مات میتۃ جاہلیۃ؛

[۳] معاویۃ؛ إحمد (۹۶/۴، ن ۱۶۹۲۲)، والطبرانی (۳۸۸/۱۹، ن ۹۱۰)، الہیثمی (۲۱۸/۵) *من فارق المسلمين قيد شبر فقد خلع ربقة الإسلام من عنقه ومن مات ليس عليه إمام فميتته ميتة جاهلية ومن مات تحت راية عمية يدعو إلى عصبية أو ينصر عصبية فقتلته قتلة جاهلية

[۴] ابن عباس) الطبرانی فی الکبیر (۲۸۹/۱۰، ن ۱۰۶۸۷) الأوسط (۳۶۱/۳، ن ۳۴۰۵) ہیثمی (۲۲۴/۵) *من فارق جماعة المسلمين شبراً أخرج من عنقه ربقة الإسلام والمخالفين بألويتهم يتناولونها يوم القيامة من وراء ظهورهم ومن مات من غير إمام جماعة مات ميتة جاهلية؛ ابن عمر؛ الطبرانی (۴۴۰/۱۲، ن ۱۳۶۰۴) قال الہیثمی (۲۲۰/۵) *من خلع یدا من طاعۃ لقی اللہ یوم القیامۃ لا حجۃ لہ ومن مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاہلیۃ؛ ابن عمر؛ مسلم (۱۴۷۸/۳، ن ۱۸۵۱)، إبو عوانۃ (۴۱۵/۴، ن ۷۱۵۳)، والبیہقی (۱۵۶/۸، ن ۱۶۳۸۹) *من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الإسلام من عنقہ حتی یراجعہ ومن مات لیس علیہ إمام جماعۃ فإن موتتہ موتۃ جاہلیۃ، ابن عمر؛ الحاکم (۱۵۰/۱، ن ۲۵۹) وقال: صحیح علی شرط الشیخین. *من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات مات میتۃ جاہلیۃ ومن قاتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب لعصبۃ إو یدعو إلی عصبۃ إو ینصر عصبۃ فقتل فقتلۃ جاہلیۃ ومن خرج علی إمتی یضرب برہا وفاجرہا لا یتحاشی من مؤمنہا ولا یفی لذی عہد فلیس منی ولست منہ؛

[۵] إبی ہریرۃ) ابن إبی شیبۃ (۴۶۲/۷، ن ۳۷۲۴۳)، وإحمد (۲۹۶/۲، ن ۷۹۳۱)، ومسلم (۱۴۷۶/۳، ن ۱۸۴۸) والنسائی (۳۱۴/۲، ن ۳۵۷۹). عبد الرزاق عن معمر فی الجامع (۳۳۹/۱۱، ن ۲۰۷۰۷) وإسحاق بن راہویہ (۱۹۲/۱ ن ۱۴۵)، وابن حبان (۴۴۱/۱۰ ن ۴۵۸۰)، وإبو عوانۃ (۴۲۱/۴، ن ۷۱۶۹)، والبیہقی فی السنن الکبری (۱۵۶/۸ ن ۱۶۳۸۸)، وفی شعب الإیمان (۶۰/۶، ن ۷۴۹۵).

تھے لیکن دوسروں نے کہا؛یزید بن معاویہ صاحب امر تھا[۱۲۷]، پھر فرمایا؛مزید بیان کروں ؟اہل مجلس نے عرض کی ؛ بیان کیجیے ہم آپ پر فدا ہوں ، توآپ نے فرمایا؛ پھر امام علی بن حسینؑ پھر امام محمد باقرؑ؛ یاد رکھو شیعہ ان سے پہلے اپنی ضرورت کے حلال و حرام نہیں جانتے تھے مگر وہ جو لوگوں سے سیکھتے تھے یہاں تک کہ امام باقر نے ان کے لیے علم کے چشمے بہا دیئے اور انہیں حلال و حرام کے مسائل کی کھلے عام تعلیم دی تو وہ پہلے جن سے سیکھا کرتے تھے ان کو سکھانے کے قابل ہو گئے اور حقیقت مین ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔

اور زمین کی امام کے بغیر اصلاح نہیں ہو سکتی اور جو شخص امام کی معرفت کے بغیر مر جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور اس کی سب سے زیادہ ضرورت تجھے اس وقت ہو گی جب تیری جان حلق تک پہنچے گی اور دنیا سے امیدیں کٹ جائیں گی تو تو کہے گا؛ خدارا شکر ! میں بہترین رائے پر قائم تھا، راوی ابو الیسع کہتا ہے کہ اس مجلس میں بھی حاضر تھا تو اس نے کہا؛ یعنی آپ یہ کہیں کہ ابو جعفر حق کے امام ہیں۔

---

[۱۲۷]۔جو لوگ یزید کو خلیفہ مانتے ہیں ان کی تفصیل تاریخ خلفاء سیوطی کے مقدمہ میں دیکھی جاسکتی ہے ،یہ خلیفہ ان کو نصیب ہو جس نے فسق و فجور کی حدیں توڑدیں اور اسلام کے نام و نشان مٹانے کی کوشش کی اور چراغ ہدایت کشتی نجات کو قتل کیا اور اسیران اہل بیت نبی کو بازاروں اور درباروں میں قیدی بنا کے پھرایا اور اس کے بعد مدینہ پر حملہ کروایا جس میں مدینہ کو تاراج کیا گیا اور واقعہ حرہ پیش آیا جس کی تاریخ اسلام میں نظیر نہیں ملتی کہ اصحاب و ان کی اولادوں کو قتل کیا گیا ،عفت دری ہو ئی اور مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے گئے

مغیرہ بن توبہ مخزومی[۱۲۸]

۸۰۰ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عُمَیْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْمُغِیرَةِ بْنِ تَوْبَةَ الْمَخْزُومِیِّ قَالَ، قُلْتُ لِأَبِی الْحَسَنِ (ع) قَدْ حَمَّلْتَ هَذَا الْفَتَی فِی أُمُورِکَ! فَقَالَ إِنِّی حَمَّلْتُهُ مَا حَمَّلَنِیهِ أَبِی (ع).

مغیرہ بن توبہ مخزومی کا بیان ہے کہ میں نے امام کاظمؑ کی خدمت میں عرض کی؛ کیاآپ نے اس جوان (امام علی رضاؑ) کو اپنے امور سپرد کیے ہیں؟

آپ نے فرمایا: میں نے اس کو وہ تمام امور سپرد کر دیئے ہیں جو میرے والد گرامی امام صادقؑ نے میرے سپرد کیے تھے۔

حسین بن عمر

۸۰۱ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ یُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ، قُلْتُ لَهُ: إِنَّ أَبِی أَخْبَرَنِی أَنَّهُ دَخَلَ عَلَی أَبِیکَ، فَقَالَ لَهُ إِنِّی أَحْتَجُّ عَلَیْکَ عِنْدَ الْجَبَّارِ أَنَّکَ أَمَرْتَنِی بِتَرْکِ عَبْدِ اللَّهِ، وَ أَنَّکَ قُلْتَ أَنَا إِمَامٌ! فَقَالَ: نَعَمْ فَمَا کَانَ مِنْ إِثْمٍ فَفِی عُنُقِی، فَقَالَ وَ إِنِّی أَحْتَجُّ عَلَیْکَ بِمِثْلِ حُجَّةِ أَبِی عَلَی أَبِیکَ فَإِنَّکَ أَخْبَرْتَنِی بِأَنَّ أَبَاکَ قَدْ مَضَی، وَ إِنَّکَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ بَعْدَهُ! فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ

---

[۱۲۸]۔ رجال الطوسی ۳۰۹. تنقیح المقال ۳: قسم المیم: ۲۳۵. خاتمۃ المستدرک ۸۵۰. معجم رجال الحدیث ۱۸: ۲۷۴. رجال ابن داود ۱۹۱. رجال الحلی ۱۷۲. نقد الرجال ۳۵۱. معجم الثقات ۱۲۳. توضیح الاشتباہ ۲۸۵. جامع الرواۃ ۲: ۲۵۵. مجمع الرجال ۶: ۱۱۷. منتہی المقال ۳۰۷. منہج المقال ۳۴۰. التحریر الطاووسی ۲۸۳. روضۃ المتقین ۱۴: ۴۵۸. اتقان المقال ۱۳۹. الوجیزۃ ۵۱. رجال الانصاری ۱۸۹. بہجۃ الامال ۷: ۶۱.

لَهُ إِنِّی لَمْ أَخْرُجْ مِنْ مَکَّةَ حَتَّی کَادَ یَتَبَیَّنُ لِیَ الْأَمْرُ، وَ ذَلِکَ أَنَّ فُلَاناً أَقْرَأَنِی کِتَابَکَ یَذْکُرُ أَنَّ تَرِکَةَ صَاحِبِنَا عِنْدَکَ! فَقَالَ صَدَقْتَ وَ صَدَقَ، أَمَا وَ اللَّهِ مَا فَعَلْتُ ذَلِکَ حَتَّی لَمْ أَجِدْ بُدّاً وَ لَقَدْ قُلْتُهُ عَلَی مِثْلِ جَدْعِ أَنْفِی وَ لَکِنِّی خِفْتُ الضَّلَالَ وَ الْفُرْقَةَ.

حسین بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے عرض کی کہ میرے والد نے مجھے خبر دی کہ وہ آپ کے والد گرامی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ؛میں خدائے جبار کے سامنے حجت قائم کروں گا کہ آپ نے مجھے عبداللہ کو چھوڑنے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا کہ میں حق کا امام ہوں ، توآپ نے جواب دیا ؛ہاں اگر کوئی مشکل ہوئی تو میں اپنی گردن پہ لے لوں گا ،اور اب میں اپنے والد کی طرح کہتا ہوں کہ میں آپ پر حجت قائم کروں گا کہ آپ نے مجھے خبر دی کہ آپ کے والد گرامی فوت ہو چکے اور ان کے بعد آپ صاحب امر ہیں ؟امام رضاؑ نے فرمایا ؛ ہاں ایسے ہی ہے ، میں نے عرض کی میں مکہ سے صرف اس لیے نکلا ہوں کہ میرے لیے امر امامت واضح ہو جائے کیونکہ فلاں نے مجھے آپ کا خط پڑھایا جس میں اس نے ذکر کر لیا کہ ہمارے امام کا ترکہ آپ کے پاس ہے ،آپ نے فرمایا ؛تو نے سچ کہا اور اس نے بھی سچ کہا ،خدا کی قسم یاد رکھو میں نے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ،وہ میں نے مطلوب کو پا لے لکے بڑی مشقت کا سامنا کرتے ہوئے فرمایا ؛لیکن اب بھی مجھے گمراہی اور تفرقہ بازی کا خطرہ ہے۔

سعید اعرج[۱۲۹]

۸۰۲ جَعْفَرٌ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ، قَالَ، كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَاسْتَأْذَنَ لَهُ رَجُلَانِ، فَأَذِنَ لَهُمَا، فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَ فِيكُمْ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ قَالَ: مَا أَعْرِفُ ذَلِكَ فِينَا، قَالَ بِالْكُوفَةِ قَوْمٌ يَزْعُمُونَ أَنَّ فِيكُمْ إِمَاماً مُفْتَرَضَ الطَّاعَةِ، وَ هُمْ لَا يَكْذِبُونَ أَصْحَابُ وَرَعٍ وَ اجْتِهَادٍ وَ تَشْمِيرٍ، فَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) مَا أَمَرْتُهُمْ بِذَلِكَ وَ لَا قُلْتُ لَهُمْ أَنْ يَقُولُوهُ، قَالَ فَمَا ذَنْبِي! وَ احْمَرَّ وَجْهُهُ وَ غَضِبَ غَضَباً شَدِيداً، قَالَ، فَلَمَّا رَأَيَا الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَامَا فَخَرَجَا، قَالَ: أَ تَعْرِفُونَ الرَّجُلَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هُمَا رَجُلَانِ مِنَ الزَّيْدِيَّةِ، وَ هُمَا يَزْعُمَانِ أَنَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ (ص) عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: كَذَبُوا عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَا وَ اللَّهِ مَا رَءَاهُ عَبْدُ اللَّهِ وَ لَا أَبُوهُ الَّذِي وَلَدَهُ بِوَاحِدَةٍ مِنْ عَيْنَيْهِ قَطُّ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَءَاهُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ هُوَ مُتَقَلِّدُهُ، فَإِنْ

[۱۲۹]۔ رجال البرقی ۳۸، فروع الکافی ۴ص۸۲ حدیث ۴، رجال النجاشی اص۴۰۹ ن ۴۷۵، رجال الطوسی ۲۰۴ ن ۲۴، فہرست الطوسی ۱۰۳، معالم العلماء ۵۵ن ۳۶۵، رجال ابن داود ۷۰ان ۶۸۱، رجال العلامۃ الحلی ۸۰ ن ۶، نقد الرجال ۱۵۲ان ۳۱، مجمع الرجال ۳ص۱۱۸، جامع الرواۃ اص۳۵۸، بہجۃ الآمال ۴ص۳۵۹، تنقیح المقال ۲ص۲۷ ن ۴۸۴۵، إعیان الشیعۃ ۷ص۲۳۹، الذریعۃ ۲ص۱۵۱ان ۵۸۴، الجامع فی الرجال اص۸۵۹، معجم رجال الحدیث ۸ص۱۰۵ان ۵۰۹۹ و ۵۱۴۳ و ۵۱۴۷، قاموس الرجال ۴ص۳۵۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲.

كَانُوا صَادقينَ فَاسْأَلُوهُمْ مَا عَلَامَتُهُ فَإِنَّ فِى مَيْمَنَته عَلَامَةٌ وَ فِى مَيْسَرَته عَلَامَةٌ، وَ قَالَ: وَ اللَّه إِنَّ عنْدى لَسَيْفَ رَسُولِ اللَّه (ص) وَ لَامَتَهُ، وَ اللَّه إِنَّ عنْدى لَرَايَةَ رَسُولِ اللَّه (ص)، وَ اللَّه إِنَّ عنْدى لَأَلْوَاحَ مُوسَى (ع) وَ عَصَاهُ، وَ اللَّه إِنَّ عنْدى لَخَاتَمَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، وَ اللَّه إِنَّ عنْدى الطَّسْتَ الَّتى كَانَ مُوسَى (ع) يُقَرِّبُ فيهَا الْقُرْبَانَ، وَ اللَّه إِنَّ عنْدى لَمثْلَ الَّذى جَاءَتْ به الْمَلَائكَةُ تَحْملُهُ وَ اللَّه إِنَّ عنْدى لَلشَّيْءَ الَّذى كَانَ رَسُولُ اللَّه (ص) يَضَعُهُ بَيْنَ الْمُسْلمينَ وَ الْمُشْركينَ فَلَا يَصلُ إِلَى الْمُسْلمينَ نُشَّابَةٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْحَى إِلَى طَالُوتَ أَنَّهُ لَنْ يَقْتُلَ جَالُوتَ إِلَّا مَنْ لَبسَ درْعَكَ ملْأَهَا، فَدَعَا طَالُوتُ جُنْدَهُ رَجُلًا رَجُلًا فَأَلْبَسَهُمَ الدِّرْعَ فَلَمْ يَمْلَأْهَا أَحَدٌ منْهُمْ إِلَّا دَاوُدُ، فَقَالَ يَا دَاوُدُ إِنَّكَ أَنْتَ تَقْتُلُ جَالُوتَ فَابْرُزْ إِلَيْه! فَبرَزَ إِلَيْه فَقَتَلَهُ، فَإِنَّ قَائمَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ إِذَا لَبسَ درْعَ رَسُولِ اللَّه (ص) يَمْلَأُهَا وَ قَدْ لَبسَهَا أَبُو جَعْفَرٍ فَخَطَّتْ عَلَيْه وَ لَبستُهَا أَنَا فَكَانَتْ وَ كَانَتْ.

سعید اعرج کا بیان ہے کہ میں امام صادقؑ کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ دو افراد نے آپ سے آنے کی اجازت طلب کی، آپ نے انہیں اجازت دی ان میں سے ایک نے عرض کی کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا امام ہے جس کی اطاعت واجب ہو؟

امام نے فرمایا: میں اس مجلس میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا، اس نے کہا؛ کوفہ میں ایسے افراد موجود ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ تمہارے درمیان کوئی ایسا امام ہے جس کی اطاعت واجب ہے اور وہ لوگ جھوٹ بھی نہیں بولتے وہ لوگ صاحب تقوی اور عبادت ہیں اور ان میں عبداللہ بن یعفور وغیرہ افراد ہیں۔

امام نے فرمایا: مگر میں نے انہیں یہ عقیدہ تعلیم نہیں دیا اور نہ ہی انہیں اس عقیدہ کی تبلیغ کا حکم دیا ہے، بھلا اس میں میرا کیا قصور ہے؟ جب آپ یہ کلمات کہہ رہے تھے تو آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار نمایاں تھے جب انہوں نے امام کے غصہ کو دیکھا تو وہ مجلس سے چلے گئے۔

امام نے اپنے اصحاب سے فرمایا؛ تمہیں معلوم ہے یہ کون لوگ تھے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ زیدی مذہب کے ماننے والے تھے اور ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی تلوار عبداللہ بن حسن کے پاس ہے۔

امام نے فرمایا؛ انہوں نے جھوٹ کہا، پھر آپ نے ان پر تین بار لعنت کی اور فرمایا؛ خدا کی قسم عبداللہ نے آج تک اس تلوار کو نہیں دیکھا اور نبی اکرم ﷺ کی تلوار اس کے باپ نے بھی اٹھا کر نہیں دیکھی ہاں انہوں نے دور سے تلوار کی نیام دیکھی ہو تو ممکن ہے اگر وہ سچے ہیں تو پوچھو کہ اس تلوار کی علامت کیا ہے کیونکہ تلوار کے دائیں اور بائیں حصوں پر علامت ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا؛ خدا کی قسم میرے پاس رسول اکرم ﷺ کی تلوار موجود ہے اور خدا کی قسم میرے پاس نبی اکرمؐ کا پرچم موجود ہے اور میرے پاس موسی کی تختیاں اور ان کا عصا موجود ہے میرے پاس سلیمان بن داود کی انگشتری موجود ہے میرے پاس وہ طشت موجود ہے جس میں موسی رکھا کرتے تھے میرے پاس وہ تابوت سکینہ موجود ہے جسے ملائکہ اٹھاتے تھے اور میرے پاس وہ چیز موجود ہے جسے رسول اکرم ﷺ مسلمانوں کے سامنے رکھ دیا کرتے تو کافر انہیں کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے تھے، پھر آپ نے فرمایا؛ اللہ تعالی نے طالوت کو وحی کی کہ جالوت کو تیری فوج کا وہ سپاہی قتل کرے گا جس پر تیری زرہ پوری آئے گی، حضرت طالوت نے اپنی فوج کے ہر سپاہی کو بلا کر اپنی زرہ پہنائی کسی پر بھی وہ پوری نہ اتری اور جب داود نے وہ زرہ پہنی تو آگرچہ عمریں مختلف تھیں قد جدا جدا تھے پھر بھی داود کو پوری آگئی، طالوت نے داود سے کہا؛ جالوت تیرے ہاتھوں قتل ہو گا اس طرح رسول اکرم ﷺ کی زرہ بھی صرف

ہمارے قائم پر پوری اترے گی اس کے علاوہ کسی کو پوری نہیں آئے گی میرے والد اور میں نے بھی وہ زرہ پہنی مگر وہ ہمیں پوری نہیں آئی۔

علی بن جعفر صادق[۱۳۰]

۸۰۳ حَمْدَوَيْه بْنُ نُصَيْر، قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُوسَى الْخَشَّابُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ وَ غَيْرِهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ، قَالَ لِي رَجُلٌ أَحْسَبُهُ مِنَ الْوَاقِفَة: مَا فَعَلَ أَخُوكَ أَبُو الْحَسَنِ قُلْتُ: قَدْ مَاتَ، قَالَ: وَ مَا يُدْرِيكَ بِذَاكَ قُلْتُ: اقْتَسَمَتْ أَمْوَالُهُ وَ أُنْكِحَتْ نِسَاؤُهُ وَ نَطَقَ النَّاطِقُ مِنْ بَعْدِه، قَالَ وَ مَنِ النَّاطِقُ مِنْ بَعْدِه قُلْتُ ابْنُهُ عَلِيٌّ، قَالَ فَمَا فَعَلَ قُلْتُ لَهُ مَاتَ، قَالَ وَ مَا يُدْرِيكَ أَنَّهُ مَاتَ قُلْتُ قُسِمَتْ أَمْوَالُهُ وَ نُكِحَتْ نِسَاؤُهُ وَ نَطَقَ النَّاطِقُ مِنْ بَعْدِه، قَالَ وَ مَنِ النَّاطِقُ مِنْ بَعْدِه قُلْتُ أَبُو جَعْفَرٍ ابْنُهُ، قَالَ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ فِي سِنِّكَ وَ قَدْرِكَ وَ ابْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ تَقُولُ هَذَا الْقَوْلَ فِي هَذَا الْغُلَامِ! قَالَ، قُلْتُ: مَا أَرَاكَ إِلَّا

---

[۱۳۰]۔ رجال الطوسی ۲۴۱ و ۳۵۳ و ۳۷۹. تنقیح المقال ۲: ۲۷۲. رجال النجاشی ۱۷۶. معالم العلماء ۷۱. فہرست الطوسی ۸۷. رجال ابن داود ۱۳۶. رجال الحلی ۹۲. معجم الثقات ۸۱. الفصول الفخریۃ (فارسی) ۱۳۷ و ۱۴۷. معجم رجال الحدیث ۱۱: ۲۸۸. الارشاد ۲۸۷. المناقب ۴: ۲۸۰. منتہی الآمال (فارسی) ۲: ۱۸۲. تاریخ قم (فارسی) ۱۹۸ و ۲۲۴. منتہی المقال ۲۰۹. نقد الرجال ۲۲۸. رجال البرقی ۲۵. ہدایۃ المحدثین ۲۱۳. جامع الرواۃ ۱: ۵۶۱. رجال الکشی ۴۲۹. مجمع الرجال ۴: ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳. عمدۃ الطالب ۱۹۵ و ۲۴۱. الذریعۃ ۲۲: ۲۶۸. ریحانۃ الأدب (فارسی) ۴: ۱۲۵. الکنی والألقاب ۳: ۱۲۰ ترجمۃ مجد الدین حلبی عریضی. سفینۃ البحار ۲: ۲۴۴. إعیان الشیعۃ ۸: ۱۷۷. بہجۃ الآمال ۵: ۳۸۳. البحار ۴۷: ۲۴۵. منہج المقال ۲۲۷. التحریر الطاووسی ۱۷۷. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۵۸. اتقان المقال ۹۱. الوجیزۃ ۱۴۱. شرح مشیخۃ الفقیہ ۴. رجال الأنصاری ۱۲۰. الفخری فی إنساب الطالبیین ۲۹. المجدی فی إنساب الطالبی ۱۳۶. تہذیب التہذیب ۷: ۲۵۸. لسان المیزان ۷: ۳۱۰. مرآۃ الجنان ۲: ۴۸. میزان الاعتدال ۳: ۱۱۷. تقریب التہذیب ۲: ۳۳. شذرات الذہب ۲: ۲۴. معجم المؤلفین ۷: ۵۳. العبر ۱: ۳۵۸. خلاصۃ تذہیب الکمال ۲۳۰.

شَیْطَاناً، قَالَ، ثُمَّ أَخَذَ بِلِحْیَتِهِ فَرَفَعَهَا إِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ فَمَا حِیلَتِی إِنْ کَانَ اللَّهُ رَءَاهُ أَهْلًا لِهَذَا وَ لَمْ یَرَ هَذِهِ الشَّیْبَةَ لِهَذَا أَهْلًا.

علی بن جعفر صادقؑ کا بیان ہے کہ مجھے ایک واقفی نے کہا تیرے بھائی ابو الحسن (امام کاظمؑ) کا کیا بنا؟ میں نے کہا؛ وہ فوت ہوگئے، اس نے کہا؛ تجھے ان کی وفات کا کیسے علم ہوا؟ میں نے کہا؛ آپ کے اموال تقسیم ہو چکے، آپ کی عورتوں نے آگے شادیاں کر لیں اور آپ کے جانشین (ناطق قرآن) نے اپنے فرمان جاری کر دیئے، اس نے کہا آپ کے بعد ناطق کون ہے؟ میں نے کہا آپ کا بیٹا علی رضاؑ، اس نے کہا ان کا کیا بنا؟ میں نے جواب دیا وہ بھی شہید ہوگئے اس نے کہا ان کی شہادت اور وفات کا تجھے کیسے علم ہوا؟

میں نے کہا: آپ کے اموال تقسیم ہو چکے، آپ کی عورتوں نے آگے شادیاں کر لیں اور آپ کے جانشین (ناطق قرآن) نے اپنے فرمان جاری کر دیئے، اس نے کہا آپ کے بعد ناطق کون ہے؟ میں نے کہا ان کے بعد ان کا بیٹا ابو جعفر (امام محمد تقی)، اس نے کہا آپ اس سے عمر اور منزلت میں اور امام صادق کے فرزند ہونے کے باوجود اس جوان کی امامت کے قائل ہیں۔

میں نے جواب دیا؛ میں تجھے شیطان سمجھتا ہوں پھر اپنی ریش کو پکڑ کر اسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کی؛ میرے لیے کیا چارہ رہا ہے، جب خدا نے اسے اس عہد امامت کا اہل سمجھا ہے اور اس سفید ریش کو اس کا اہل نہیں سمجھا۔

۸۰۴ حَدَّثَنِی نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَلْخِیُّ، قَالَ حَدَّثَنِی إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِیُّ أَبُو یَعْقُوبَ، قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ، کُنْتُ عِنْدَ أَبِی جَعْفَرٍ (ع) بِالْمَدِینَةِ وَ عِنْدَهُ عَلِیُّ بْنُ جَعْفَرٍ وَ أَعْرَابِیٌّ مِنْ أَهْلِ الْمَدِینَةِ جَالِسٌ، فَقَالَ لِیَ الْأَعْرَابِیُّ: مَنْ هَذَا الْفَتَی وَ أَشَارَ بِیَدِهِ إِلَی أَبِی جَعْفَرٍ (ع)، قُلْتُ: هَذَا وَصِیُّ رَسُولِ اللَّهِ (ص)، فَقَالَ: یَا سُبْحَانَ اللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ قَدْ مَاتَ

مُنْذُ مائَتىْ سَنَةٍ و كَذَا و كَذَا سَنَةً، و هَذَا حَدَثٌ كَيْفَ يَكُونُ![۱۳۱] قُلْتُ: هَذَا وَصِيُّ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى، وَ عَلِيٌّ وَصِيُّ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، وَ مُوسَى وَصِيُّ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ جَعْفَرٌ وَصِيُّ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٌ وَصِيُّ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَ عَلِيٌّ وَصِيُّ الْحُسَيْنِ، وَ الْحُسَيْنُ وَصِيُّ الْحَسَنِ، وَ الْحَسَنُ وَصِيُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِب، وَ عَلِيٌّ وَصِيُّ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ)، قَالَ وَ دَنَا الطَّبِيبُ لِيَقْطَعَ لَهُ الْعِرْقَ، فَقَامَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ، فَقَالَ: يَا سَيِّدِي يَبْدَأُنِي لِيَكُونَ حِدَّةَ الْحَدِيدِ بِي قَبْلَكَ، قَالَ، قُلْتُ يَهْنِئُكَ، هَذَا عَمُّ أَبِيهِ، قَالَ فَقَطَعَ لَهُ الْعِرْقَ، ثُمَّ أَرَادَ أَبُو جَعْفَرٍ (ع) النُّهُوضَ فَقَامَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ (ع) فَسَوَّى لَهُ نَعْلَيْهِ حَتَّى لَبِسَهُمَا.

ابو عبداللہ حسن بن موسی بن جعفرؑ کا بیان ہے کہ میں مدینہ میں امام ابو جعفر (امام جوادؑ) کے پاس موجود تھا اور آپ کے پاس علی بن جعفر اور اہل مدینہ میں سے ایک اعرابی بھی حاضر تھا تو اعرابی نے مجھ سے پوچھا؛ یہ جوان کون ہے؟ اور اس نے امام ابو جعفرؑ کی طرف اشارہ کیا، میں نے کہا؛ یہ رسول خدا ﷺ کا وصی ہے، اس نے کہا؛ سبحان اللہ، رسول اکرم ﷺ کو وفات پائے تقریبا دو سو سال گزر چکے تو یہ آج کا جوان آپ کا وصی کیسے ہو گا؟۔
میں نے کہا؛ یہ علی بن موسیٰؑ کا وصی ہے اور آپ حضرت موسی بن جعفرؑ کے وصی تھے اور حضرت موسی امام جعفر صادقؑ کے وصی تھے اور حضرت امام صادق امام محمد باقرؑ کے وصی تھے اور امام باقرؑ، حضرت امام علی بن حسین سجادؑ کے وصی تھے اور حضرت سجاد امام حسینؑ کے وصی تھے اور حضرت امام حسین امام حسنؑ کے وصی تھے اور حضرت امام حسن حضرت امام علی بن ابی طالبؑ کے وصی تھے اور امام علیؑ رسول اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کے وصی تھے، پھر طبیب امام جوادؑ

[۱۳۱] ۔ رجال الکشی، ص: ۴۳۰

کی حجامت کے لیے قریب ہوا تو علی بن جعفر کھڑا ہو گیا اور عرض کی: اے میرے سید و سردار!
یہ مجھ سے ابتداء کرے تا کہ لوہے کی گرمی آپ سے پہلے مجھے لگے، میں نے کہا: یہ جوان تمہیں
مبارک ہو، یہ آپ کے والد کے چچا ہیں تو ان کی حجامت کی گئی پھر جب امام جوادؑ اٹھے تو علی بن
جعفر نے اٹھ کر آپ کے نعلین برابر کر کے سامنے پیش کیے اور آپ نے پہن لیے۔

علی بن یقطین [۱۳۲] اور ان کے بھائی

۸۰۵ قَالَ أَبُو عَمْرٍو: عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ مَوْلَى بَنِي أَسَدٍ، وَ كَانَ قَبْلُ يَبِيعُ الْأَبْزَارَ وَ هِيَ التَّوَابِلُ، وَ مَاتَ فِي زَمَنِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى (ع)، وَ أَبُو الْحَسَنِ مَحْبُوسٌ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَ مِائَةٍ، وَ بَقِيَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) فِي الْحَبْسِ أَرْبَعَ سِنِينَ، وَ كَانَ حَبَسَهُ هَارُونُ.

ابو عمرو فرماتے ہیں؛ علی بن یقطین بنی اسد کے ہم پیمان تھے پہلے مسالہ جات کا کاروبار کرتے تھے اور امام موسی کاظمؑ کی اسیری کے زمانے (۱۸۰ھ) میں ان کی وفات ہوئی امام موسی کاظمؑ کو ہارون رشید نے چار سال تک قید میں رکھا۔

۸۰۶ حَمْدَوَيْهِ وَ إِبْرَاهِيمُ، قَالا حَدَّثَنَا الْعُبَيْدِيُّ، عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ، أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ (ع) قَدْ ضَمِنَ لَهُ الْجَنَّةَ.

---

[۱۳۲]۔ رجال الطوسی ۳۵۴. جامع المقال ۸۲. التحریر الطاووسی ۱۷۸. الوجیزة ۴۲. تنقیح المقال ۲: ۳۱۵. الارشاد ۳۰۴. فہرست الطوسی ۹۰. منتہی المقال ۲۲۶. ہدایة المحدثین ۱۲۰. رجال الحلی ۹۱. معجم رجال الحدیث ۱۲: ۲۲۷-۲۴۰ و ۲۳: ۵۱. الکنی والالقاب ۲: ۳۵۵. رجال النجاشی ۱۹۴. المناقب ۴: ۳۲۵. منہج المقال ۲۴۰. معالم العلماء ۶۴. رجال ابن داود ۱۴۲. نقد الرجال ۲۴۶. جامع الرواة ۱: ۶۰۹. الاختصاص ۸ و ۲۸۶. الذریعة ۱۹: ۲۱ و ۲۰: ۳۶۹ و ۲۲: ۲۹۸. اتقان المقال ۹۹. رجال البرقی ۴۸. معجم الثقات ۸۷. مجمع الرجال ۴: ۲۳۴ و ۲۴۰ و ۲۴۱. تتمة المنتہی (فارسی) ۲۳۲. سفینہ البحار ۲: ۲۵۲. فہرست الندیم ۲۷۹. بہجة الآمال ۵: ۵۵۵. وسائل الشیعة ۲۰: ۲۷۳. شرح مشیخة الفقیہ ۴۷. رجال الانصاری ۱۳۰. معجم المؤلفین ۷: ۲۶۲. الاعلام ۸: ۱۷۳. لسان المیزان ۴: ۲۶۸. (اس میں ہے کہ انہیں ہادی عباسی نے ۱۶۷ھ میں قتل کیا)۔ ہدیة العارفین ۱: ۶۶۷. الکامل فی التاریخ ۶: ۸۹. حیاة الامام موسی بن جعفر ۲۸۴، قاموس الرجال ۷ ص ۸۳.

علی بن یقطین کا بیان ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے ان کے لیے جنت کی ضمانت دی۔

۸۰۷ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنی مُحَمَّدُ بْنُ نُصَیْر، قَالَ حَدَّثَنی مُحَمَّدُ بْنُ عیسَی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبی عُمَیْر، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبی الْحَسَنِ (ع) إِنَّ عَلِیَّ بْنَ یَقْطِینٍ أَرْسَلَنی إِلَیْکَ بِرِسَالَةٍ أَسْأَلُکَ الدُّعَاءَ لَهُ، فَقَال: فی أَمْرِ الْآخِرَةِ! قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَضَعَ یَدَهُ عَلَی صَدْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: ضَمِنْتُ لِعَلِیِّ بْنِ یَقْطِینٍ أَلَّا تَمَسَّهُ النَّارُ أَبَداً.

عبدالرحمٰن بن حجاج کا بیان ہے کہ میں نے امام کاظمؑ سے عرض کی؛ علی بن یقطین نے مجھے آپ کے حضور ایک پیغام دیکر بھیجا ہے کہ میں آپ سے ان کے لیے دعا کی درخواست کروں۔

آپ نے فرمایا؛ اس کی آخرت کے متعلق؟

میں نے عرض کی؛ جی ہاں، راوی کہتا ہے آپ نے اپنا دست مبارک اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا؛ میں علی بن یقطین کے لیے اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ اسے کبھی بھی جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

۸۰۸ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عیسَی، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوب، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، قَال، خَرَجْتُ عَاماً مِنَ الْأَعْوَامِ وَ مَعی مَالٌ کَثیرٌ لِأَبی إِبْرَاهیمَ (ع)، وَ أَوْدَعَنی عَلِیُّ بْنُ یَقْطِینٍ، رِسَالَةً سَأَلَهُ الدُّعَاءَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَوَائِجی وَ أَوْصَلْتُ الْمَالَ إِلَیْهِ: قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ سَأَلَنی عَلِیُّ بْنُ یَقْطِینٍ أَنْ تَدْعُوَ اللَّهَ لَهُ! فَقَالَ لِلْآخِرَةِ! قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ فَوَضَعَ یَدَهُ عَلَی صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ: ضَمِنْتُ لِعَلِیِّ بْنِ یَقْطِینٍ أَلَّا تَمَسَّهُ النَّارُ.

عبدالرحمٰن بن حجاج کا بیان ہے کہ ایک سال میں کثیر مال لے کر امام ابوابراہیم (امام کاظمؑ) کے پاس جارہا تھا تو علی بن یقطین نے مجھے ایک خط امام کے نام لکھ دیا جس میں اس نے دعا کی درخواست کی تھی جب میں امام کے پاس اپنی ضروریات سے فارغ ہو چکا اور مال امام کے سپرد کر دیا تو میں نے عرض کی میں آپ پر قربان جاوں علی بن یقطین نے مجھ سے التماس کی کہ تھی کہ آپ اس کے لیے دعا فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: اس کی آخرت کے متعلق؟

میں نے عرض کی؛ جی ہاں، راوی کہتا ہے آپ نے اپنا دست مبارک اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا؛ میں علی بن یقطین کے لیے اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ اسے کبھی بھی جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

۸۰۹ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ نُصَیرٍ وَ جبْرِیلُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی، قَالَ حَدَّثَنِی یَعْقُوبُ بْنُ یَقْطِین، قَالَ، سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْخُرَاسَانِیَّ (ع) یَقُولُ: أَمَا إِنَّ عَلِیَّ بْنَ یَقْطِینٍ مَضَی وَ صَاحِبُهُ عَنْهُ رَاضٍ، یَعْنِی أَبَا الْحَسَنِ (ع).

یعقوب بن یقطین نے امام رضاؑ سے روایت کی کہ علی بن یقطین اس دنیا سے اس حالت میں اٹھے کہ ان سے ان کے زمانہ کے امام موسی کاظمؑ راضی اور خوشنود تھے۔

۸۱۰ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ نُصَیْر. وَ حَدَّثَنِی حَمْدَوَیْه وَ إِبْرَاهِیمُ، قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی، عَنْ عُبَیْدِ اللَّه بْنِ عَبْدِ اللَّه، عَنْ دُرُسْتَ، عَنْ عَبْدِ اللَّه بْنِ یَحْیَی الْکَاهِلِیِّ، قَالَ، کُنْتُ عِنْدَ أَبِی إِبْرَاهِیمَ (ع) إِذْ أَقْبَلَ عَلِیُّ بْنُ یَقْطِینٍ، فَالْتَفَتَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) إِلَی أَصْحَابِه، فَقَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ یَرَی رَجُلًا

مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ (ص) فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا الْمُقْبِلِ[۱۳۳] فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ إِذَنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

عبداللہ بن یحییٰ کاہلی کا بیان ہے کہ میں امام ابو ابراہیم (کاظمؑ) کے پاس تھا کہ علی بن یقطین حاضر ہوا تو امام نے اپنے اصحاب سے فرمایا؛ جو شخص نبی اکرم ﷺ کے صحابی کو دیکھنا چاہے تو وہ اس آنے والے کو دیکھے تو ایک شخص نے عرض کی؛ پھر تو وہ اہل جنت میں سے ہوئے! امام نے فرمایا؛ میں نے فرمایا؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن یقطین اہل جنت میں سے ہے۔

۸۱۱ حَمْدَوَيْه، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى. وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ دُرُسْتَ، عَنِ الْكَاهِلِيِّ، قَالَ، كُنْتُ عِنْدَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ (ع) إِذْ أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ، وَ ذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً. دوسری سند سے یہی حدیث نقل کی۔

۸۱۲ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِي جِبْرِيلُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، قَالَ، سَمِعْتُ مَشَايِخَ أَهْلِ بَيْتِي يَحْكُونَ أَنَّ عَلِيّاً وَ عُبَيْداً ابْنَيْ يَقْطِينٍ أُدْخِلَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَقَالَ قَرِّبُوا مِنِّي صَاحِبَ الذُّؤَابَتَيْنِ! وَ كَانَ عَلِيّاً، فَقُرِّبَ مِنْهُ، فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَ دَعَا لَهُ بِخَيْرٍ.

محمد بن عیسی نے بیان کیا کہ میرے اساتذہ نے بیان کیا کہ یقطین کے دو بیٹے علی و عبید امام صادقؑ کے پاس لائے گئے تو آپ نے فرمایا؛ دولٹوں والے کو میرے قریب لاو، اس وقت علی

[۱۳۳] ۔ رجال الکشی، ص: ۴۳۲

نے لٹیں رکھی ہوئی تھیں تو انہیں آپ کے قریب لایا گیا تو آپ نے اسے اپنے سینے سے لگایا اور اس کے لیے دعا خیر کی۔

۸۱۳ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ قُولَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَلَف، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيد، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ، دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ (ع) يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ مُبْتَدِئاً: مَا عَرَضَ فِي قَلْبِي أَحَدٌ وَ أَنَا عَلَى الْمَوْقِفِ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ، فَإِنَّهُ مَا زَالَ مَعِي وَ مَا فَارَقَنِي حَتَّى أَفَضْتُ.

داود رقی کا بیان ہے کہ میں قربانی کے دن امام موسیٰ کاظمؑ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا؛ کل عرفات میں میرے ذہن میں علی بن یقطین کے سوا کوئی نہ تھا اور جب وقوف ختم نہ ہوا اس وقت میرے ذہن سے اس نے اترنے کا نام نہیں لیا۔

۸۱۴ حَدَّثَنِي حَمْدَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصٌ أَبُو مُحَمَّدٍ مُؤَذِّنُ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ، قَالَ، رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) فِي الرَّوْضَةِ وَ عَلَيْهِ جُبَّةُ خَزٍّ سَفَرْجَلِيَّةٌ.

علی بن یقطین کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ کو روضہ مبارکہ میں دیکھا جب کہ آپ نے سفر جلی خزّ کا جبہ پہنا ہوا تھا۔

۸۱۵ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي جِبْرِيلُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ، قَالَ الْعُبَيْدِيُّ، قَالَ يُونُسُ، إِنَّهُمْ أَحْصَوْا لِعَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ سَنَةً فِي الْمَوْقِفِ مِائَةً وَ خَمْسِينَ مُلَبِّياً.

یونس کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک سال حج کے موقع پر ۱۵۰ تلبیہ کہنے والے افراد کو دیکھا جو علی بن یقطین کے لیے تلبیہ کہہ رہے تھے۔

۸۱۶ حَدَّثَنی حَمْدَوَیْه، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عیسَی، عَنْ یُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) مِنْ سَعَادَةِ عَلِیِّ بْنِ یَقْطِینٍ أَنِّی ذَکَرْتُهُ فِی الْمَوْقِف.

یونس بن عبدالرحمٰن نے امام کاظمؑ سے روایت کی کہ علی بن یقطین کی سعادت ہے کہ میں نے اسے حج کے موقع پر یاد کیا۔

۸۱۷ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ: عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ مَرَّارٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ أَبُو إِبْرَاهِیمَ مُوسَی بْنُ جَعْفَرٍ (ع) الْعِرَاقَ، قَالَ عَلِیُّ بْنُ یَقْطِینٍ: أَ مَا تَرَی حَالِی وَ مَا أَنَا فِیهِ! فَقَالَ: یَا عَلِیُّ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَی أَوْلِیَاءَ مَعَ أَوْلِیَاءِ الظَّلَمَةِ لِیَدْفَعَ بِهِمْ عَنْ أَوْلِیَائِه، وَ أَنْتَ مِنْهُمْ یَا عَلِیُّ.

بعض شیعہ کا بیان ہے کہ جب امام موسیٰ کاظمؑ عراق تشریف لائے تو علی بن یقطین نے عرض کی مولا میں اس ظالم حکومت کا دست و بازو نہیں رہنا چاہتا، میں چاہتا ہوں کہ اس حکومت کے عہدہ سے مستعفی ہو جاوں۔

آپ نے فرمایا: اے علی! اللہ کے دوست ظالموں کے دوستوں کے ساتھ رہ کر بندگان خدا سے لوگوں کے ظلم کر دور کرتے ہیں اور تو ان میں سے ایک ہے۔

۸۱۸ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنِ السِّنْدِیِّ بْنِ الرَّبِیعِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِیمِ، قَالَ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) لِعَلِیِّ بْنِ یَقْطِینٍ: اضْمَنْ لِی خَصْلَةً أَضْمَنْ لَکَ ثَلَاثاً! فَقَالَ عَلِیٌّ: جُعِلْتُ فِدَاکَ وَ مَا الْخَصْلَةُ الَّتِی أَضْمَنُهَا لَکَ وَ مَا الثَّلَاثُ اللَّوَاتِی تَضْمَنُهُنَّ لِی قَالَ، فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) الثَّلَاثُ اللَّوَاتِی أَضْمَنُهُنَّ لَکَ: أَنْ لَا یُصِیبَکَ حَرُّ الْحَدِیدِ أَبَداً بِقَتْلٍ،

وَ لَا فَاقَةٍ وَ لَا سِجْنُ حَبْسٍ، قَالَ، فَقَالَ عَلِیٌّ: وَ مَا الْخَصْلَةُ الَّتِی أَضْمَنُهَا لَکَ قَالَ، فَقَالَ: تَضْمَنُ أَنْ لَا یَأْتِیکَ وَلِیٌّ أَبَداً إِلَّا أَکْرَمْتَهُ، قَالَ، فَضَمِنَ عَلِیٌّ الْخَصْلَةَ وَ ضَمِنَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ الثَّلَاثَ.

حسن بن عبدالرحیم کا بیان ہے کہ امام موسی کاظمؑ نے علی بن یقطین سے فرمایا ؛تو مجھے ایک بات کی ضمانت دے میں تجھے تین باتوں کی ضمانت دیتا ہوں ، علی بن یقطین نے عرض کی ،مولا وضاحت فرمائیں ،آپ کن باتوں کی ضمانت دیں گے اور مجھے کس بات کی ضمانت دینی ہو گی؟

امام نے فرمایا: تم مجھے اس بات کی ضمانت دو کہ تم اپنے ایمانی بھائیوں کا احترام کرو گے اور ان میں سے جو بھی ضرورت لیکر تمہارے پاس آئے حسب توفیق اس کی مدد کرو گے اور اس کے بدلے میں تجھے تین باتوں کی ضمانت دیتا ہوں :

۱۔تو کبھی بھی تیر و شمشیر کا نشانہ نہ بنے گا۔

۲۔تو عمر بھر کبھی قید نہ ہو گا۔

۳۔نااہلوں کا کبھی محتاج نہ ہو گا، تو علی بن یقطین نے ایک چیز کی ضمانت دی اور امام موسی کاظمؑ نے انہیں تین چیزوں کی ضمانت دی۔

۸۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ حَدَّثَنِی[۱۳۴] مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی، قَالَ رَوَی بَکْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِیُّ، أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ (ع) قَالَ: إِنِّی اسْتَوْهَبْتُ عَلِیَّ بْنَ یَقْطِینٍ مِنْ رَبِّی عَزَّ وَ جَلَّ الْبَارِحَةَ! فَوَهَبَهُ لِی، إِنَّ عَلِیَّ بْنَ یَقْطِینٍ بَذَلَ مَالَهُ وَ مَوَدَّتَهُ، فَکَانَ لِذَلِکَ مِنَّا مُسْتَوْجِباً، وَ یُقَالُ: إِنَّ عَلِیَّ بْنَ

[۱۳۴] ۔رجال الکشی، ص: ۴۳۴

يَقْطِين رُبَّمَا حَمَلَ مِائَةَ أَلْف إِلَى ثَلَاثمائَة أَلْف دِرْهَم وَ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ (ع) زَوَّجَ ثَلَاثَةَ بَنِينَ أَوْ أَرْبَعَةً، مِنْهُمْ أَبُو الْحَسَنِ الثَّانِي، فَكَتَبَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ يَقْطِين: أَنِّي قَدْ صَيَّرْتُ مُهُورَهُنَّ إِلَيْكَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: فَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ يَقْطِينٍ رَحِمَهُ اللَّهُ وَجَّهَ إِلَى جَوَارِيهِ حَتَّى حَمَلَ حِبَاءَهُنَّ مِمَّنْ بَاعَهُ، فَوَجَّهَ إِلَيْهِ بِمَا فَرَضَ عَلَيْهِ مِنْ مُهُورِهِنَّ، وَ زَادَ ثَلَاثَةَ آلَاف دِينَار لِلْوَلِيمَة، فَبَلَغَ ذَلِكَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ أَلْفَ دِينَار فِي دَفْعَة وَاحِدَة. حَدَّثَنِي حَمْدَوَيْه وَ إِبْرَاهِيمُ، قَالا حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

بکر بن محمد اشعری نے امام کاظمؑ سے روایت کی، فرمایا؛ میں نے کل رات اللہ تعالی سے دعا کی کہ وہ علی بن یقطین مجھے بخش دے تو اللہ نے میری دعا قبول کرلی اور وہ مجھے بخش دیا، علی بن یقطین نے شدت اخلاص کے ساتھ ہماری راہ میں مال و دولت خرچ کی جس کی وجہ سے اسے یہ مقام ملا، کہا جاتا ہے کہ علی بن یقطین نے تین بار ایک لاکھ سے تین لاکھ درہم بطور تحفہ امام کاظم کی خدمت میں پیش کیے اور امام نے اپنی تین چار اولادوں بشمول امام رضاؑ کی شادی کی تو علی بن یقطین کو لکھا کہ ان کے مہر میں نے تیرے ذمے لگادیئے ہیں، محمد بن عیسی کا کہنا ہے کہ مجھے حسن بن علی نے بیان کیا کہ اس کے باپ علی بن یقطین اپنے مملوکہ چیزیں بیچ دیں اور ان کی رقم امام کی طرف مہر کے لیے بھیج دی اور ان کے ساتھ تین ہزار دینا ولیمہ کے لیے اضافہ کیے تو ایک ہی مرتبہ ۱۳ہزار دینار پہنچے۔

۸۲۰ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّد، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ، زَعَمَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ: أَنَّهُ أَحْصَى لِعَلِيِّ بْنِ يَقْطِين بَعْضَ السِّنِينَ ثَلَاثمائَة مُلَبٍّ أَوْ مِائَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ مُلَبِّياً، وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ يَفُوتُهُ مَنْ يَحُجُّ عَنْهُ،

وَ كَانَ يُعْطِي بَعْضَهُمْ عِشْرِينَ أَلْفاً، وَ بَعْضَهُمْ عَشَرَةَ آلَافٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ لِلْحَجِّ، مِثْلَ الْكَاهِلِيِّ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ وَ غَيْرِهِمَا، وَ يُعْطِي أَدْنَاهُمْ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَ سَمِعْتُ مَنْ يَحْكِي فِي أَدْنَاهُمْ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَ كَانَ أَمَرَهُ بِالدُّخُولِ فِي أَعْمَالِهِمْ، فَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَانْظُرْ كَيْفَ يَكُونُ لِأَصْحَابِكَ فَزَعَمَ أُمَيَّةُ كَاتِبُهُ وَ غَيْرُهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِحِبَايَتِهِمْ فِي الْعَلَانِيَةِ وَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ فِي السِّرِّ۔

حسین بن علی نے گمان کیا کہ اس نے ایک سال ایک سال حج کے موقع پر ۳۰۰ یا ۲۵۰ تلبیہ کہنے والے افراد کو دیکھا جو علی بن یقطین کے لیے تلبیہ کہہ رہے تھے، اور ہر سال ان کی طرف سے حج کرنے والے ہوتے تھے اور وہ ان میں سے بعض کی ۲۰ ہزار اور بعض کو ۱۰ ہزار دیتے تھے ان میں کاہلی، عبدالرحمٰن بن حجاج وغیرہ ہوتے تھے اور ان میں سے سب سے کمترین وظیفہ ۱۰ ہزار درہم تھا اور بعض نے بیان کہ ان میں سے سب سے کمترین وظیفہ پانچ ہزار درہم تھا اور امام نے اسے ان حکومتوں کے اعمال میں شامل ہونے کا حکم دیا تھا۔

آپ نے فرمایا اگر ضروری ہو تو غور کرنا کہ کیسے تم اپنے ساتھیوں کے مفید واقع ہو سکتے ہو! تو امیہ کے کاتب وغیرہ نے گمان کیا کہ وہ ظاہری طور پر ان کے لیے عطیات کا حکم دیا کرتے تھے لیکن باطن مین ان سے عطیات کو روک لیتے تھے۔

وَ زَعَمَتْ رَحِيمَةُ أَنَّهَا قَالَتْ لِأَبِي الْحَسَنِ الثَّانِي (ع) ادْعُ لِعَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ! فَقَالَ: قَدْ كُفِيَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ. وَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع): مِنْ سَعَادَةِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ أَنِّي ذَكَرْتُهُ فِي الْمَوْقِفِ وَ زَعَمَ ابْنُ أَخِي الْكَاهِلِيُّ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ (ع) قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ اضْمَنْ لِيَ الْكَاهِلِيَّ وَ عِيَالَهُ وَ أَضْمَنُ لَكَ الْجَنَّةَ!. فَزَعَمَ ابْنُ أَخِيهِ أَنَّ عَلِيّاً لَمْ يَزَلْ يُجْرِي عَلَيْهِمُ الطَّعَامَ وَ الدَّرَاهِمَ وَ جَمِيعَ أَبْوَابِ النَّفَقَاتِ، مُشْبَعِينَ

فِی ذَلِکَ، حَتَّی مَاتَ أَهْلُ الْکَاهِلِیِّ کُلُّهُمْ وَ قَرَابَاتُهُ وَ جِیرَانُهُ. وَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) إِنَّ لِلَّهِ مَعَ کُلِّ طَاغِیَةٍ وَزِیراً مِنْ أَوْلِیَائِهِ یَدْفَعُ بِهِ عَنْهُمْ، دَعْوَةَ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ (ع) عَلِیَّ بْنَ یَقْطِینٍ وَ مَا وَلَدَ! قَالَ، فَقَالَ: لَیْسَ حَیْثُ یَذْهَبُ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ فِی صُلْبِ الْکَافِرِ بِمَنْزِلَةِ الْحَصَاةِ تَکُونُ فِی اللیلة [اللَّبِنَةِ]، یُصِیبُهَا الْمَطَرُ فَیَغْسِلُهَا وَ لَا یَضُرُّ الْحَصَاةَ شَیْئاً.

اور رحیمہ کا گمان ہے کہ اس نے امام ابوالحسن دوم (امام رضاؑ) سے عرض کی کہ علی بن یقطین کے لیے دعا فرمایئے تو آپ نے فرمایا؛ علی بن یقطین کے لیے ہماری دعا کافی ہے اور امام کاظم نے فرمایا؛ کہ علی بن یقطین کی سعادت ہے کہ میں نے اسے حج کے موقع پر یاد کیا، کاہلی نے گمان کیا کہ امام کاظمؑ نے علی بن یقطین سے فرمایا میرے لیے کاہلی اور اس کے اہل و عیال کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں تو اس کے بھتیجے کا گمان ہے کہ علی بن یقطین ان کی طرف طعام و دراہم اور ہر قسم کے اخراجات بھیجا کرتے تھے اور اس میں بہت زیادہ خرچ کرتے تھے یہاں تک کہ کاہلی اور اس کے رشتہ دار اور اس کے ہمسایہ فوت ہوئے، اور امام کاظم نے فرمایا ہر طاغوت کے ساتھ اللہ کے اولیاء میں سے ایسے وزیر ہوتے ہیں جو خدا کے بندوں کا وہاں دفاع کرتے ہیں امام صادق نے علی بن یقطین اور اس کی اولاد کے لیے دعا کی فرمایا؛ ایسا نہیں جیسی مراد لی جاتی ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ مومن کافر کے صلب میں اس گٹھلی کی مانند ہے جو اینٹ کے اندر ہو اس پر بارش برسے تو اسے دھو دے لیکن گٹھلی کو کوئی نقصان نہ ہو۔

۸۲۱ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَیْنُ بْنُ إِشْکِیبَ، قَالَ أَخْبَرَنَا بَکْرُ بْنُ صَالِحٍ الرَّازِیُّ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ عَبَّادٍ الْقَصْرِیِّ قَصْرُ ابْنِ هُبَیْرَةَ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ سَلَامٍ وَ فُلَانِ بْنِ حُمَیْدٍ، قَالَا، بَعَثَ إِلَیْنَا عَلِیُّ بْنُ یَقْطِینٍ، فَقَالَ: اشْتَرِیَا رَاحِلَتَیْنِ وَ تَجَنَّبَا الطَّرِیقَ! وَ دَفَعَ إِلَیْنَا مَالًا وَ کُتُباً حَتَّی تُوصِلَا مَا مَعَکُمَا

مِنَ الْمَالِ وَ الْكُتُبِ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى (ع) وَ لَا يَعْلَمْ بِكُمَا أَحَدٌ! قَالا، فَأَتَيْنَا الْكُوفَةَ فَاشْتَرَيْنَا رَاحِلَتَيْنِ وَ تَزَوَّدْنَا زَاداً وَ خَرَجْنَا نَتَجَنَّبُ الطَّرِيقَ، حَتَّى إِذَا صِرْنَا بِبَطْنِ الرُّمَّةِ شَدَدْنَا رَاحِلَتَنَا وَ وَضَعْنَا لَهُمَا الْعَلَفَ وَ قَعَدْنَا نَأْكُلُ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذَا رَاكِبٌ قَدْ أَقْبَلَ وَ مَعَهُ شَاكِرِيٌّ، فَلَمَّا قَرُبَ مِنَّا فَإِذَا هُوَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى (ع) فَقُمْنَا إِلَيْهِ وَ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَ دَفَعْنَا إِلَيْهِ الْكُتُبَ وَ مَا كَانَ مَعَنَا[135]، فَأَخْرَجَ مِنْ كُمِّهِ كُتُباً فَنَاوَلَنَا إِيَّاهَا، فَقَالَ: هَذِهِ جَوَابَاتُ كُتُبِكُمْ! قَالَ، قُلْنَا إِنَّ زَادَنَا قَدْ فَنِيَ، فَلَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَزُرْنَا رَسُولَ اللَّهِ (ص) وَ تَزَوَّدْنَا زَاداً فَقَالَ: هَاتَا مَا مَعَكُمَا مِنَ الزَّادِ! فَأَخْرَجْنَا الزَّادَ إِلَيْهِ فَقَلَّبَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ: هَذَا يُبْلِغُكُمَا إِلَى الْكُوفَةِ، وَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ (ص) فَقَدْ رَأَيْتُمَاهُ، إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَهُمُ الْفَجْرَ وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَهُمُ الظُّهْرَ، انْصَرِفَا فِي حِفْظِ اللَّهِ. ۸۲۲ حَدَّثَنِي حَمْدَوَيْهِ بْنُ نُصَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سِيبَوَيْهِ الرَّازِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

سلام بن حمید اور فلاں بن حمید کا بیان ہے کہ علی بن یقطین نے ہمیں بلایا اور کہا؛ تم دو سواریاں خریدو اور مدینہ کی طرف روانہ ہو جاو اور اس کے ساتھ کچھ رقم اور کچھ خطوط ہمارے حوالے کیے اور کہا تم یہ چیزیں امام کاظمؑ کی خدمت میں لے جاو اور پورے راستے میں اس چیز کا خاص خیال رکھنا کہ کسی کو تمہارے متعلق کچھ علم نہ ہو، حسب الحکم ہم کوفہ آئے اور بازار سے دو سواریاں خریدیں اور کوفہ سے مدینہ کی طرف رخ کیا جب ہم بطن رملہ میں پہنچے تو ہم نے اپنی سواریوں کو سایہ میں باندھا اور ان کے آگے چارہ ڈالا اور خود کھانا کھانے کے لیے بیٹھ گئے

---

[135] ۔ رجال الکشی، ص: ۴۳۷

،ابھی ہم کھانے میں مصروف تھے کہ دور سے ایک سوار نمودار ہوا جس کے ہاتھ میں شاکری نیزہ تھا جب وہ سوار ہمارے قریب پہنچا تو ہم نے پہچان لیا وہ امام موسی کاظمؑ تھے ہم نے اٹھ کر آپ کو سلام کیا اور علی بن یقطین کے خطوط اور اس کی دی ہوئی رقم آپ کے حوالے کر دی حضرت نے اپنی آستین میں سے پہلے سے لکھے ہوئے خطوط نکال کر ہمارے حوالے کیے اور فرمایا ؛یہ خطوط علی بن یقطین کے ان خطوط کا جواب ہیں، پھر ہم نے عرض کی مولا ہمارے پاس زاد راہ کم رہ گیا ہے اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ آئیں اور رسول اکرم ﷺ کی زیارت کریں اور واپسی کے لیے زاد راہ حاصل کریں ،امام نے فرمایا ؛ جو کچھ تمہارے توشہ دان میں موجود ہے وہ لے آو۔

ہم نے اپنا بچا ہوا زاد راہ امام کے سامنے رکھا ،آپ نے اس پر اپنا بابرکت ہاتھ پھیرا اور فرمایا ؛یہی زاد راہ تمہارے لیے کوفہ تک کافی رہے گا ،البتہ رسول اکرم ﷺ کی زیارت تم پہلے کر چکے ہو پس واپس لوٹ جاو اور مجھے اجازت دو کیونکہ میں نے فجر کی نماز مدینہ میں پڑھی تھی اور چاہتا ہوں کہ ظہر کی نماز بھی مدینہ میں پڑھوں، یہ کہہ کر آپ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

یقطین کے بیٹے علی، خزیمہ، یعقوب اور عبید امام کاظمؑ کے اصحاب

. عَلِیٌّ وَ خُزَیْمَةُ وَ یَعْقُوبُ وَ عُبَیْدٌ بَنُو یَقْطِینٍ کُلُّهُمْ مِنْ أَصْحَابِ أَبِی الْحَسَنِ (ع).

۸۲۳ طَاهِرُ بْنُ عِیسَی، قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ مُوسَی الْعَلَوِیُّ، قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِیلَ بْنَ مُوسَی عَمِّی، قَالَ، رَأَیْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ (ع) عَلَی الصَّفَا، یَقُولُ: إِلَهِی فِی أَعْلَی عِلِّیِّینَ اغْفِرْ لِعَلِیِّ بْنِ یَقْطِینٍ.

اسماعیل بن موسی کا بیان ہے کہ میں نے عبد صالح (امام کاظمؑ) کو صفا پہ دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے؛اے میرے بلند اور برتر پروردگار! علی بن یقطین کو بخش دے۔

۸۲۴ جَعْفَرُ بْنُ مَعْرُوفٍ، قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ یَزِیدَ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ الْحُسَیْنِ کَاتِبِ عَلِیِّ بْنِ یَقْطِینٍ، قَالَ، أَحْصَیْتُ لِعَلِیِّ بْنِ یَقْطِینٍ مَنْ وَافَی عَنْهُ فِی عَامٍ وَاحِدٍ مِائَةً وَ خَمْسِینَ رَجُلًا، أَقَلُّ مَنْ أَعْطَاهُ مِنْهُمْ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَ أَکْثَرُ مَنْ أَعْطَاهُ عَشَرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ۔

علی بن یقطین کے کاتب سلیمان بن حسین کا بیان ہے کہ میں نے ایک سال علی بن یقطین کی طرف سے حج کرنے والوں کو ۱۵۰ شمار کیا کہ ان میں سے جسے کم ترین صلہ دیا گیا ۷۰۰ درہم تھا اور جسے زیادہ سے زیادہ دیا گیا وہ ۱۰۰۰۰ درہم تھا۔

موسی بن بکر واسطی[۱۳۶]

۸۲۵ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ الْوَاسِطِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ (ع) يَقُولُ، قَالَ أَبِي (ع): سَعِدَ امْرُؤٌ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مِنْهُ خَلَفاً تَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ، وَ قَدْ أَرَانِيَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنِ ابْنِي هَذَا خَلَفاً، وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ (ع)، مَا تَقَرُّ بِهِ عَيْنِي.

موسی بن بکر واسطی کا بیان ہے کہ میں نے امام کاظمؑ سے سنا، فرمایا: میرے والد گرامی نے فرمایا ؛ وہ شخص بہت نیک بخت اور خوش نصیب ہے جو مرنے سے پہلے اپنی اولاد کو ایسی حالت میں دیکھ لے جس سے اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور خدا نے مجھے اپنا یہ بیٹا دیا ہے جو میرا جانشین ہے اور آپ نے عبد صالح امام کاظمؑ کی طرف اشارہ فرمایا جس کے ذریعے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

۸۲۶ حَدَّثَنِي حَمْدَوَيْهِ بْنُ نُصَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ الْوَاسِطِيِّ، قَالَ، أَرْسَلَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ (ع) فَأَتَيْتُهُ،

---

[۱۳۶]۔ رجال الطوسی ۳۰۷ و ۳۵۹. تنقیح المقال ۳: قسم المیم: ۲۵۴. خاتمۃ المستدرک ۸۵۱. معجم رجال الحدیث ۱۹: ۲۲ و ۲۸. رجال النجاشی ۲۹۰. فہرست الطوسی ۱۶۲. رجال ابن داود ۱۹۳. معالم العلماء ۱۲۰. رجال الحلی ۲۷۵. نقد الرجال ۳۵۶. جامع الرواۃ ۲: ۲۷۲. معجم الثقات ۳۶۳. رجال البرقی ۳۰ و ۴۸. ہدایۃ المحدثین ۱۵۳. رجال الکشی ۴۳۸. مجمع الرجال ۶: ۱۵۱ و ۱۵۲. منتہی المقال ۳۱۲. منہج المقال ۳۴۷. جامع المقال ۹۱. التحریر الطاووسی ۲۶۹. روضۃ المتقین ۱۴: ۳۶۲. اتقان المقال ۳۷۶. الوجیزۃ ۵۲. رجال الانصاری ۱۹۲. بہجۃ الامال ۷: ۱۰۶.

فَقَالَ لِی: مَا لِی أَرَاکَ مُصْفَرّاً وَ قَالَ لِی أَ لَمْ آمُرْکَ بِأَکْلِ اللَّحْمِ! قَالَ، فَقُلْتُ مَا أَکَلْتُ غَیْرَهُ مُنْذُ أَمَرْتَنِی، فَقَالَ: کَیْفَ تَأْکُلُهُ قُلْتُ طَبِیخاً، قَالَ کُلْهُ کَبَاباً فَأَکَلْتُ، فَأَرْسَلَ إِلَیَّ بَعْدَ جُمْعَةٍ فَإِذَا الدَّمُ قَدْ عَادَ فِی وَجْهِی، فَقَالَ لِی نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِی: یَخِفُّ عَلَیْکَ أَنْ نَبْعَثَکَ فِی بَعْضِ حَوَائِجِنَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُکَ فَمُرْنِی بِمَ شِئْتَ! فَوَجَّهَنِی فِی بَعْضِ حَوَائِجِهِ إِلَی الشَّامِ.

موسی بن بکر واسطی کا بیان ہے کہ امام موسی کاظمؑ نے مجھے بلایا، جب میں حاضر ہوا تو فرمایا؛ کیا وجہ ہے کہ تیرا رنگ کیوں ہو گیا ہے؟ کیا میں نے تجھے گوشت کھانے کا حکم نہیں دیا تھا تو میں نے عرض کی، جب سے آپ نے مجھے حکم دیا ہے میں کوئی دوسری چیز نہیں کھائی۔

آپ نے پوچھا؛ گوشت کیسے کھاتے ہو؟

میں نے عرض کی: پکا کر کھاتا ہوں۔

امام نے فرمایا؛ کباب بنا کر کھاو، تو آپ نے جمعہ کے بعد مجھے بلایا تو خون میرے چہرے میں لوٹ آیا تھا، تو آپ نے فرمایا؛ ہاں، کیا تیرے لیے آسان ہے کہ ہم تجھے اپنی ایک ضرورت کے لیے بھیجیں، میں نے عرض کی؛ میں آپ کا غلام ہوں، مجھے جو چاہیں حکم فرمائیں، تو آپ نے مجھے اپنے کام سے شام کی طرف بھیجا۔

ہند بن حجاج

۸۲۷ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِيأَبُو الْقَاسِمِ الْحُلَيْسِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ هَوْذَا، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ، فَقَالَ قَدْ جِئْتُکَ بِحَدِيثٍ مَنْ يَأْتِيکَ حَدَّثَنِي فُلَانٌ وَ نَسِيَ الْحُلَيْسِيُّ اسْمُهُ عَنْ بَشَّارٍ مَوْلَى السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَکَ قَالَ كُنْتُ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ بُغْضاً لِآلِ أَبِي طَالِبٍ، فَدَعَانِي السِّنْدِيُّ بْنُ شَاهَکَ يَوْماً، فَقَالَ لِي: يَا بَشَّارُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَئْتَمِنَکَ عَلَى مَا ائْتَمَنَنِي عَلَيْهِ هَارُونُ! قُلْتُ: إِذَنْ لَا أُبْقِيَ فِيهِ غَايَةً قَالَ: هَذَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ (ع) قَدْ دَفَعَهُ إِلَيَّ وَ قَدْ وَكَّلْتُکَ بِحِفْظِهِ! فَجَعَلَهُ فِي دَارٍ جَوْفَ دُورِ حُرَمِهِ وَ وَكَّلَنِي عَلَيْهِ، وَ كُنْتُ أَقْفُلُ عَلَيْهِ عِدَّةَ أَقْفَالٍ، فَإِذَا مَضَيْتُ فِي حَاجَةٍ وَكَّلْتُ امْرَأَتِي بِالْبَابِ فَلَا تُفَارِقْهُ حَتَّى أَرْجِعَ، قَالَ بَشَّارٌ فَحَوَّلَ اللَّهُ مَا كَانَ فِي قَلْبِي مِنَ الْبُغْضِ حُبّاً، قَالَ، فَدَعَانِي (ع) يَوْماً فَقَالَ لِي: يَا بَشَّارُ امْضِ إِلَى سِجْنِ الْمُقَنْطَرَةِ فَادْعُ لِي هِنْدَ بْنَ الْحَجَّاجِ، وَ قُلْ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ يَأْمُرُکَ بِالْمَصِيرِ إِلَيْهِ! فَإِنَّهُ سَيَنْتَهِرُکَ وَ يَصِيحُ عَلَيْکَ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِکَ: فَقُلْ أَنَا قَدْ قُلْتُ لَکَ وَ أَبْلَغْتُ رِسَالَتَهُ فَإِنْ شِئْتَ فَافْعَلْ وَ إِنْ شِئْتَ فَلَا تَفْعَلْ، وَ اتْرُكْهُ وَ انْصَرِفْ! قَالَ، فَفَعَلْتُ مَا أَمَرَنِي وَ أَقْفَلْتُ الْأَبْوَابَ كَمَا كُنْتُ أَفْعَلُ، وَ أَقْعَدْتُ امْرَأَتِي عَلَى الْبَابِ، وَ

قُلْتُ لَهَا لَا تَبْرَحِی حَتَّی آتِیکَ، وَ قَصَدْتُ إِلَی سِجْنِ الْمُقَنْطَرَةِ فَدَخَلْتُ عَلَی هِنْدِ بْنِ الْحَجَّاجِ فَقُلْتُ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ یَأْمُرُکَ بِالْمَصِیرِ إِلَیْهِ! قَالَ فَصَاحَ عَلَیَّ وَ انْتَهَرَنِی، فَقُلْتُ لَهُ أَنَا قَدْ أَبْلَغْتُکَ وَ قُلْتُ لَکَ فَإِنْ شِئْتَ فَافْعَلْ وَ إِنْ شِئْتَ فَلَا تَفْعَلْ، وَ انْصَرَفْتُ وَ تَرَکْتُهُ، وَ جِئْتُ إِلَی أَبِی الْحَسَنِ (ع) فَوَجَدْتُ امْرَأَتِی قَاعِدَةً عَلَی الْبَابِ وَ الْأَبْوَابُ مُقَفَّلَةٌ، فَلَمْ أَزَلْ أَفْتَحُ وَاحِداً وَاحِداً مِنْهَا، حَتَّی وَصَلْتُ إِلَیْهِ فَوَجَدْتُهُ وَ أَعْلَمْتُهُ الْخَبَرَ، قَالَ: نَعَمْ قَدْ جَاءَنِی، وَ انْصَرَفْتُ فَخَرَجْتُ إِلَی امْرَأَتِی، فَقُلْتُ لَهَا جَاءَ أَحَدٌ بَعْدِی فَدَخَلَ هَذَا الْبَابَ فَقَالَتْ: لَا وَ اللَّهِ مَا فَارَقْتُ الْبَابَ وَ لَا فَتَحْتُ الْأَقْفَالَ حَتَّی جِئْتُ.

سندی بن شاہک کے غلام بشار کا کہنا ہے کہ میں ابو طالب کی آل کے بغض میں بہت زیادہ شدت رکھتا تھا تو ایک دن سندی بن شاہک نے مجھے بلایا اور کہا؛ اے بشار! میں تجھے وہ امانت سپرد کرنا چاہتا ہوں جس پر ہارون نے مجھے امین بنایا ہے، میں نے کہا؛ پھر تو میں اس میں نہیں بچوں گا، کہا؛ یہ موسی بن جعفرؑ ہیں جو ہارون نے میرے سپرد کیے اور میں تجھے ان کی حفاظت پر مامور کرتا ہوں، تو اس نے انہیں اپنے محروم و مقید افراد کے وسط میں ایک کمرے میں قید کر دیا تھا اور مجھے ان پر مامور کر دیا میں ان پر کئی تالے لگا کر رکھتا اور جب اپنے کسی کام سے جاتا تو اپنی بیوی کو دروازے پر نگران مقرر کر جاتا کہ وہ میرے لوٹنے تک وہاں سے جدا نہ ہو، بشار کہتا ہے کہ اس دورانیے میں خدا نے میرے دل کے بغض آل محمد کو ان کی محبت سے بدل دیا تو ایک دن امام کاظمؑ نے مجھے بلایا اور فرمایا:

اے بشار! مقنطرہ والے قید خانے میں جاؤ اور ہند بن حجاج کو میرے پاس لاؤ اور اس سے کہو کہ ابو الحسن تجھے بلا رہے ہیں وہ تیری سرزنش کرے گا اور پہ چیخے گا جب وہ ایسا کرے تو کہنا؛ میں نے تجھے بتا دیا ہے اور پیغام پہنچا دیا، اب تیری مرضی چاہے تو عمل کرے اور چاہے تو عمل نہ

کرے اور اسے چھوڑ کر واپس لوٹ آنا، بشار کہتا ہے؛ میں نے امام کے حکم کی تعمیل کی اور پہلے کی طرح دروازوں کو قفل کر دیا اور دروازے پہ بیوی کو نگران مقرر کیا اور اس سے کہہ دیا میرے واپس آنے تک یہاں سے نہیں ہلنا، میں مقنطرہ کے قید خانے میں جارہا ہوں، میں ہند بن حجاج کے پاس پہنچا اور اس سے کہا؛ امام ابو الحسن تجھے حکم دے رہے ہیں کہ ان کے پاس حاضر ہو تو وہ مجھ پر چیخنے لگا اور میری سرزنش کرنے لگا تو میں نے کہا؛ میں نے پیغام پہنچا دیا ہے ،اب تیری مرضی،آئے یا نہ آئے، تو میں اسے چھوڑ کر چلا آیا، میں نے اپنی بیوی کو دروازے پر بیٹھا ہوا پایا اور دروازے بھی قفل تھے، میں نے ایک ایک قفل کھولا یہاں تک کہ امام ابو الحسن کے پاس پہنچ گیا اور آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا؛ ہاں وہ میرے پاس آیا تھا، میں لوٹ کر بیوی کے پاس گیا اور اس سے پوچھا؛ کیا میرے بعد کوئی آیا تھا اور اس دروازے سے داخل ہوا ؟اس نے کہا خدا کی قسم ! میں تو دروازے سے نہیں ہلی اور نہ تیرے آنے تک میں نے تالے کھولے ہیں۔

قَالَ وَ رَوَانِی عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَنْبَارِیُّ أَخُو صَنْدَلٍ، قَالَ، بَلَغَنِی مِنْ جِهَةٍ أُخْرَی أَنَّهُ لَمَّا صَارَ إِلَیْهِ هِنْدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، قَالَ لَهُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (ع) عِنْدَ انْصِرَافِهِ: إِنْ شِئْتَ رَجَعْتَ إِلَی مَوْضِعِکَ وَ لَکَ الْجَنَّةُ وَ إِنْ شِئْتَ انْصَرَفْتَ إِلَی مَنْزِلِکَ! فَقَالَ أَرْجِعُ إِلَی مَوْضِعِی إِلَی السِّجْنِ- رَحِمَهُ اللَّهُ. قَالَ وَ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ الصَّیْمَرِیُّ، أَنَّ هِنْدَ بْنَ الْحَجَّاجِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ کَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّیْمَرَةِ وَ أَنَّ قَصْرَهُ لَبَیِّنٌ، قَالَ أَبُو عَمْرٍو: هَذَا الْخَبَرُ مِنْ جِهَةِ أَبِی الْحَسَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْفَارِسِیِّ یَقُولُ حَدَّثَنِی أَبُو الْقَاسِمِ الْحُلَیْسِیُّ.

اور اس نے کہا؛ کہ صندل کے بھائی علی بن محمد بن حسن انباری نے مجھے روایت کی کہ یہ خبر مجھے دوسری جہت سے پہنچی کہ جب ہند بن حجاج آپ کے پاس پہنچا تو عبد صالح نے اس کے

لوٹتے وقت فرمایا؛ اگر تو اپنے مقام پر لوٹنا چاہتا ہے تو تیرے لیے جنت ہے اور اگر چاہے تو میں تجھے تیرے گھر لوٹا دوں، تو اس نے کہا میں قید خانے مین اپنے مقام پر پہنچنا چاہتا ہوں، خدا ان پر رحم فرمائے۔

صفوان بن مہران[۱۳۷]

۸۲۸ حَمْدَوَيْه، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِیُّ، قَالَ حَدَّثَنِیالْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ فَضَّالٍ، قَالَ حَدَّثَنِی صَفْوَانُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ، قَالَ، دَخَلْتُ عَلَى أَبِی الْحَسَنِ الْأَوَّلِ (ع) فَقَالَ لِی: يَا صَفْوَانُ كُلُّ شَیْءٍ مِنْكَ حَسَنٌ جَمِيلٌ مَا خَلَا شَيْئاً وَاحِداً! قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَیُّ شَیْءٍ قَالَ إِكْرَاؤُكَ جِمَالَكَ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ يَعْنِی هَارُونَ قُلْتُ: وَ اللَّهِ مَا أَكْرَيْتُهُ أَشَراً وَ لَا بَطَراً وَ لَا لِصَيْدٍ وَ لَا لِلَّهْوِ، وَ لَكِنِّی أُكْرِيهِ لِهَذَا الطَّرِيقِ يَعْنِی طَرِيقَ مَكَّةَ، وَ لَا أَتَوَلَّاهُ بِنَفْسِی وَ لَكِنْ أَنْصِبُ مَعَهُ غِلْمَانِی، فَقَالَ لِی: يَا صَفْوَانُ أَ يَقَعُ كِرَاؤُكَ عَلَيْهِمْ قُلْتُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: فَقَالَ لِی: أَ تُحِبُّ بَقَاءَهُمْ حَتَّى يَخْرُجَ كِرَاؤُكَ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: فَمَنْ أَحَبَّ بَقَاءَهُمْ فَهُوَ مِنْهُمْ وَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ كَانَ وَرَدَ النَّارَ، قَالَ صَفْوَانُ فَذَهَبْتُ وَ بِعْتُ جِمَالِی عَنْ آخِرِهَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ إِلَى هَارُونَ، فَدَعَانِی فَقَالَ لِی يَا صَفْوَانُ بَلَغَنِی

---

[۱۳۷] ۔ رجال البرقی ۴۵. رجال النجاشی اص۴۴۰ ن ۵۲۳، رجال الطوسی ۲۲۰ ن ۴۱، فہرست الطوسی ۱۱۰، معالم العلماء ۶۰، التحریر الطاووسی ۱۵۳ ن ۲۰۱، رجال ابن داود ۱۸۷ ن ۷۶۹، رجال العلامۃ الحلی ۸۹، نقد الرجال ۱۷۲ ن ۴، مجمع الرجال ۳ص۲۱۵، جامع الرواۃ اص ۴۱۲، وسائل الشیعۃ ۲۰ص۲۱۷ ن ۵۹۳، ہدایۃ المحدثین ۸۲، بہجۃ الآمال ۵ ص۳۹، تنقیح المقال ۲ص۹۹ ن ۵۷۷۹، معجم رجال الحدیث ۹ص۱۲۱ ن ۵۹۲۱ و ۱۳۷ ن ۵۹۲۵، قاموس الرجال ۵ ص۵۰۲. معجم الثقات ۶۵. توضیح الاشتباہ ۱۸۷. سفینہ البحار ۲: ۳۷. بہجۃ الآمال ۵: ۳۹. البحار ۴۷: ۳۴۳ وغیرہا. الارشاد ۲۸۸. منتہی المقال ۱۶۵. منہج المقال ۱۸۳. جامع المقال ۷۴. الوجیزۃ ۳۷. شرح مشیخۃ الفقیہ ۲۴. رجال الأنصاری ۹۷.

أَنَّکَ بِعْتَ جِمَالَکَ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: لِمَ قُلْتُ: أَنَا شَیْخٌ کَبِیرٌ وَ أَنَّ الْغِلْمَانَ لَا یَفُونَ بِالْأَعْمَالِ، فَقَالَ: هَیْهَاتَ أَیْهَاتَ إِنِّی لَأَعْلَمُ مَنْ أَشَارَ عَلَیْکَ بِهَذَا أَشَارَ عَلَیْکَ بِهَذَا مُوسَی بْنُ جَعْفَرٍ، قُلْتُ: مَا لِی وَ لِمُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ! فَقَالَ: دَعْ هَذَا عَنْکَ فَوَ اللَّهِ لَوْ لَا حُسْنُ صُحْبَتِکَ لَقَتَلْتُکَ.

صفوان بن مہران جمال کا بیان ہے کہ میں ایک دن امام کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا؛ تیرے تمام معاملات صحیح ہیں لیکن ایک چیز درست نہیں، میں نے عرض کی میں آپ پر فدا ہو جاوں، وہ کونسی چیز ہے؟ امام نے فرمایا؛ تو اپنے اونٹ ہارون رشید کو کرایہ پر دیتا ہے؟ میں نے عرض کی؛ میں اپنے اونٹ اسے ظلم و فساد کے لیے دیتا ہوں اور نہ لہو لعب کے لیے بلکہ میں اس وقت کرایہ پر دیتا ہوں جب وہ حج کے لیے جاتا ہے اور میں خود بھی اس کے ساتھ نہیں جاتا بلکہ اپنے غلاموں کو اس کے ساتھ روانہ کرتا ہوں، امام نے فرمایا؛ کیا تیرا کرایہ ان پر نہیں ہوتا؟ میں نے عرض کی؛ ہاں، مولا، میں آپ پر قربان جاوں۔

فرمایا: جب تک تمہارے اونٹ اور کرایہ ان کے پاس ہو تو ان کی بقاء کو پسند نہیں کرتا؟

میں نے عرض کی: ہاں، مولا۔

امام نے فرمایا: جو شخص ان کی زندگی اور بقاء کو پسند کرے تو وہ انہی میں سے ہے اور جو ان میں سے ہوگا وہ جہنم میں جائے گا، صفوان کا بیان ہے کہ میں نے جاکر اپنے سب اونٹ بیچ دیئے تو یہ ہارون کو خبر پہنچی تو اس نے مجھے بلایا اور مجھ سے کہا؛ اے صفوان! مجھے خبر پہنچی کہ تم نے اپنے اونٹ بیچ دیئے ہیں! میں نے کہا ہاں، اس نے کہا: کیوں؟ میں نے کہا: میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میرے غلام یہ کاروبار نہیں سنبھال سکتے، تو اس نے کہا؛ یہ ہر گز نہیں ہے مجھے علم ہے کہ یہ تو نے موسیٰ بن جعفر کے اشارے سے کیا ہے، میں نے کہا بھلا میرا ان سے کیا تعلق ہے؟! اس نے کہا: اسے جانے دے، خدا کی قسم! اگر تیرا حق صحبت نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا۔

ابو علی عبدالرحمٰن بن حجاج

۸۲۹ حَمْدَوَيْهِ بْنُ نُصَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُدَسَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ نَاجِيَةَ، قَالَ، سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ (ع) وَ ذَكَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ حَجَّاجٍ،فَقَالَ: إِنَّهُ لَثَقِيلٌ عَلَى الْفُؤَادِ.

ابن ناجیہ نے امام کاظمؑ سے روایت کی کہ آپ نے عبدالرحمٰن بن حجاج کو یاد کیا تو فرمایا؛وہ دلوں پہ بہت گراں گزرتا تھا۔

۸۳۰ أَبُو الْقَاسِمِ نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَجَّاجِ شَهِدَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ (ع) بِالْجَنَّةِ وَ كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ كَلِّمْ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يُرَى فِي رِجَالِ الشِّيعَةِ مِثْلُكَ.

عبدالرحمٰن بن حجاج نے کہا کہ امام کاظمؑ نے اس کے لیے جنت کی گواہی دی اور امام صادق اس سے فرماتے تھے ؛اے عبدالرحمٰن ! تم اہل مدینہ سے مناظرہ کرو کیونکہ میں اپنے شیعوں میں تجھ جیسے افراد کو دیکھنا پسند کرتا ہوں۔

شعیب عقرقوفی

۸۳۱ وَجَدْتُ بِخَطِّ جِبْرِیلَ بْنِ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ أَبِی حَمْزَةَ، عَنْ أَبِیهِ، قَالَ، أَخْبَرَنِی شُعَیْبٌ الْعَقَرْقُوفِیُّ قَالَ، قَالَ لِی أَبُو الْحَسَنِ (ع) مُبْتَدِئاً مِنْ غَیْرِ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ شَیْءٍ: یَا شُعَیْبُ یَلْقَاکَ غَداً رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ یَسْأَلُکَ عَنِّی، فَقُلْ هُوَ وَ اللَّهِ الْإِمَامُ الَّذِی قَالَ لَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع)، فَإِذَا سَأَلَکَ عَنِ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ فَأَجِبْهُ مِنِّی! فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ فَمَا عَلَامَتُهُ فَقَالَ: رَجُلٌ طَوِیلٌ جَسِیمٌ یُقَالُ لَهُ یَعْقُوبُ، فَإِذَا أَتَاکَ فَلَا عَلَیْکَ أَنْ تُجِیبَهُ عَنْ جَمِیعِ مَا سَأَلَکَ فَإِنَّهُ وَاحِدُ قَوْمِهِ، وَ إِنْ أَحَبَّ أَنْ تُدْخِلَهُ إِلَیَّ فَأَدْخِلْهُ! قَالَ، فَوَ اللَّهِ إِنِّی لَفِی طَوَافِی إِذْ أَقْبَلَ إِلَیَّ رَجُلٌ طَوِیلٌ مِنْ أَجْسَمِ مَا یَکُونُ مِنَ الرِّجَالِ، فَقَالَ لِی أُرِیدُ أَنْ أَسْأَلَکَ عَنْ صَاحِبِکَ فَقُلْتُ عَنْ أَیِّ صَاحِبٍ قَالَ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ، فَقُلْتُ مَا اسْمُکَ فَقَالَ یَعْقُوبُ، فَقُلْتُ وَ مِنْ أَیْنَ أَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ قُلْتُ فَمِنْ أَیْنَ عَرَفْتَنِی قَالَ أَتَانِی آتٍ فِی مَنَامِی: الْقَ شُعَیْباً فَسَلْهُ عَنْ جَمِیعِ مَا تَحْتَاجُ إِلَیْهِ!

شعیب عقرقوفی کا بیان ہے کہ امام کاظمؑ نے میرے سوال کیے بغیر خود کلام کی ابتداء کرتے ہوئے فرمایا: اے شعیب! کل تجھے اہل مغرب میں سے ایک شخص ملے گا جو تجھ سے میرے متعلق سوال کرے گا تو کہہ دینا خدا کی قسم وہی امام ہیں جن کے متعلق امام صادق نے بیان

فرمایا اور جب وہ تجھ سے حلال و حرام کے متعلق سوال کرے تو اسے میری طرف سے جواب دینا۔

میں نے عرض کی: میں آپ پر فدا ہوں اس کی علامت و نشانی کیا ہے ؟

فرمایا: وہ دراز قد اور جسیم و ضخیم مرد ہو گا جسے یعقوب کہتے ہیں جب وہ تیرے پاس آئے تو تجھ پر لازم نہیں کہ تو اس کے سب سوالوں کا جواب دے وہ خود اپنی قوم میں یگانہ اور خواندہ ہے اور اگر وہ پسند کرے کہ تو اسے میرے پاس لائے تو اسے لے آنا، شعیب کہتا ہے کہ خدا کی قسم میں طواف میں تھا کہ ایک طویل قد اور جسیم شخص میری طرف بڑھا اور مجھ سے کہا میں تجھ سے تیرے امام کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں ؟ میں نے کہا کونسے امام ؟

اس نے کہا: فلاں بن فلاں کے متعلق، میں نے کہا تیرا نام کیا ہے ؟ اس نے کہا یعقوب، میں نے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو ؟ اس نے کہا میں اہل مغرب سے ہوں، میں نے پوچھا تو نے مجھے کہاں سے جانا پہچانا ؟ اس نے کہا ایک شخص میرے خواب میں آئے اور مجھ سے کہا؛ شعیب سے ملو اور جو تجھے ضرورت ہو اس سے سوال کرو۔

فَسَأَلْتُ عَنْکَ فَدُلِلْتُ عَلَیْکَ، فَقُلْتُ أَجْلِسُ فِی هَذَا الْمَوْضِعِ حَتَّی أَفْرُغَ مِنْ طَوَافِی وَ آتِیکَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَطُفْتُ ثُمَّ أَتَیْتُهُ فَکَلَّمْتُ رَجُلًا عَاقِلًا، ثُمَّ طَلَبَ إِلَیَّ أَنْ أُدْخِلَهُ عَلَی أَبِی الْحَسَنِ (ع)، فَأَخَذْتُ بِیَدِهِ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَی أَبِی الْحَسَنِ (ع)، فَأَذِنَ لِی، فَلَمَّا رَءَاهُ أَبُو الْحَسَنِ (ع) قَالَ لَهُ: یَا یَعْقُوبُ قَدِمْتَ أَمْسِ وَ وَقَعَ بَیْنَکَ وَ بَیْنَ أَخِیکَ شَرٌّ فِی مَوْضِعِ کَذَا وَ کَذَا، حَتَّی شَتَمَ بَعْضُکُمْ بَعْضاً، وَ لَیْسَ هَذَا دِینِی وَ لَا دِینَ آبَائِی، وَ لَا نَأْمُرُ بِهَذَا أَحَداً مِنَ النَّاسِ، فَاتَّقِ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ، فَإِنَّکُمَا سَتَفْتَرِقَانِ بِمَوْتٍ: أَمَا إِنَّ أَخَاکَ سَیَمُوتُ فِی سَفَرِهِ قَبْلَ أَنْ یَصِلَ إِلَی أَهْلِهِ، وَ سَتَنْدَمُ أَنْتَ عَلَی مَا کَانَ مِنْکَ، وَ ذَلِکَ أَنَّکُمَا تَقَاطَعْتُمَا فَبُتِرَ

أَعْمَارُكُمَا، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: فَأَنَا جُعِلْتُ فِدَاكَ مَتَى أَجَلِي فَقَالَ أَمَا إِنَّ أَجَلَكَ قَدْ حَضَرَ حَتَّى وَصَلْتَ عَمَّتَكَ بِمَا وَصَلْتَهَا بِهِ فِي مَنْزِلِ كَذَا وَ كَذَا، فَزِيدَ فِي أَجَلِكَ عِشْرُونَ، قَالَ، فَأَخْبَرَنِي الرَّجُلُ وَ لَقِيتُهُ حَاجّاً: إِنَّ أَخَاهُ لَمْ يَقْبَلْ إِلَى أَهْلِهِ حَتَّى دَفَنَهُ فِي الطَّرِيقِ.

قَالَ أَبُو عَمْرٍو: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِهْرَانَ غَالٍ، وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ كَذَّابٌ غَالٍ، قَالَ وَ لَمْ أَسْمَعْ فِي شُعَيْبٍ إِلَّا خَيْراً وَ أَوْلِيَاؤُهُ أَعْلَمُ بِهَذِهِ الرِّوَايَةِ.

تو میں نے تیرے متعلق لوگوں سے پوچھا انہوں نے تیری طرف رہنمائی کردی میں نے کہا؛ یہیں بیٹھو، میں اپنا طواف مکمل کرلوں ان شاء اللہ ابھی تیرے پاس آتا ہوں میں نے طواف کیا پھر اس کے پاس آیا اس کے ساتھ باتیں ہوئیں تو میں نے اسے ایک عقل مند انسان پایا پھر اس نے مجھ سے خواہش کی کہ میں اسے امام کاظمؑ کے پاس لے جاوں تو میں نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے امام کے درخانہ پہ لایا اور اجازت لیکر اندر چلا گیا جب امام نے اسے دیکھا تو فرمایا؛ اے یعقوب! تو کل ہی پہنچا تھا اور فلاں جگہ پر تیرے اور تیرے بھائی کے درمیان بری طرح لڑائی ہوئی یہاں تک کہ تم نے آپس مین سب وشتم کی یہ میرا اور میرے آباء واجداد کا دین نہیں ہے اور لوگوں میں سے کسی کا ہم ایسا حکم نہیں دیتے خدا وحدہ لاشریک سے ڈرو ،اب تمہیں عنقریب موت جدا کردے گی، تیرا بھائی تو اسی سفر میں گھر پہنچنے سے پہلے مر جائے گا اور تو اپنے کیے پر پچھتائے گا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ تم دونوں نے آپس میں قطع رحمی کی ہے تو تمہاری عمریں خدا نے کاٹ دی ہیں تو اس نے عرض کی؛ مولا میں آپ پر قربان جاوں ، میری موت کب آئے گی ؟ فرمایا؛ تیری موت آگئی تھی مگر تو نے اپنے چچا سے فلاں گھر میں صلہ رحمی کی تو

تیری عمر میں ۲۰ سال کا اضافہ ہو گیا، راوی کہتا ہے اس شخص نے مجھے بعد میں بتایا جب وہ مجھے اگلے سال حج کے موقع پر ملا کہ اس کا بھائی گھر نہیں پہنچ سکا بلکہ اس نے راستے میں دفن کر دیا۔
ابو عمرو کشی فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں محمد بن عبداللہ بن مہران غالی ہے اور حسن بن علی بن ابی حمزہ بھی غالی اور جھوٹا ہے اور میں نے شعیب کے متعلق ذکر خیر سنا ہے اور اس کے اولیاء اس روایت کو خوب جانتے ہیں۔

علی بن ابی حمزہ بطائنی[۱۳۸]

۸۳۲ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، حَدَّثَنِی حَمْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَلَانِسِیُّ، قَالَحَدَّثَنِی مُعَاوِیَةُ بْنُ حُکَیْمٍ، قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو دَاوُدَ الْمُسْتَرِقُّ، عَنْ عُتَیْبَةَ بَیَّاعِ الْقَصَبِ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی حَمْزَةَ الْبَطَائِنِیِّ، عَنْ أَبِی الْحَسَنِ الْأَوَّلِ (ع) قَالَ، قَالَ لِی یَا عَلِیُّ أَنْتَ وَ أَصْحَابُکَ أَشْبَاهُ الْحَمِیرِ.

علی بن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ امام کاظمؑ نے مجھ سے فرمایا ؛ اے علی! تو اور تیرے ساتھی گدھوں کی مانند ہیں۔

۸۳۳ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو عَلِیٍّ الْفَارِسِیُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی، عَنْ یُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ، دَخَلْتُ عَلَی الرِّضَا (ع) فَقَالَ لِی: مَاتَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی حَمْزَةَ، قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: قَدْ دَخَلَ النَّارَ، قَالَ، فَفَزِعْتُ مِنْ ذَلِکَ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْإِمَامِ بَعْدَ مُوسَی أَبِی، فَقَالَ لَا أَعْرِفُ إِمَاماً بَعْدَهُ، فَقِیلَ لَا! فَضُرِبَ فِی قَبْرِهِ ضَرْبَةً اشْتَعَلَ قَبْرُهُ نَاراً.

---

[۱۳۸]۔ رجال النجاشی ۲ص۶۹ن ۶۵۴، رجال الطوسی ۲۴۲ن ۳۱۲ و ۳۵۳ن ۱، فہرست الطوسی ۱۲۲ن ۴۲۰، معالم العلماء ۶۷ن ۴۵۸، التحریر الطاووسی ۱۷۵ن ۲۳۹، رجال ابن داود ۴۸۷ن ۳۱۳، رجال العلامۃ الحلی ۲۳۱، نقد الرجال ۲۲۴ن ۱۰، مجمع الرجال ۴ص ۱۵۳، جامع الرواۃ اص ۵۴۷، وسائل الشیعۃ ۲۰ص ۲۵۵ن ۷۶۱، ہدایۃ المحدثین ۲۱۱، بہجۃ الآمال ۵ص ۳۵۵، تنقیح المقال ۲ص ۲۶۰ن ۸۱۱۱، الموسوعۃ الرجالیہ ۴ص ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۶ص ۵۱۶ و ۷ص ۶۵۱، الذریعۃ ۱۲ص ۴۳، معجم رجال الحدیث ۱۱ص ۲۱۴ن ۷۸۳۲ و ۷۸۳۳، قاموس الرجال ۶ص ۳۴۴، مسند الامام الکاظمؑ عطاردی ۳ص ۴۵۵ن ۳۹۸.

یونس بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں امام رضاؑ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے پوچھا ؛کیا علی بن ابی حمزہ مر گیا؟ میں نے عرض کی ؛ہاں ، مولا ، فرمایا ؛ وہ جہنم میں داخل ہو گیا ، تو میں ڈر گیا۔

آپ نے فرمایا : اس سے امام موسی کاظم کے بعد والے امام کے متعلق سوال کیا گیا تو اس نے کہا ؛ میں امام موسی کے بعد کسی امام کو نہیں جانتا ، تو کہا گیا ؛ نہیں ، تو اس کی قبر میں ایسی ضرب لگائی گئی کہ اس کی قبر آگ سے جل اٹھی۔

۸۳۴ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: عَلِیُّ بْنُ أَبِی حَمْزَةَ كَذَّابٌ مُتَّهَمٌ. قَالَ رَوَى أَصْحَابُنَا أَنَّ الرِّضَا (ع) قَالَ بَعْدَ مَوْتِه: أُقْعِدَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی حَمْزَةَ فِی قَبْرِه، فَسُئِلَ عَنِ الْأَئِمَّة، فَأَخْبَرَ بِأَسْمَائِهِمْ حَتَّى انْتَهَى إِلَیَّ فَسُئِلَ فَوَقَفَ، فَضُرِبَ عَلَى رَأْسِه ضَرْبَةً امْتَلَأَ قَبْرُهُ نَاراً.

محمد بن مسعود نے علی بن حسن سے نقل کیا کہ علی بن ابی حمزہ کذاب جھوٹا اور متہم ہے اور ہمارے شیعہ نے امام رضاؑ سے نقل کیا کہ آپ نے اس کی موت کے بعد فرمایا اسے اس کی قبر میں اٹھا کر بٹھایا گیا اور ائمہ کے متعلق سوال کیا گیا؟ تو اس نے ان کے نام بتانے شروع کیے جب وہ میرے نام پر پہنچا تو رک گیا تو اس سے پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا ؛ نہیں ، تو اس کے سر پر ایسی ضرب لگائی گئی کہ اس کی قبر آگ سے بھر گئی۔

۸۳۵ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو الْحَسَنِ، قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو دَاوُدَ الْمُسْتَرِقُّ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی حَمْزَةَ، قَالَ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى (ع) یَا عَلِیُّ أَنْتَ وَ أَصْحَابُكَ أَشْبَاهُ الْحَمِیرِ.

علی بن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ امام کاظمؑ نے مجھ سے فرمایا ؛ اے علی ! تو اور تیرے ساتھی گدھوں کی مانند ہیں۔

۸۳۶ حَدَّثَنَا حَمْدَوَيْه، قَالَ، حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی، عَنْ أَبِی دَاوُد، قَالَ، كُنْتُ أَنَا وَ عُيَيْنَةُ بَيَّاعُ الْقَصَبِ، عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِی حَمْزَةَ، قَالَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ،[۱۳۹] قَالَ لِی أَبُو الْحَسَنِ مُوسَی (ع) إِنَّمَا أَنْتَ يَا عَلِيُّ وَ أَصْحَابُکَ أَشْبَاهُ الْحَمِيرِ. قَالَ، فَقَالَ عُيَيْنَةُ أَ سَمِعْتَ قَالَ، قُلْتُ إِی وَ اللَّه، قَالَ، فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ وَ اللَّهِ لَا أَنْقُلُ قَدَمَيَّ إِلَيْه مَا حَيِيتُ.

ابو داود کا بیان ہے کہ میں اور عیینہ بیاع قصب علی بن ابی حمزہ کے پاس تھے تو اس نے کہا؛ امام کاظمؑ نے مجھ سے فرمایا؛ اے علی! تو اور تیرے ساتھی گدھوں کی مانند ہیں، تو عیینہ نے کہا؛ کیا تو نے امام سے سنا تو اس نے کہا: ہاں خدا کی قسم، اور پھر کہا؛ خدا کی قسم ہاں میں نے آپ سے سنا تو شرم کی وجہ سے آپ کے پاس نہیں جاتا تھا۔

۸۳۷ قَالَ حَدَّثَنِی حَمْدَوَيْه، قَالَ، قَالَ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی، عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُحَمَّد، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّد، قَالَ، وَقَفَ عَلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ (ع) فِی بَنِی زُرَيْق، فَقَالَ لِی وَ هُوَ رَافِعٌ صَوْتَهُ: يَا أَحْمَدُ! قُلْتُ لَبَّيْکَ، قَالَ: إِنَّهُ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّه (ص) جَهَدَ النَّاسُ فِی إِطْفَاءِ نُورِ اللَّه! فَأَبَی اللّهُ إِلّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (ع) فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) جَهَدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِی حَمْزَةَ وَ أَصْحَابُهُ فِی إِطْفَاءِ نُورِ اللَّه! فَأَبَی اللّهُ إِلّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ، وَ إِنَّ أَهْلَ الْحَقِّ إِذَا دَخَلَ فِيهِمْ دَاخِلٌ سُرُّوا بِه، وَ إِذَا خَرَجَ مِنْهُمْ خَارِجٌ لَمْ يَجْزَعُوا عَلَيْه، وَ ذَلِکَ أَنَّهُمْ عَلَی يَقِينٍ مِنْ أَمْرِهِمْ، وَ إِنَّ أَهْلَ الْبَاطِلِ إِذَا دَخَلَ فِيهِمْ دَاخِلٌ سُرُّوا بِه، وَ إِذَا خَرَجَ

[۱۳۹] ۔ رجال الکشی، ص: ۴۴۵

مِنْهُمْ خَارِجٌ جَزِعُوا عَلَيْهِ، وَ ذَلِکَ أَنَّهُمْ عَلَى شَکٍّ مِنْ أَمْرِهِمْ، إِنَّ اللَّهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقُولُ: فَمُسْتَقَرٌّ وَ مُسْتَوْدَعٌ(انعام۹۸)، قَالَ، ثُمَّ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) الْمُسْتَقَرُّ الثَّابِتُ وَ الْمُسْتَوْدَعُ الْمُعَارُ.

احمد بن محمد کا بیان ہے کہ امام ابوالحسن بنی رزیق میں میرے پاس تشریف لائے اور بلند آواز سے مجھ سے فرمایا؛اے احمد! میں نے عرض کی؛ لبیک ، یاامام ، توآپ نے فرمایا؛جب رسول اکرم کی وفات ہوئی تو لوگوں نے نور خدا کی بجھانے کی کوشش کی تو خدا نے اپنے نور کو امیر المومنین کے ذریعے کامل کیااور جب ابوالحسن امام کاظم کی وفات ہوئی تو علی بن ابی حمزہ اور اس کے ساتھیوں نے نور خدا کی بجھانے کی کوشش کی تو خدا نے اپنے نور کو کامل کیااور اہل حق وہ ہیں کہ جب ان میں کوئی آتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور جب ان میں سے کوئی چلا جاتا ہے تو جزع و فزع (بے صبری) نہیں کرتے کیونکہ انہیں اپنے امر کا یقین ہے اور اہل باطل وہ ہیں کہ جب ان میں کوئی آتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور جب ان میں سے کوئی چلا جاتا ہے تو جزع و فزع (بے صبری) کرتے ہیں کیونکہ انہیں اپنے امر میں شک ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے ؛پھر جائے استقرار ہے اور ایک جائے ودیعت اور سپردگی، پھر فرمایا؛امام صادق نے ارشاد فرمایا ؛قرار گاہ ثابت و پختہ اور جائے ودیعت قرض وادھار ہے۔

۸۳۸ وَجَدْتُ بِخَطِّ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ الصَّيْرَفِیِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ أَبِی حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ، دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ وَ أَنَا مَرِيضٌ شَدِيدَ الْمَرَضِ فَکَانَ أَصْحَابُنَا يَدْخُلُونَ وَ لَا أَعْقِلُ بِهِمْ وَ ذَاکَ أَنَّهُ أَصَابَنِی حُمَّى فَذَهَبَ عَقْلِی وَ أَخْبَرَنِی إِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ

أَنَّهُ أَقَامَ عَلَيَّ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا يَشُكُّ أَنَّهُ لَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتَّى يَدْفِنَنِي[۱۴۰] وَ يُصَلِّيَ عَلَيَّ، وَ خَرَجَ إِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ، وَ أَفَقْتُ بَعْدَ مَا خَرَجَ إِسْحَاقُ، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي افْتَحُوا كِيسِي وَ أَخْرِجُوا مِنْهُ مِائَةَ دِينَارٍ فَاقْسِمُوهَا فِي أَصْحَابِنَا، وَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ (ع) بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَقَالَ الرَّسُولُ يَقُولُ لَكَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) اشْرَبْ هَذَا الْمَاءَ فَإِنَّ فِيهِ شِفَائَكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ! فَفَعَلْتُ فَأَسْهَلَ بَطْنِي فَأَخْرَجَ اللَّهُ مَا كُنْتُ أَجِدُهُ فِي بَطْنِي مِنَ الْأَذَى، وَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ (ع)، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ أَمَا إِنَّ أَجَلَكَ قَدْ حَضَرَ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ، فَخَرَجْتُ إِلَى مَكَّةَ فَلَقِيتُ إِسْحَاقَ بْنَ عَمَّارٍ، فَقَالَ وَ اللَّهِ لَقَدْ أَقَمْتُ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَا شَكَكْتُ إِلَّا أَنَّكَ سَتَمُوتُ، فَأَخْبِرْنِي بِقِصَّتِكَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ، وَ مَا قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ: مِمَّا أَنْسَأَ اللَّهُ فِي عُمُرِي مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ مِنَ الْمَوْتِ، وَ أَصَابَنِي مِثْلُ مَا أَصَابَ، فَقُلْتُ يَا إِسْحَاقُ إِنَّهُ إِمَامٌ ابْنُ إِمَامٍ وَ بِهَذَا يُعْرَفُ الْإِمَامُ.

علی بن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ میں شدید مرض کی حالت میں مدینہ میں داخل ہوا ہمارے ساتھی آتے تھے لیکن میں ان کو سمجھ نہیں پاتا تھا کیونکہ مجھے شدید بخار تھا میری عقل زائل ہو چلی تھی اور مجھے اسحاق بن عمار نے بتایا کہ وہ میرے پاس مدینہ میں تین دن ٹھہرا اور اسے یقین تھا کہ وہ مجھے کفن و دفن دے گا اور نماز جنازہ پڑھے گا اور مدینہ سے جائیگا پھر اسحاق چلا گیا اس کے جانے کے بعد مجھے کچھ افاقہ ہوا تو مین نے اپنے ساتھیوں سے کہا؛ میرا فلاں تھیلا کھول کر اس سے ۱۰۰ دینار نکال کر ہمارے ساتھیوں میں تقسیم کردو، اور امام کاظم نے میری طرف ایک ظرف میں پانی بھیجا آپ کے بھیجے ہوئے شخص نے کہا کہ امام کاظم نے حکم دیا کہ یہ پانی پی لو

[۱۴۰] ۔ رجال الکشی، ص: ۴۴۶۔

اس میں تیری شفا ہے ان شاء اللہ، میں نے پانی پیا تو مجھے پیچش آگیا اور خدا نے میرے پیٹ کی اذیت اور درد کو ختم کر دیا میں امام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

آپ نے فرمایا؛اے علی تیری موت کئی بار آئی تو میں مکہ کی طرف گیا تو مجھے اسحاق بن عمار ملے تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں تین دن مدینہ میں ٹھہرا اور مجھے شک نہیں تھا کہ تو ضرور مر جائے گا تو مجھے اپنا قصہ بیان کرو تو میں نے اسے سب بات بتادی اور جو امام نے فرمایا کہ خدا نے تیری عمر کو کئی بار بڑھا دیا اور مجھے اس طرح کی حالت لاحق ہوئی تھی تو میں نے کہا اے اسحاق ! بے شک وہ امام ہیں اور امام کے فرزند اور اس کے ذریعے امام کو پہچانا جاتا ہے۔

عبداللہ بن یحییٰ کاہلی[141]

۸۴۱ حَدَّثَنِی حَمْدَوَیْه بْنُ نُصَیْرٍ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی، قَالَ،زَعَمَ الْکَاهِلِیُّ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ (ع) قَالَ لِعَلِیِّ بْنِ یَقْطِینٍ اضْمَنْ لِیَ الْکَاهِلِیَّ وَ عِیَالَهُ أَضْمَنْ لَکَ الْجَنَّةَ، فَزَعَمَ ابْنُ أَخِیه: أَنَّ عَلِیّاً رَحِمَهُ اللَّهُ لَمْ یَزَلْ یُجْرِی عَلَیْهِمُ الطَّعَامَ وَ الدَّرَاهِمَ وَ جَمِیعَ النَّفَقَاتِ مُسْتَغْنِینَ حَتَّی مَاتَ الْکَاهِلِیُّ وَ أَنَّ نِعْمَتَهُ کَانَتْ تَعُمُّ عِیَالَ الْکَاهِلِیِّ وَ قَرَابَاته، وَ الْکَاهِلِیُّ یَرْوِی عَنْ أَبِی عَبْدِ اللَّه (ع).

حمدویہ بن نصیر نے محمد بن عیسی سے نقل کیا کہ کاہلی نے گمان کیا کہ امام کاظمؑ نے علی بن یقطین سے فرمایا؛ تم مجھے کاہلی اور اس کے اہل و عیال کی ضمانت دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں ، کاہلی کے بھتیجے نے گمان کیا کہ علی بن یقطین خدا ان پر رحم فرمائے ان کے لیے طعام ، دراہم اور تمام اخراجات کا انتظام کرتے تھے وہ بہت آسودہ حال تھے یہاں تک کہ کاہلی فوت ہوگئے اور ان کی نعمت اور برکت کاہلی کے اہل و عیال اور قریبیوں سب تک تھی اور کاہلی امام صادق سے روایت کرتا ہے۔

---

[141]۔ رجال البرقی ۲۲، رجال النجاشی ۲ص ۲۲، رجال الطوسی ۵۱، فہرست الطوسی ۱۲۸، معالم العلماء ۲۴، التحریر الطاووسی ۱۶۹، رجال ابن داود ۲۱۶، رجال العلامۃ الحلی ۱۰۹، نقد الرجال ۲۱۰، مجمع الرجال ۴ص ۶۲، جامع الرواۃ ۱ص ۵۱۷، مشترکات الکاظمی ۲۰۸، تنقیح المقال ۲ص ۲۲۳ن ۱۲۵۷، الذریعۃ ۶ص ۳۴۶ن ۲۰۴۷، معجم رجال الحدیث ۱۰ص ۳۷۹ن ۷۲۲۴ و ۳۹۰ن ۷۲۵۳ و ۲۳ص ۳۴ن ۱۵۴۳۳، قاموس الرجال ۶ص ۱۷۵. . جامع الرواۃ ۱: ۵۱۷ و ۲: ۴۵۰. . ہدایۃ المحدثین ۲۰۸ و ۳۱۸، توضیح الاشتباہ ۲۱۴. بہجۃ الامال ۵: ۲۹۹. معجم الثقات ۳۱۴. سفینہ البحار ۲: ۱۳۹. منتہی المقال ۱۹۵. منہج المقال ۲۱۴. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۴۷. اتقان المقال ۸۵ و ۲۰۳، الوجیزۃ ۳۹. شرح مشیخۃ الفقیہ ۱۰۱. رجال الأنصاری ۱۱۲.

۸۴۲ وَجَدْتُ بِخَطِّ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّه بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِی حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيه، عَنْ أَخْطَلَ الْكَاهِلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّه بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ، قَالَ، حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِی الْحَسَنِ (ع) فَقَالَ لِی: اعْمَلْ خَيْراً فِی سَنَتِكَ هَذِه فَإِنَّ أَجَلَكَ قَدْ دَنَا، قَالَ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِی: وَ مَا يُبْكِيكَ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ نَعَيْتَ إِلَيَّ نَفْسِی، قَالَ: أَبْشِرْ فَإِنَّكَ مِنْ شِيعَتِنَا وَ أَنْتَ إِلَى خَيْرٍ! قَالَ، قَالَ أَخْطَلُ: فَمَا لَبِثَ عَبْدُ اللَّه بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى مَاتَ.

عبداللہ بن یحییٰ کاہلی کا بیان ہے کہ میں نے حج کی تو امام کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا امام نے مجھ سے فرمایا؛ ارے اس سال اچھے عمل کر لو اب تیری موت قریب ہے، تو میں رونے لگا امام نے پوچھا؛ تجھے رونا کیوں آرہا ہے؟

میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان جاوں آپ مجھے میری موت کی خبر دے رہے ہیں۔

فرمایا: ہاں تجھے بشارت ہو تو ہمارے شیعوں میں سے ہے اور تو خیر و نیکی پہ ہے (تیرا خاتمہ بالخیر ہو گا)، راوی اخطل کہتا ہے کہ اس کے بعد عبداللہ کاہلی بہت کم عرصہ زندہ رہا یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔

محمد بن حکیم[۱۴۲]

۸۴۳ حَدَّثَنِی حَمْدَوَیْه، قَالَ حَدَّثَنِی یَعْقُوبُ بْنُ یَزِیدَ، عَنِ ابْنِ أَبِی عُمَیْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَکِیمٍ قَالَ ذُکِرَ لِأَبِی الْحَسَنِ (ع) أَصْحَابُ الْکَلَامِ، فَقَالَ: أَمَّاابْنُ حَکِیمٍ فَدَعُوه.

محمد بن حکیم کا بیان ہے کہ امام کاظم کے پاس مناظرہ کرنے والوں کا ذکر ہوا تو امام نے فرمایا ابن حکیم کو رہنے دو۔

۸۴۴ حَمْدَوَیْه، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی، قَالَ حَدَّثَنِی یُونُسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ کَانَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) یَأْمُرُ مُحَمَّدَ بْنَ حَکِیمٍ أَنْ یُجَالِسَ أَهْلَ الْمَدِینَة فِی مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّه (ص) وَ أَنْ یُکَلِّمَهُمْ وَ یُخَاصِمَهُمْ! حَتَّی کَلَّمَهُمْ فِی صَاحِبِ الْقَبْرِ، فَکَانَ إِذَا انْصَرَفَ إِلَیْه، قَالَ لَهُ: مَا قُلْتُ لَهُمْ وَ مَا قَالُوا لَکَ وَ یَرْضَی بِذَلِکَ مِنْهُ. ۸۴۵ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیدَ الْقُمِّیُّ، قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ یَحْیَی، عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ هَاشِمٍ،

---

[۱۴۲]۔ رجال البرقی ۱۹و ۴۸، رجال النجاشی ۲ص ۲۵۷ن ۹۵۸، رجال الطوسی ۲۸۵ن ۷۹ و ۳۵۸ن ۲، فہرست الطوسی ۷۶ان ۶۴۷ و ۱۸۰ان ۶۸۰، معالم العلماء ۱۰۶ان ۷۱۰، التحریر الطاوسی ۲۴۳ن ۳۶۲، رجال ابن داود ۳۰۸ن ۱۳۳۶، رجال العلامۃ الحلی ۱۵۱ان ۶۵، ایضاح الاشتباہ ۲۸۰ن ۶۲۹، نقد الرجال ۳۰۴ن ۲۷۲، مجمع الرجال ۵ص ۲۰۰، نضد الایضاح ۲۹۰، جامع الرواۃ ۲ص ۱۰۲ و ۱۰۳، وسائل الشیعۃ ۲۰ص ۳۲۶ ن ۱۰۳۰، الوجیزۃ ۱۶۴، ہدایۃ المحدثین ۲۳۵، مستدرک الوسائل ۳ص ۶۵۷ و ۷۴۳، بہجۃ الآمال ۶ص ۴۱۷، تنقیح المقال ۳ص ۱۰۹ان ۱۰۶۲۳و ۱۰۶۲۴، الذریعۃ ۶ص ۳۶۱ن ۲۲۱۴، معجم رجال الحدیث ۱۶ص ۳۰ن ۱۰۶۱۶و ۱۰۶۲۰، قاموس الرجال ۸ص ۱۵۱و ۱۵۲.

عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ، وَ قَدْ كَانَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) وَ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

حماد کا بیان ہے کہ امام کاظمؑ محمد بن حکیم کو مسجد نبی اکرم ﷺ میں اہل مدینہ کے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیتے تھے اور ان سے مناظرہ کرنے کا امر فرماتے تھے یہاں تک کہ وہ ان سے صاحب قبر کے متعلق مناظرے کرتے اور جب وہ لوٹ کرآتے تو امام کے سامنے ان کی باتیں اور اپنے استدلال پیش کیا کرتے تو امام اس سے راضی ہوتے تھے۔

مصادف[۱۴۳]

۸۴۶ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخُزَاعِيُّ، عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُصَادِفٍ، قَالَ، اشْتَرَى أَبُو الْحَسَنِ (ع) ضَيْعَةً بِالْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ، قَالَ، ثُمَّ قَالَ لِي: إِنَّمَا اشْتَرَيْتُهَا لِلصِّبْيَةِ يَعْنِي وُلْدَ مُصَادِفٍ وَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَمْرِ مُصَادِفٍ مَا كَانَ.

مصادف کا بیان ہے کہ امام کاظمؑ نے مدینہ میں یا اس کے قریب ایک جائیداد خریدی پھر مجھے فرمایا میں نے یہ جائیداد تیری اولاد کے لیے خریدی ہے اور یہ مصادف کے قصے سے پہلے کی بات ہے۔

[۱۴۳]۔ رجال الطوسی ۳۵۹. جامع الرواۃ ۲: ۲۳۲. تنقیح المقال ۳: قسم المیم ۲۱۷. معجم الثقات ۳۶۰. معجم رجال الحدیث ۱۸: ۱۶۷. توضیح الاشتباہ ۲۸۲. مجمع الرجال ۶: ۹۲ و ۹۳. نقد الرجال ۳۴۵. رجال ابن داود ۲۷۸. رجال الحلی ۲۶۱. منتہی المقال ۳۰۱. منہج المقال ۳۳۴. خاتمۃ المستدرک ۸۴۹. التحریر الطاووسی ۲۸۳. اتقان المقال ۳۶۲. الوجیزۃ ۵۱. شرح مشیخۃ الفقیہ ۸۰. رجال الانصاری ۱۸۵.

حسین بن بشار[۱۴۴]

۸۴۷ حَدَّثَنِی خَلَفُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِیدٍ الْآدَمِیُّ، قَالَ حَدَّثَنِی الْحُسَیْنُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ لَمَّا مَاتَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ (ع) خَرَجْتُ إِلَى عَلِیِّ بْنِ مُوسَى (ع) غَیْرَ مُؤْمِنٍ بِمَوْتِ مُوسَى (ع) وَ لَا مُقِرٍّ بِإِمَامَةِ عَلِیٍّ (ع) إِلَّا أَنَّ فِی نَفْسِی أَنْ أَسْأَلَهُ وَ أُصَدِّقَهُ، فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى الْمَدِینَةِ انْتَهَیْتُ إِلَیْهِ وَ هُوَ بِالصراء، فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَیْهِ وَ دَخَلْتُ فَأَدْنَانِی وَ أَلْطَفَنِی، وَ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ أَبِیهِ (ع) فَبَادَرَنِی فَقَالَ: یَا حُسَیْنُ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ یَنْظُرَ اللَّهُ إِلَیْکَ مِنْ غَیْرِ حِجَابٍ وَ تَنْظُرَ إِلَى اللَّهِ مِنْ غَیْرِ حِجَابٍ فَوَالِ آلَ مُحَمَّدٍ (ع) وَ وَالِ وَلِیَّ الْأَمْرِ مِنْهُمْ، قَالَ، قُلْتُ أَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ: إِی وَ اللَّهِ، قَالَ حُسَیْنٌ: فَعَزَمْتُ عَلَى مَوْتِ أَبِیهِ وَ إِمَامَتِهِ، ثُمَّ قَالَ لِی: مَا أَرَدْتُ أَنْ آذَنَ لَکَ لِشِدَّةِ الْأَمْرِ وَ ضِیقِهِ وَ لَکِنِّی عَلِمْتُ الْأَمْرَ الَّذِی أَنْتَ عَلَیْهِ، ثُمَّ سَکَتَ قَلِیلًا ثُمَّ قَالَ: خُبِّرْتُ بِأَمْرِکَ قُلْتُ لَهُ أَجَلْ. فَدَلَّ هَذَا الْحَدِیثُ عَلَى تَرْکِهِ الْوَقْفَ وَ قَوْلِهِ بِالْحَقِّ.

---

[۱۴۴] ـ رجال البرقی ۵۶، الارشاد مفید ۳۱۷، رجال الطوسی ۳۴۷ ن ۷ و ۳۷۳ ن ۲۳ و ۴۰۰ ن ۲، رجال ابن داود ۱۰۴ ن ۳۹۵، التحریر الطاووسی ۸۷ ن ۱۰۲، رجال العلامۃ الحلی ۴۹ ن ۶، لسان المیزان ۲ ص ۲۷۵ ن ۱۱۴۱، نقد الرجال ۱۰۲ ن ۲۵ و ۸۶ ن ۲۱، مجمع الرجال ۲ ص ۱۶۰ و ۱۶۹ و ۲۰۶، جامع الرواۃ ۱ ص ۱۹۰ و ۲۳۴، وسائل الشیعۃ ۲۰ ص ۱۷۳ ن ۳۵۵، الوجیزۃ ۱۵۰، ہدایۃ المحدثین ۴۲، بہجۃ الآمال ۳ ص ۲۵۴، تنقیح المقال ۱ ص ۳۲۱ ن ۲۸۵۶، اِعیان الشیعۃ ۵ ص ۴۶۰، العندبیل ۱ ص ۱۳۶ و ۱۷۱، الجامع فی الرجال ۱ ص ۵۸۳، معجم رجال الحدیث ۵ ص ۲۰۲ ن ۳۳۱۹ و ۳۳۲۰ و ۶ ص ۱۱۵ ن ۳۷۰۷ و ۳۷۰۸ و ۴ ص ۲۹۰ ن ۲۷۳۸، قاموس الرجال ۳ ص ۲۷۰.

حسین بن بشار کا بیان ہے کہ جب امام کاظمؑ کی شہادت ہوئی تو میں امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اس حالت میں چلا کہ نہ مجھے امام کاظم کی شہادت کا یقین تھا اور نہ امام رضاؑ کی امامت پر ایمان تھا مگر میرے ذہن میں یہ تھا کہ میں آپ سے سوال کروں گا تو جو آپ فرمائیں گے اسی کی تصدیق کروں گا، جب میں مدینہ میں پہنچا اور اس کے قریب صراء کے مقام پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے حاضر ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دی تو آپ نے مجھے اپنے قریب جگہ دی اور مجھ پہ خصوصی لطف و کرم کا اظہار فرمایا میں آپ سے آپ کے والد گرامی کے متعلق پوچھنا چاہتا تھا کہ آپ نے خود ہی مجھ سے پہلے فرمایا:

اے حسین! اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تیری طرف بغیر کسی حجاب و پردے کے دیکھے اور تو بھی اس طرح اسے دیکھے تو آل محمد سے محبت رکھ اور ان کے ولی امر سے محبت رکھ۔

میں نے عرض کی: میں خدا کی طرف دیکھوں گا؟

امام نے فرمایا؛ ہاں خدا کی قسم، حسین کہتا ہے یہ چیز سن کر مجھے امام کاظمؑ کی شہادت اور امام رضاؑ کی امامت کا یقین ہو گیا پھر امام نے مجھ سے فرمایا: میں تجھے اس امر کی شدت اور تنگی کی وجہ سے اجازت نہیں دینا چاہتا لیکن میں اس امر کو جانتا تھا جس پر تم قائم تھا پھر کچھ دیر آپ خاموش رہے اور فرمایا؛ تجھے تجھے تیرے سوال کا جواب مل گیا ہے؟ میں نے عرض کی؛ ہاں مولا، کشی فرماتے ہیں کہ یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ اس نے نظریہ وقف کو چھوڑ کر حق کا اعتراف کر لیا۔

نصر بن قابوس[۱۴۵]

۸۴۸ حَدَّثَنی حَمْدَوَیْه، قَالَ حَدَّثَنی الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی عَنْ سُلَیْمَانَ الصَّیْدیِّ، عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ قَال، کُنْتُ عِنْدَ أَبی الْحَسَنِ (ع) فی مَنْزِله فَأَخَذَ بیَدی فَوَقَفَنی عَلَی بَیْتٍ منَ الدَّار، فَدَفَعَ الْبَابَ فَإذَا عَلیٌّ ابْنُهُ (ع) وَ فی یَده‌کتَابٌ یَنْظُرُ فیه، فَقَالَ لی: یَا نَصْرُ تَعْرِفُ هَذَا قُلْتُ نَعَمْ هَذَا عَلیٌّ ابْنُک، قَالَ: یَا نَصْرُ تَدْری مَا هَذَا الْکتَابُ الَّذی یَنْظُرُ فیه قُلْتُ لَا، قَالَ: هَذَا الْجَفْرُ الَّذی لَا یَنْظُرُ فیه إلَّا نَبیٌّ أَوْ وَصیٌّ. قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی: فَلَعَمْری مَا شَکَّ نَصْرٌ وَ لَا ارْتَابَ حَتَّی أَتَاهُ وَفَاةُ أَبی الْحَسَنِ (ع).

نصر بن قابوس کا بیان ہے کہ میں امام کاظمؑ کے گھر میں آپ کے پاس تھا آپ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے ایک کمرے میں لے گئے جہاں آپ کے فرزند امام علی رضاؑ ہاتھ میں کتاب تھامے مطالعہ کر رہے تھے آپ نے مجھ سے فرمایا؛ اے نصر اسے جانتے ہو؟ میں نے عرض کی؛ ہاں مولا، یہ آپ کے فرزند علی رضا ہیں، فرمایا اے نصر! جانتے ہو یہ کونسی کتاب ہے؟ میں نے

[۱۴۵]۔ مجمع الرجال ۶: ۱۷۷ و ۱۷۸۔ فہرست الطوسی ۳۶۲ ن ۵، رجال الطوسی ۳۲۴ وفیہ: اسند عنہ، و ۳۶۲۔ معجم رجال الحدیث ۱۹: ۱۴۰۔ ہدایۃ المحدثین ۱۵۵۔ جامع الرواۃ ۲: ۲۹۱۔ نقد الرجال ۳۶۱۔ رجال البرقی ۳۹۔ معجم الثقات ۱۲۶۔ توضیح الاشتباہ ۲۹۱۔ رجال النجاشی ۳۰۱۔ رجال ابن داود ۱۹۶۔ رجال الحلی ۱۷۵۔ تنقیح المقال ۳: قسم النون: ۲۶۹۔ الارشاد ۳۰۴۔ البحار ۴۷: ۳۴۳۔ منتہی المقال ۳۱۷۔ منہج المقال ۳۵۲۔ جامع المقال ۹۲۔ ایضاح الاشتباہ ۹۸۔ التحریر الطاووسی ۲۸۸۔ نضد الایضاح ۳۴۷۔ اِضبط المقال ۵۵۰۔ روضۃ المتقین ۱۴: ۴۶۵۔ وسائل الشیعۃ ۲۰: ۳۵۷۔ اتقان المقال ۱۴۱۔ الوجیزۃ ۵۲۔ رجال الانصاری ۱۹۵۔ بہجۃ الامال ۷: ۱۴۳۔ قاموس الرجال ۹ ص ۱۹۶۔

عرض کی؛ نہیں مولا، فرمایا؛ یہ وہ جفر ہے جس کا مطالعہ یا نبی کرتا ہے یا وصی اس کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔ حسن بن موسی راوی کہتا ہے کہ مجھے اپنی زندگی کی قسم نصر نے کبھی شک و شبہ نہیں کیا یہاں تک کہ اسے امام کاظمؑ کی شہادت کی خبر اسے ملی۔

ابو حفص عمر بن عبدالعزیز بن ابی بشار معروف (زحل)[۱۴۶]

۸۵۰ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمْدَوَيْه الْبَيْهَقِيُّ، قَالَ سَمِعْتُ الْفَضْلَ بْنَ شَاذَانَ يَقُولُ: زُحَلُ أَبُو حَفْصٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيرَ وَ لَيْسَ بِغَالٍ.

فضل بن شاذان سے نقل ہوا، فرمایا؛ زحل ابو حفص اگرچہ ناشناختہ اور منکر روایات نقل کرتا ہے لیکن غالی نہیں ہے۔

[۱۴۶]۔ رجال النجاشی ۲ص ۱۲۷ان ۷۵۲، رجال الطوسی ۴۸۶ن ۶۳، فہرست الطوسی ۱۴۱ان ۵۱۳، معالم العلماء ۸۵ن ۵۸۶، التحریر الطاووسی ۱۹۷ان ۲۹۲، رجال ابن داود ۴۸۹ن ۳۵۹، رجال العلامۃ الحلی ۲۴۰ن ۶، نقد الرجال ۲۵۴ن ۴۸، مجمع الرجال ۴ص ۲۶۲، جامع الرواۃ ۱ص ۶۳۵، ہدایۃ المحدثین ۱۲۳، الوجیزۃ ۱۶۰، مستدرک الوسائل ۳ص ۴۰۷ (الفائدۃ السادسۃ)، بہجۃ الآمال ۵ص ۶۱۰، تنقیح المقال ۲ص ۳۴۴ن ۹۰۱۵، الذریعۃ ۶ص ۳۵۴ن ۲۱۳۴، معجم رجال الحدیث ۱۳ص ۴۱ن ۸۷۵۸، قاموس الرجال ۷ص ۲۱۲.

علی بن حسان واسطی[۱۴۷] اور علی بن حسان ہاشمی

٨٥١ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ:عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: عَنْ أَيِّهِمَا سَأَلْتَ أَمَّا الْوَاسِطِيُّ: فَهُوَ ثِقَةٌ وَ أَمَّا الَّذِي عِنْدَنَا: يَرْوِي عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، فَهُوَ كَذَّابٌ وَ هُوَ وَاقِفِيٌّ أَيْضاً لَمْ يُدْرِكْ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (ع).

محمد بن مسعود نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے علی بن حسان کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے کہا؛تو نے کس کے متعلق سوال کیا ہے ؟ واسطی ثقہ اور سچا شخص ہے لیکن ہمارے ہاں جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے علی بن حسان ہاشمی وہ اپنے چچا عبدالرحمٰن بن کثیر سے روایت کرتا ہے وہ بہت جھوٹا اور واقفی ہے اور اس نے امام موسیٰ کاظمؑ کو درک نہیں کیا۔

---

[۱۴۷]۔ رجال الطوسی ۲٦۸ و ۴۰۴. تنقیح المقال ۲: ۵۷۲ و ۳۰۲. خاتمۃ المستدرک ۸۲۸. معجم رجال الحدیث ۱۱: ۳۱۳ و ۱۲: ۲۴۴ و ۲۴٦. رجال البرقی ۲۵. جامع الرواۃ ۱: ۵٦۴ و ۵۹٦. مجمع الرجال ۴: ۱۷۷ و ۲۱۴. رجال النجاشی ۱۹۷. فہرست الطوسی ۹۳. رجال الحلی ۹٦ و ۲۳۴. معالم العلماء ٦۵. ہدایۃ المحدثین ۱۱٦. رجال ابن داود ۱۳٦. نقد الرجال ۲۲۹. توضیح الاشتباہ ۲۲۷. بہجۃ الآمال ۵: ۳۹۲. منتہی المقال ۲۱۰. منہج المقال ۲۲۸. جامع المقال ۸۱. ایضاح الاشتباہ ۵٦. نضد الایضاح ۲۱۴. التحریر الطاووسی ۱۷۸. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲٦۰. اتقان المقال ۹۱. الوجیزۃ ۱۴۱. شرح مشیخۃ الفقیہ ۱۱۴. رجال الانصاری ۱۲۰.

نجبہ بن حارث[۱۴۸]

۸۵۲ قَالَ حَمْدَوَيْه، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: نَجَبَةُ بْنُ الْحَارِثِ شَيْخٌ صَادِقٌ كُوفِيٌّ صَدِيقُ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ.

حمدویہ نے محمد بن عیسی سے نقل کیا کہ نجبہ (نجیہ) بن حارث ایک کوفی شیخ ہیں جو سچے اور صادق القول اور علی بن یقطین کے دوست ہیں۔

قاسم بن محمد جوہری[۱۴۹]

۸۵۳ قَالَ نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ: الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ لَمْ يَلْقَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) وَ هُوَ مِثْلُ ابْنِ أَبِي غُرَابٍ، وَ قَالُوا إِنَّهُ كَانَ وَاقِفِياً.

---

[۱۴۸]۔ رجال الطوسی ۳۲۶ و ۳۶۲. تنقیح المقال ۳: قسم النون ۲۶۷. خاتمۃ المستدرک ۸۵۳. رجال ابن داود ۱۹۵. معجم رجال الحدیث ۱۹: ۱۲۵ و ۱۳۰. مجمع الرجال ۶: ۱۷۵. جامع الرواۃ ۲: ۲۸۹. نقد الرجال ۳۶۰. رجال البرقی ۴۲. معجم الثقات ۳۶۴. توضیح الاشتباہ ۲۹۰. رجال الحلی ۱۷۶. منتہی المقال ۳۱۶. منہج المقال ۳۵۲. التحریر الطاووسی ۲۹۱. اتقان المقال ۲۳۹. الوجیزۃ ۵۲. رجال الانصاری ۱۹۴. بہجۃ الامال ۷: ۱۳۸.

[۱۴۹]۔ رجال الطوسی ۲۷۶ و ۳۵۸ و ۴۹۰. تنقیح المقال ۲: قسم القاف: ۲۴. خاتمۃ المستدرک ۸۳۶. رجال النجاشی ۲۲۲. رجال ابن داود ۱۵۴ و ۲۶۷. رجال الحلی ۲۴۷. فہرست الطوسی ۱۲۷. معجم رجال الحدیث ۱۴: ۴۷-۵۶. معالم العلماء ۹۲. رجال البرقی ۵۰. نقد الرجال ۲۷۱. جامع الرواۃ ۲: ۲۰. رجال الکشی ۴۵۲. مجمع الرجال ۵: ۵۰ و ۵۱. منتہی المقال ۲۴۵. منہج المقال ۲۶۵. التحریر الطاووسی ۲۲۶. روضۃ المتقین ۱۴: ۴۱۵. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۲۹۸. اتقان المقال ۳۳۵. الوجیزۃ ۴۴. رجال الانصاری ۱۴۱.

نصر بن صباح نے کہا ؛ قاسم بن محمد جوہری نے امام صادقؑ سے ملاقات نہیں اور وہ ابن ابی غراب کی مانند ہے اور وہ کہتے ہیں کہ وہ واقفی تھا۔

یزید بن سلیط زیدی[150]

۸۵۴ حَدِیثُهُ طَوِیلٌ. اس کی حدیث طویل ہے[151]۔

نشیط بن صالح[152] اور خالد جوّاز

۸۵۵ حَدَّثَنَا حَمْدَوَيْه، قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: كَانَ نَشِيطٌ وَ خَالِدٌ يَخْدُمَانه يَعْنِى أَبَا الْحَسَنِ (ع)، قَالَ: فَذَكَرَ الْحَسَنُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ،عَنْ نَشِيطٍ، عَنْ خَالِدٍ الْجَوَّازِ، قَالَ، لَمَّا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِى أَمْرِ أَبِى الْحَسَنِ (ع)، قُلْتُ

---

[150]۔ رجال الطوسی ۳۶۳. معجم الثقات ۱۳۲. معجم رجال الحدیث ۲۰: ۱۱۴. رجال الکشی ۴۵۲. جامع الرواۃ ۲: ۳۴۳. عیون إخبار الرضا ۱: ۲۴ و ۳۳ وفیہ : الأنصاری. الارشاد ۳۰۴. توضیح الاشتباہ ۳۰۳. المناقب ۴: ۳۲۱ و ۳۶۷. رجال البرقی ۴۸. تنقیح المقال ۳: قسم الیاء : ۳۲۶. خاتمۃ المستدرک ۸۶۲. رجال ابن داود ۲۰۵. مجمع الرجال ۶: ۲۷۰. نقد الرجال ۳۷۷. رجال الحلی ۲۶۵. منتہی المقال ۳۳۲. منہج المقال ۳۷۴. التحریر الطاووسی ۳۰۸. روضۃ المتقین ۱۴: ۴۷۰. الوجیزۃ ۵۴. رجال الأنصاری ۲۰۵. بہجۃ الامال ۷: ۳۱۲.

[151]۔ اس نے امام رضا ؑ کی امامت کی نص نقل کی ہے ؛الکافی ج۱، کتاب الحجۃ، باب النص والِاشارۃ علی اِبی الحسن الرضاؑ، ح۱۴.

[152]۔ رجال الطوسی ۳۲۶ و ۳۶۲. معالم العلماء ۱۲۶. تنقیح المقال ۳: قسم النون : ۲۶۷. رجال الکشی ۴۵۲. مجمع الرجال ۶: ۱۷۵ و ۱۷۶. ہدایۃ المحدثین ۱۵۵. جامع الرواۃ ۲: ۲۹۰. نقد الرجال ۳۶۰. رجال البرقی ۴۷. معجم الثقات ۱۲۵. توضیح الاشتباہ ۲۹۱. رجال ابن داود ۱۹۶. رجال النجاشی ۳۰۲. رجال الحلی ۱۷۶. فہرست الطوسی ۱۷۲. معجم رجال الحدیث ۱۹: ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳. منتہی المقال ۳۱۶. منہج المقال ۳۵۲. جامع المقال ۹۱. ایضاح الاشتباہ ۹۸. التحریر الطاووسی ۲۹۱. نضد الایضاح ۳۴۷. اِضبط المقال ۵۵۰. وسائل الشیعۃ ۲۰: ۳۵۷. روضۃ المتقین ۱۴: ۴۶۴. اتقان المقال ۱۴۱. الوجیزۃ ۵۲. رجال الأنصاری ۱۹۴. بہجۃ الامال ۷: ۱۳۹.

لخَالد: أ مَا تَرَى مَا قَدْ وَقَعْنَا فيه من اخْتلَاف النَّاس فَقَالَ لی خَالدٌ، قَالَ لی أَبُو الْحَسَنِ (ع): عَهْدی إلَی ابْنی عَلیٍّ أَكْبَر وُلْدی وَ خَيْرِهِمْ وَ أَفْضَلِهِمْ.

حمدویہ نے حسن بن موسیٰ سے نقل کیا کہ نشیط و خالد امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت کرتے تھے اور حسن نے یحییٰ بن ابراہیم کے واسطے سے نشیط سے نقل کیا کہ جب لوگوں نے امام کاظمؑ کے امر کے بارے میں اختلاف کیا تو میں نے خالد سے پوچھا؛ لوگوں کے اختلاف کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟

اس نے کہا: مجھے امام کاظمؑ نے فرمایا تھا کہ میرا عہد امامت میرے بیٹے علی رضاؑ کے لیے ہے جو میری اولاد میں بڑے ہیں اور ان سب سے بہترین اور افضل ہیں۔

۸۵۶ قَالَ الْكَشِّیُّ وَ حَدَّثَنی مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُود، قَالَ حَدَّثَنی عَلیُّ بْنُ الْحَسَن، قَالَ: نَشیطٌ قَرَابَةٌ لمَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ سَالِمِ بْنِ أَبی حَفْصَةَ.

محمد بن مسعود نے علی بن حسن سے نقل کیا کہ نشیط مروک بن عبید بن سالم بن ابی حفصہ کا رشتہ دار ہے۔

اسامہ بن حفص

۸۵۷ حَمْدَوَيْه، قَالَ حَدَّثَنی مُحَمَّدُ بْنُ عيسَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عيسَى قَالَ: أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ كَانَ قَيِّماً لأَبی الْحَسَنِ مُوسَى (ع).

عثمان بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ اسامہ بن حفص امام کاظمؑ کا وکیل تھا۔

خاتمہ جزء پنجم

قَدْ تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ مِنْ كِتَابِ أَبِي عَمْرٍو الْكَشِّيِّ فِي مَعْرِفَةِ الرِّجَالِ، وَ يَتْلُوهُ فِي الْجُزْءِ السَّادِسِ مَا رُوِيَ، عَنْ رُهْمٍ الْأَنْصَارِيِّ. وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَ الصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَ هُوَ حَسْبُنَا وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ.

یعنی کتاب ابو عمرو کشی کا جزء پنجم تمام ہوا اور اس کے بعد جزء ششم آئے گا جس کی ابتداء رہم انصاری کے متعلق منقول روایات سے ہو گی اور تمام جہانوں کے پروردگار کیلئے حمد ہے اور درود و سلام ہے ہمارے سید و سردار حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کی پاک و پاکیزہ اہل بیت پر اور خدا ہمارے لیے کافی ہے اور وہ امور کا نگران ہے۔

فہرست منابع

۱) الِاختصاص، شیخ مفید، محمّد بن محمّد بن نعمان بغدادی (۳۳۶-۴۱۳ق)،ط مؤسّسۃ النشر الِاسلامی، قم،ایران.

۲) الِارشاد، ... ،ط مؤسّسۃ آل البیت لِاحیاء التراث، قم، ۱۴۱۳ق۔

۳) الاستبصار فیما اختلف من الاَخبار، شیخ طوسی، محمّد بن حسن (۳۸۵-۴۶۰ق)،ط۳، دار الکتب الِاسلامیّہ، طهران، ۱۳۹۰ق،.

۴) إعلام الوری ، طبرسی ، فضل بن حسن(حوالی ۴۷۰-۵۴۸ق)، ط دار المعرفۃ، بیروت،۱۳۹۹ق.

۵) بحار الاَنوار،علامہ مجلسی، محمّد باقر بن محمّد تقی(۱۰۳۷-۱۱۱۰ق)ط دار إحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۰۳ق.

۶) تفسیر عیّاشی، محمّد بن مسعود بن عیّاش (م ۳۲۰ق)،ط مکتبہ العلمیّہ الِاسلامیّہ، طهران۔

۷) . تہذیب الاَحکام، شیخ طوسی، محمّد بن حسن (۳۸۵-۴۶۰ق)،ط دار الکتب الِاسلامیّہ، طهران، ۱۳۶۴ش۔

۸) تہذیب التہذیب،اِحمد بن علی بن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ق)،ط دار صادر، بیروت.

۹) . ثواب الاَعمال، شیخ صدوق، محمّد بن علی بن حسین بن بابویہ قمّی (م ۳۸۱ق)، ط منشورات الشریف الرضی، قم، ۱۳۶۴ش.

۱۰)　　جامع الرواۃ وإزاحۃ الاشتباہات عن الطرق والأسناد، محمّد بن علی اِردبیلی (م ۱۱۰۱ق)، ط دار الأضواء، بیروت، ۱۴۰۳ق۔

۱۱)　　جامع المقال فیما یتعلّق بأحوال الحدیث والرجال، فخر الدین طریحی (م ۱۰۸۵ق)، ط مکتبہ جعفری تبریزی، طہران.

۱۲)　　خلاصۃ الأقوال فی معرفۃ الرجال، جمال الدین حسن بن یوسف بن مطہر حِلّی (۶۴۸-۷۲۹ق)، ط۱، نشر الفقاہۃ، قم، ۱۴۱۷ق.

۱۳)　　الذریعۃ إلی تصانیف الشیعۃ، آقابزرگ طہرانی (۱۲۹۳-۱۳۸۹ق)، ط۱، نجف الأشرف وطہران، ۱۳۵۵-۱۳۹۸ق،.

۱۴)　　رجال ابن داود، تقیّ الدین حسن بن علی بن داود حلّی (۶۴۷-۷۴۰ق)، ط جامعۃ طہران، ۱۳۴۲ش.

۱۵)　　رجال برقی، اِحمد بن محمّد بن خالد برقی (م ۲۷۴ق)، ط مؤسّسۃ القیّوم، ۱۴۱۹ق.

۱۶)　　رجال شیخ طوسی، محمّد بن حسن (۳۸۵-۴۶۰ق)، ط۱، المطبعۃ الحیدریۃ، نجف اِشرف، عراق، ۱۳۸۰ق۔

۱۷)　　رجال الکشّی، محمّد بن حسن طوسی، ط۱، جامعۃ مشہد، ۱۳۴۸ش.

۱۸)　　رجال النجاشی، اِحمد بن علی بن اِحمد نجاشی (۳۷۲- ۴۵۰ق)، ط مؤسّسۃ النشر الاِسلامی، قم، ۱۴۰۷ق.

۱۹)　　روضات الجنّات فی اِحوال العلماء والسادات، محمّد باقر خوانساری إصفہانی (۱۲۲۶-۱۳۱۳ق)، ط إسماعیلیان، قم، ۱۳۹۰ق۔

۲۰)　　السرائر الحاوی لتحریر الفتاوی، محمّد بن منصور بن اِحمد بن إدریس حلّی (۵۴۳-۵۹۸ق)، ط۱، مؤسّسۃ النشر الاِسلامی، قم، ۱۴۱۰-۱۴۱۱ق.

۲۱) شرح البدایۃ، زین الدین علیّ بن احمد عاملی (۹۱۱-۹۶۵ق)،ط۱، منشورات الفیروزآبادی، قم، ۱۳۷۲ش۔

۲۲) عُدّۃالاُصول، شیخ طوسی، محمّد بن حسن (۳۸۵-۴۶۰ق)،ط۱، مؤسّسۃ آل البیت لاِحیاء التراث، قم، ۱۴۰۳ق۔

۲۳) الغَیبۃ، ... (۳۸۵-۴۶۰ق)ط مکتبہ نینوی الحدیثہ، طہران.

۲۴) من لایحضرہ الفقیہ، محمّد بن علی بن حسین بن بابویہ قمّی صدوق (م۳۸۱ق)،ط دار الکتب الاسلامیّہ، طہران، ۱۳۹۰ق.

۲۵) .الفہرست، محمّد بن حسن طوسی، ط۱، نشر الفقاہۃ، قم، ۱۴۱۷ق۔

۲۶) الکافی، محمّد بن یعقوب بن إسحاق کلینی (م ۳۲۹ق)،ط دار صعب ودار التعارف، بیروت، ۱۴۰۱ق۔

۲۷) کشف الغمّۃ، علی بن عیسی بن اِبی الفتح إربلی (م ۶۹۲ او ۶۹۳ق)،ط مکتبۃ بنی ہاشم، تبریز، ۱۳۸۱ق۔

۲۸) کمال الدین وتمام النعمۃ، محمّد بن علی بن حسین بن بابویہ قمّی صدوق (م۳۸۱ق)،ط دار الکتب الاِسلامیّہ، ۱۳۹۵ق۔

۲۹) مجمع الرجال، عنایۃ اللہ قہپائی (قرن ۱۱)، ط۱، مکتبہ إسماعیلیان، قم۔

۳۰) المحاسن، اِحمد بن محمّد بن خالد بَرقی (م ۲۷۴ق)، ط دار الکتب الاسلامیّہ، ۱۳۷۱ش.

۳۱) مرآۃ العقول فی شرح اِخبار آل الرسول، محمّد باقر بن محمّد تقی مجلسی (م۱۱۱۱ق)، ط دار الکتب الاِسلامیّۃ، ۱۴۰۴ھ۔

۳۲) معجم رجال الحدیث وتفصیل طبقات الرواۃ، اِبو القاسم بن علی اِکبر موسوی خوئی (۱۳۱۷-۱۴۱۳ق)،ط بیروت ۱۴۰۳ق۔

۳۳) مقباس الهداية، عبد اللّه مامقانی (۱۲۹۰-۱۳۵۱ق)،ط۱، مؤسّسة آل البيت لِاحياء التراث، قم،۱۴۱۱ق۔

۳۴) مقدمة ابن الصلاح فی علوم الحديث، عثمان بن عبد الرحمٰن شهرزوری (م ۶۴۳ق)،ط۱، دار الكتب العلميّة، بيروت ۱۴۱۶ق۔

۳۵) المناقب، رشيد الدين محمّد بن علی بن شهرآشوب، (م۵۸۸ق)،ط مكتبه علّامه، قم.

۳۶) منتقى الجمان فی الاَحاديث الصحاح والحسان، جمال الدين حسن بن زين الدين عاملی (فرزند شهيد ثانی)، (۹۵۹-۱۰۱۱ق)،ط۱، مؤسّسة النشر الِاسلامی، قم، ۱۴۰۴-۱۴۰۷ق۔

۳۷) هداية المحدّثين إلى طريقة المحمّدين، محمّد امين بن محمّد علی كاظمی (قرن ۱۱)،ط مكتبه آية ... مرعشی نجفی، قم ۱۴۰۵ق.

۳۸) الِاحتجاج، اِحمد بن علی بن اِبی طالب طبرسی (قرن سادس)،ط مكتبة النعمان، نجف،۱۳۸۶ق۔

۳۹) اِحوال الرجال، إبراهيم بن يعقوب جوزجانی (م۲۵۹ھ)،ط مؤسسة الرسالة، بيروت ۱۴۰۵ھ.

۴۰) الاَدب المفرد، محمد بن إسماعيل بخاری (ت ۲۵۶ھ)،ط نشر عالم الكتب، بيروت ۱۴۰۵.

۴۱) الاستيعاب فی معرفة الاَصحاب، اِبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر (ت ۴۶۳)،ط دار النهضة، مصر.

۴۲) اسد الغابة فی معرفة الصحابة،ابن اِثير، علی بن اِبی الكرم ،(ت ۶۳۰)، ط دار إحياء التراث العربی، بيروت.

۴۳) الِاصابة فی تمييز الصحابة، عسقلانی،اِحمد بن علی بن حجر (ت ۸۵۲ق)،ط دار إحياء التراث العربی، بيروت.

۴۴) الاَمالی-اِبو جعفر محمد بن حسن طوسی (ت ۴۶۰ق)، مؤسسة البعثة، قم ۱۴۱۴ھ۔

۴۵) الأمالی - محمد بن علی بن حسین بن بابویہ صدوق قمی (ت ۳۸۱ق)، ط مؤسسۃ الأعلمی، بیروت ۱۴۰۰ق.

۴۶) بحار الأنوار، محمد باقر مجلسی (ت ۱۱۱۰ق)، ط مؤسسۃ الوفاء، بیروت ۱۴۰۳ق۔

۴۷) بغیہ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ، جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی (ت ۹۱۱ق)، ط المکتبہ العصریۃ، صیدا، بیروت ۱۳۸۴ق۔

۴۸) تاریخ الاسلام، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد، ذہبی (ت ۷۴۸ ق)، ط دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۰۷۔

۴۹) تاریخ إسماء الثقات، ابن شاہین، ابو جعفر عمر بن احمد بن عثمان (ت ۳۸۵ق)، ط دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶.

۵۰) تاریخ البخاری، ابو عبد اللہ إسماعیل بن إبراہیم جعفی بخاری (ت ۲۵۶ق)، ط دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۷۔

۵۱) تاریخ بغداد، ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی (ت ۴۶۳ق)، ط دار الکتب العلمیہ، بیروت.

۵۲) تاریخ الثقات، احمد بن عبد اللہ بن صالح عجلی (ت ۲۶۱ق)، ط دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۵

۵۳) تاریخ خلیفۃ بن خیاط (ت ۲۴۰ق)، ط دار طیبہ، الریاض ۱۴۰۵۔

۵۴) تاریخ الدارمی، ابو سعید عثمان بن سعید بن خالد تمیمی دارمی (ت ۲۸۰ ق)، دار المأمون للتراث، بیروت ۱۴۰۰۔

۵۵) تاریخ مدینہ دمشق، ابن عساکر، علی بن حسن بن ہبہ اللہ شافعی (ت ۵۷۱ق)، ط دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ق.

۵۶) تحفۃ الأشراف بمعرفۃ الأطراف، ابوحجاج یوسف مزی (ت ۷۴۲ ق)، ط مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۴۱۳ق.

۵۷) تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی (ت ۹۱۱ ق)، ط دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۱۷ق.

۵۸) تذکرۃ الحفاظ، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد ذہبی (ت ۷۴۸ ق)، ط دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۳۷۴ق.

۵۹) تذہیب تہذیب الکمال، صفی الدین احمد بن عبد اللہ خزرجی، ط مکتبہ القاہرۃ، مصر ۱۳۹۲ ق.

۶۰) تقریب التہذیب، احمد بن علی بن حجر عسقلانی (ت ۸۵۲ق)، ط دار المعرفۃ، بیروت ۱۳۸۰ق.

۶۱) تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، جمال الدین ابو الحجاج یوسف مزی (ت ۷۴۲ق)، ط مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۴۱۳.

۶۲) الجرح والتعدیل، ابو محمد عبد الرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس بن منذر تیمی حنظلی رازی (ت ۳۲۷ق)، ط دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۹۵۲م.

۶۳) جمہرۃ اللغۃ، ابو بکر محمد بن حسن بن درید (ت ۳۲۱ق)، ط دار العلم للملایین، بیروت ۱۹۸۷م.

۶۴) حلیۃ الأولیاء، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی (ت ۴۳۰ق)، ط دار الفکر، بیروت.

۶۵) خصائص امیر المؤمنینؑ، احمد بن شعیب نسائی (ت ۳۰۳ق)، ط نینوی طہران، وط الکویت، مکتب المعلی ۱۴۰۶ق.

۶۶) ذکر اسماء التابعین و من بعد ہم، علی بن عمر بن احمد دار قطنی (ت ۳۸۵ق)، ط مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ.

۶۷) رجال صحیح البخاری، ابو نصر احمد بن محمد بن حسین بخاری کلاباذی (ت ۳۹۸ق)، ط دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۰۷ق.

۶۸) رجال صحیح مسلم، احمد بن علی بن منجویہ اصبہانی (ت ۴۲۸ق)، ط دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۰۷ق.

۶۹) الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل، محمد عبد الحیی لکنوی ہندی (ت ۱۳۰۴ق)، ط ۳، مکتبہ المطبوعات الاسلامیۃ بحلب، ۱۴۰۷ق.

۷۰) سیر اعلام النبلاء، محمد بن احمد بن عثمان ذہبی (ت ۷۴۸ق)، ط مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۴۰۶ق.

۷۱) شذرات الذہب، ابو الفلاح ابن عماد حنبلی (ت ۱۰۸۹ق)، ط دار احیاء التراث العربی، بیروت.

۷۲) الصواعق المحرقۃ، احمد بن حجر ہیتمی مکی (ت ۹۷۴ق)، ط مکتبہ القاہرۃ، ۱۳۸۵ق.

۷۳) طبقات الحفاظ، عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی (ت ۹۱۱ق)، ط دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۰۳ق.

۷۴) الطبقات الکبری، محمد بن سعد بصری زہری (ت ۲۳۰ق)، ط دار بیروت للطباعۃ والنشر، ۱۴۰۵ق.

۷۵) العبر فی خبر من غبر، ذہبی (ت ۷۴۸ق)، ط دار الکتب العلمیہ، بیروت.

۷۶) العلل و معرفۃ الرجال، احمد بن محمد بن حنبل (ت ۲۴۱ق)، ط المکتب الاسلامی، بیروت ۱۴۰۸ق، و مؤسسۃ الکتب الثقافیہ.

۷۷) الکامل فی التاریخ، ابن اثیر، علی بن محمد بن محمد (ت ۶۰۶ق)، ط دار صادر، بیروت ۱۳۸۵ق.

۷۸) الکامل فی ضعفاء الرجال، ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی (ت ۳۶۵ق)، ط دار الفکر، ط بیروت، ۱۴۰۹ق.

۷۹) کتاب الثقات، محمد بن حبان بن احمد ابو حاتم تمیمی بستی (ت ۳۵۴ق)، ط دار الفکر بیروت ۱۴۰۰ق.

۸۰) کتاب الضعفاء الکبیر، محمد بن عمرو بن موسی بن حماد عقیلی مکی (ت ۳۲۲ق)، ط ا، دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۴.

۸۱) کتاب الکفایۃ فی علم الروایۃ، احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی (ت ۴۶۳ق)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۰۹ھ.

۸۲) لسان المیزان - شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (ت ۸۵۲ق)، دار الفکر، بیروت ۱۴۰۷ق.

۸۳) المجروحین، محمد بن حبان بن احمد ابو حاتم تمیمی بستی (ت ۳۵۴ق)، دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۱۲ق.

۸۴) مختصر تاریخ دمشق، ابن منظور، محمد بن مکرم (ت ۷۱۱ق)، دار الفکر، دمشق، الطبعۃ الاولی ۱۴۰۵ق.

۸۵) مستدرکات علم رجال الحدیث، شیخ علی نمازی شاہرودی (ت ۱۴۰۵ق) ط مصنف، تہران.

۸۶) المعرفۃ والتاریخ، ابو یوسف یعقوب بن سفیان بسوی (ت ۲۷۷ق)، مطبعۃ الارشاد، بغداد.

۸۷) -المعین فی طبقات المحدثین، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی (ت ۷۴۸ق)، دار الکتب العلمیۃ.

۸۸) المغنی فی ضبط اِسماء الرجال، محمد طاہر بن علی ہندی (ت ۹۸۶ق)، دار الکتاب ۱۳۹۹ ق.

۸۹) الملل والنحل، محمد بن عبد الکریم بن اِحمد شہرستانی (ت ۵۴۸ق)، الشریف الرضی، قم.

۹۰) میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ذہبی (ت ۷۴۸ھ)، دار إحیاء الکتب العربیۃ، مصر.

۹۱) الوافی بالوفیات، صلاح الدین صفدی (ت ۷۶۴ھ)، دار النشر فرانز شتاینز.

۹۲) وفیات الأعیان، اِبو العباس شمس الدین اِحمد بن اِبی بکر بن خلکان (ت ۶۸۱ھ)، دار الثقافۃ، بیروت.

۹۳) وقعۃ صفین، نصر بن مزاحم منقری (ت ۲۱۲ھ)، مکتبہ مرعشی نجفی، قم ۱۴۰۳ھ.